از
امام نسائی

ترجمہ حضرت علامہ
صائم چشتی


چشتی کتب خانہ
فیصل آباد

مناقبِ حضرت علی علیہ السلام میں

مُستند مجموعۂ اَحادیث

# خصائصِ علی علیہ السلام

از

## امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کُتب خانہ جھنگ بازار فیصل آباد

| | |
|---|---|
| کتاب | خصائص علی |
| مؤلف | امام عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی |
| مترجم | علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ |
| پہلی بار | جمادی الاول 1405ھ |
| آٹھویں بار | جولائی 2006ء |
| طابع | محمد شفیق ... |
| ہدیہ | |

1Rs 150

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

اُردو بازار لاہور

# انتساب

اُن عاشقانِ مولائے کائنات کے نام

جنہوں نے آپ کی محبت وحمایت میں اپنی

جانوں کے نذرانے پیش کئے

صائمؔ چشتی

# نذرِ عقیدت

عاشق مصطفےٰ و مرتضیٰ اِمام الواصلین خیر التابعین

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور

جنہوں نے اپنی جان مولائے کائنات کے قدموں

پر نچھاور کر کے حق و باطل میں تفریق فرمادی۔

صائمؔ چشتی

# فہرست مضامین

# تعارف مُصنف و تصنیف

﴿از مترجم﴾

یہ کتاب امیر المؤمنین، امام المتقین، مشکل کشا، شیرِ خدا، اسد اللہ الغالب حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کے فضائل و مناقب پر احادیث و آثار کا ایسا بیش بہار خزانہ ہے جس کی مثال پوری دُنیا میں نہیں ملتی یوں تو یہ کتاب سیّدنا شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب میں وارد ہونے والی احادیث کا ایک مختصر حصہ ہے مگر اپنی ثقاہت و صحت کے اعتبار سے اِس کی افادیت و اہمیت آپ کی شان میں لکھی جانے والی بڑی بڑی کتابوں سے کہیں زیادہ ہے اس لئے کہ اس کتاب کی تصنیف و تسوید ایک ایسے شخص نے کی ہے جو نہ صرف بلند پایہ محدث اور امام المحدثین ہے بلکہ اپنے ہم عصر آئمہ فن حدیث کا اُستاذ و امام بھی ہے اور خانوادۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جان نثار عاشق اور علم بردارِ صداقت بھی یہاں تک کہ اس کتاب کی تصنیف و تبلیغ نے اُس کی دنیوی زندگی چھین کر حیاتِ اُخروی اور سرمدی کا مالک بنا دیا۔

اِس کتاب کے مصنف ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب المعروف امام نسائی ہیں اور یہ وُہی امام نِسائی ہیں جن کی کتاب سُنن نِسائی شریف شوافع

کی مشہور کردہ کتبِ حدیث صحاح ستہ میں سے ایک ہے۔

امام نِسائی کی جلالت علمی اور فن حدیث پر عبُورِ کامل اور اُن کی بلند پایہ شخصیت کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ عرض کرنے کی بجائے چند آئمہ حدیث کے ریمارکس پیش کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

حافظ الحدیث مامون مصری کہتے ہیں کہ ہم ابو عبدالرحمٰن النِسائی کے ساتھ طرطوس کی طرف گئے بہت سے بزرگانِ دین جمع ہو گئے اور حفاظ حدیث میں سے عبداللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ بھی تشریف لائے اور آپس میں مشورہ کیا کہ شیوخ کے مقابلہ میں ان کے لئے کون شخص سب سے زیادہ مناسب ہے سب کا اتفاق ابو اعبدالرحمٰن نِسائی پر ہو گیا اور سب نے اُنہیں کا انتخاب تحریر کر دیا۔

شیخ محقق شاہِ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان امام نسائی کے تعارف کا آغاز اس طرح کرتے ہیں۔

یکے از حفاظ حدیث و عالم و مشارٌ الیہ و مقدّم و عمدہ دقدوہ بود بَین اصحاب الحدیث و جرح و تعدیل وے معتر بین العلماء و اول کتابے نوشتہ کہ آں راسُنن کبیر نسائی گویند و آں کتابے است جلیل انشان کو مثل آں نوشتہ نشدہ در جمع طرق حدیث و بیانِ مخرج آں

یعنی آپ محدثین کرام میں حفّاظِ حدیث کی جماعت میں بلند پایہ حافظ حدیث مشہور عالم افضل و عمدہ اور مُقتدائے زمانہ تھے علمائے حدیث

آپکی تعدیل وجرح کو معتبر مانتے ہیں آپ کی پہلی تصنیف کو سُننِ کبیر نسائی کہتے ہیں یہ وہ بلند مرتبہ کتاب ہے کہ جمع طرق حدیث اور بیان مخرج میں اس کی مثل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی صاحب تصانیف اوراپنے زمانہ کے مُقتداُ وُپیشوا تھے آپ مصر میں سکونت پذیر تھے اوران کی تصنیفات اُن کے علاقہ میں مشہور ومعروف تھیں اور بے شمار لوگ اُن سے افادہ استفادۂ حدیث کرتے تھے۔

صاحب مستدرک ابوعبداللہ حاکم فرماتے ہیں۔

ا ۔ ابوعبدالرحمٰن نسائی کی فقہ وحدیث کے بارے میں گفتگو بیان کرنے سے کہیں بڑھ کر ہے جو شخص بھی اُن کی کتاب سُنن میں غور کرے گا حیران رہ جائے گا۔

۲ ۔ اہل اسلام کے درمیان چار اشخاص کو حفاظ حدیث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جن میں پہلا نام ابوعبدالرحمٰن نسائی علیہ الرحمۃ کا ہے

مشہور محدّث امام دارقطنی فرماتے ہیں۔

علم حدیث اور جرح وتعدیل کے لحاظ سے ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے ہر شخص پر مقدّم تھے۔

امام نسائی کے ہم عصر مشہور محدّث ابوالحسین بن مظفر فرماتے ہیں۔

مِصر میں ہمارے تمام مشائخ امام نسائی کے تقدم اور اُن کی امامت کا اعتراف کرتے تھے۔ مشہور محدث اور ناقد حافظ ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام نسائی نقدِ رجال میں انتہائی محتاط معتمد اور اپنے تمام معاصرین پر مقدّم تھے فنِ رجال میں ماہرین کی ایک جماعت نے امام نِسائی کو امام مسلم بن حجاج پر بھی ترجیح دی ہے اور دار قطنی وغیرہ نے ان کو فن اسماء رجال اور دیگر علوم حدیث میں امام الآئمہ ابو بکر بن خزیمہ صاحب صحیح سے بھی افضل گردانا ہے۔

مشہور ماہرِ رجال علامہ ذہبی لکھتے ہیں۔

امام نسائی حدیث علل حدیث اور اسمائے رجال کے علوم میں مسلم ترمذیؔ اور ابو داؤد سے بھی زیادہ ماہر ہیں اور اس میدان میں وہ ابو زرعہ اور بخاری سے کسی طرح بھی پیچھے نہیں

اِس کتاب کے مُصنف کی نادرِ روزگار شخصیت اور اُن کی علمی و جاحت کے مختصر تعارف کے بعد اب اُن سطور کی وضاحت کی جاتی ہے جن میں اشارہ کیا گیا تھا کہ یہ کتاب الخصائص عشق رسول اور محبتِ آلِ رسول کی وہ تفسیر ہے جس کی تسوید و تبلیغ نے مصنف کی ظاہری حیات چھین کر شہادت کا درجہ عطا کیا اور حیات جاودانی کا مالک بنا دیا۔

ثِقہ محدثین اور مصنف کے اپنے بیان کے مطابق یہ کتاب بعض ناگزیر حالات میں اُس وقت تصنیف کی گئی جب وہ اپنے مسکن مصر سے دمشق

تشریف لائے اور وہ ناگزیر اور ناگفتہ بہ حالات یہ تھے کہ اُس زمانہ میں بنوامیہ کی حکومتوں کے مسلسل زیرِ اثر رہنے کی وجہ سے اہالیانِ دمشق کی اکثریت ناصبیت کا شکار ہو چکی تھی اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام گھرانے والوں کو بالعموم اور جنابِ شیرِ خدا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو بالخصوص کھلے بندوں نشانۂ سب وشتم بناتے اور خاندانِ بنواُمیہ کے جائز وناجائز فضائل ومناقب بیان کرتے۔

اِن شدید ترین حالات نے امام نسائی جیسے واقفِ حدیث وعلومِ حدیث اور صاحبِ بصیرت شخص کو دہلا کے رکھ دیا۔ چنانچہ انہوں نے معیارِ حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے اُن تمام احادیث وآثار کو ایک جگہ جمع کر دیا جو مولائے کائنات حیدرِ کرّار اور دیگر اہلِ بیتِ رسول علیہم الصلوٰۃ کے فضائل و مناقب کی صورت میں اُن کے علم میں تھے اور ان کی ثقاہت اُن کے علم کے مطابق مسلّم تھی۔

چنانچہ امام نسائی کے ایک شاگرد محمد بن موسیٰ ماموںی ان امور کی نشاندہی اِس طرح کرتے ہیں کہ امام نسائی نے فرمایا !

دخلتُ دمشق وَالمُحرِفُ عن علی بھا کثیر
فصنفت کتاب الخصائص رجوت ان یھدیھم اللہ

یعنی میں دمشق میں گیا تو وہاں لوگوں کی اکثریت کو دیکھا کہ وہ

تاجدارِ ہل اتی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منحرف ہو چکی تھی۔ چنانچہ میں نے اِس امید پر کتاب الخصائص تصنیف کی کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدائت نصیب فرمائے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ امام عبداللہ یافعی اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں کہ امام نسائی علیہ الرحمۃ نے امیر المومنین علی المرتضیٰ اور اہل بیتِ کرام علیہم التحیۃ والسلام کے فضائل ومناقب میں کتاب الخصائص تصنیف فرمائی تو کسی نے کہا کہ آپ نے دیگر صحابہؓ کرام کے فضائل میں کیوں نہیں لکھا تو آپ نے فرمایا کہ اس تصنیف کا باعث یہ ہے کہ جب میں دمشق میں آیا تو وہاں کے لوگوں کو امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منحرف پایا۔

میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں راہِ ہدایت پر لے آئے اس لئے میں نے یہ کتاب الخصائص تصنیف کی یافعی آوردہ کہ کتاب خصائص امیر المومنین علی واہلِ بیت علیہم التحیۃ والسلام تصنیف کرد تا او را گفت۔ چرا در فضلِ صحابہ دیگر نمی نویسی؟ گفت باعث من برآں تصنیف آں بُود کہ چوں در دمشق در آمدم مردم آں ناحیہ رامنحرف یافتم از امیر المومنین علی خواستم کہ خداوند تعالیٰ ایشاں را براہِ راست آورد بسبب آں کتاب مذکور را تالیف کردم

محدثین کرام فرماتے ہیں کہ امام نسائی کی شہادت کا باعث بھی دمشق کے لوگوں کے سامنے اس کتاب کو پڑھ کر سُنانا ہی بنا شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں

اُن کی موت کا واقعہ یہ ہے کہ جب آپ مناقبِ مُرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخصائص کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو انہوں نے چاہا کہ اس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد میں پڑھ کر سنائیں تا کہ بنی اُمیّہ کی سلطنت کے اثر سے عوام میں ناصبیت کی طرف جو رجحان پیدا ہو گیا تھا اُس کی اصلاح ہو جائے ابھی آپ اس کا تھوڑا سا حصہ ہی پڑھنے پائے تھے کہ ایک شخص نے پُوچھا امیر المومنین معاویہ کے مناقب کے متعلق بھی آپ نے کچھ لکھا ہے؟

امام نسائی نے جواب دیا کہ معاویہ کے لئے یہی کافی ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جائیں اُن کے مناقب کہاں ہیں؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کلمہ بھی کہا تھا کہ مجھے ان کے مناقب میں سوائے اس حدیث **لا اشبع اللہ بطنہ** کے اور کوئی صحیح حدیث نہیں ملی یعنی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاویہ کے پیٹ کو نہ بھرے آپ کے یہ الفاظ سُنے تو لوگ اُن پر ٹوٹ پڑے اور شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا اُن کے خصیتین میں چند شدید ضربیں ایسی پہنچیں کہ نیم جان ہو گئے تو خادم انہیں اُٹھا کر گھر لے آئے پھر فرمایا کہ مجھے ابھی مکہ معظّمہ پہنچا دو تا کہ میرا انتقال مکہ یا اُس کے راستے میں ہو۔ کہتے ہیں کہ آپ کی وفات مکہ معظّمہ میں ہوئی اور وہاں صفا مروہ کے درمیان دفن کیئے گئے۔

دیگر محدثین اور امام نسائی کے سوانح نگاروں نے بھی تقریباً یہی تمام واقعہ نقل کیا ہے مگر تذکرۃ المحدثین کے فاضل مصنف علامہ ذہبی کے حوالہ سے امام نسائی کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کی گفتگو اردو ترجمہ کی صورت میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

خصائص کی تصنیف کے بعد امام نسائی نے دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے اِس کو پڑھ کر سُنایا، چونکہ یہ کتاب وہاں کے لوگوں کے نظریات کے خلاف تھی اِس لئے اِس کتاب کو سُن کر وہ لوگ مشتعل ہو گئے مجمع سے کسی شخص نے کہا ہمیں آپ کوئی ایسی روایت سُنائیں جس سے حضرت معاویہ کی حضرت علی پر برتری ظاہر ہو؟

آپ نے فرمایا کیا معاویہ کے لئے علی کا مساوی ہونا کافی نہیں ہے جو تم برتری کا سوال کر رہے ہو؟ [1]

حالانکہ امام ذہبی کی عربی عبارت یہ ہے۔

**فسالهٔ ان یحدثهم بشی من فضل معاویة فقال**

**مایکفی معاویة ان ان یذهب راس براسا** [2]

خط کشیدہ عبارت اگر ذہبی کی اس عبارت کا ترجمہ ہے تو کارِ طفلاں تمام خواہد بود۔ اگر مصنف کا سہو ہے تو ہولناک صورت حال ہے۔

---

[1] تذکرۃ المحدثین ص ۲۹۹ [2] تذکرۃ الحفاظ للذہبی ص ۶۹۹

اور اگر دانستہ ایسا کیا گیا ہے تو ہم دوسروں کو کیا کہہ سکتے ہیں اور اس پر طرّہ کہ نسائی شریف کے ایک سُنی ترجمہ نگار نے یہی عبارت من وعن نسائی شریف کے مقدمہ میں نقل فرما کر بجائے تذکرۃ المحد ثین کے تذکرۃ الحفاظ کا حوالہ نقل کر دیا ہے کاش یہی بزرگ اصل کتاب دیکھ کر ترجمہ درست کر لیتے بہر کیف تحکّم ہو یا تساہل یہ اَمر شیوۂ اہلِ سنت نہیں تذکرۃ الحفاظ مترجم اردو میں اس عبارت کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے۔

کسی نے اُن سے حضرت معاویہ اور ان کے فضائل کے متعلق سوال کیا تو بولے کیا معاویہ کے لئے اتنا کافی نہیں کہ برابر سرابر نجات پا جائیں چہ جائکہ اُن کی فضلیت بیان کی جائے۔"[1]

شاہ عبدالعزیز اس کا ترجمہ فارسی زبان میں اس طرح کرتے ہیں۔

کہ معاویہ راہمیں بس است کہ سر بسر نجات جابد اُو رامناقب کجا است

شاہ عبدالعزیز کی اس فارسی عبارت کا ترجمہ عبدالسمیع دیوبندی اس طرح کرتے ہیں۔

معاویہ کے لئے یہی کافی ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جائیں اُن کے مناقب کہاں ہیں۔ اشعتہ اللمعات میں اس عبارت کا آغاز اما یکفی کی بجائے اما یرضیٰ سے ہوتا ہے تاہم اس کا ترجمہ علامہ محمد سعید نقشبندی نے اس طرح کیا ہے۔

---

[1] تذکرۃ الحفاظ اُردو ج ۲ ص ۴۸۷

"معاویہ اس پر راضی نہیں کہ قیامت کے دن صرف نجات ہی حاصل کرلیں فضیلت کی بات تو بہت دور کی ہے"

بہر کیف اس سہو ترجمہ سے بات بہت دور نکل جانے کا امکان نہ ہوتا تو یہ حوالہ جات پیش کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

امام نسائی جیسے بزرگ اور علومِ حدیث کے ماہر شخص سے یہ امر بعید ہے کہ وہ حضرت علی اور امیر معاویہ دونوں کا درجہ مساوی اور برابر بیان کرتے حضرت علی السابقون الاولون سے ہیں۔ بدری صحابی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اس کے علاوہ آپ کے بے شمار فضائل ایسے ہیں جن میں کوئی دوسرا شریک نہیں چہ جائیکہ ان کو امیر معاویہ کے برابر کا درجہ دیا جاتا یہ تصور قرآن و حدیث کی نصوصِ صریحہ وقطعیہ کی تکذیب وتردید کے مترادف ہے جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے حضور میں ہدیۂ منقبت پیش کرتے ہوئے آپ کے ساتھ امیر معاویہ کا موازنہ اس طرح کرتے ہیں۔

کے رسد مولا بمہرِ تابناکت نجمِ شام
گو بنورِ صحبت اُوہم صبحِ انور آمدہ

# شہادت

امام نسائی کی وفات کے پس منظر کے پیش نظر یہ امر واضح کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے والہانہ محبت کا ثبوت محض اُن کی شان میں آنے والی روایات کو جمع کرنے سے ہی نہیں بلکہ ان کے حضور میں نذرانہ زندگی پیش کر کے دیا ہے یہی وجہ ہے کہ اُن کی موت شہادت کا اعزاز حاصل کرنے کے بعد حیات سرمدی میں تبدیل ہو گئی حافظ ابنِ کثیر منقولہ بالا روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں فتوفی بمکة مقتولا شهيداً

حضرت امام نسائی کی ولادت ۲۱۴ھ یا ۲۱۵ھ میں اور شہادت متفق علیہ ۳۰۳ھ میں مکہ معظمہ میں ہوئی اور وہیں پر اللہ تعالیٰ کے شعائر صفا مروہ کے درمیان مدفون ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کی نماز کا بیان

## پہلی حدیث!

راویان حدیث محمدبن المثنیٰ عبد الرحمن یعنی ابن المھدی

شعیب سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ میں نے حبۃ العرنی سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرماتے سُنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والا پہلا شخص ہوں۔

## دوسری حدیث!

راویان حدیث ! محمد بن المثنیٰ عبد الرحمن شعبہ عمرو بن مرۃ ابی عمرۃ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے شخص ہیں۔

# ناقلین کے الفاظ کے اختلاف کا بیان

## پہلی حدیث !

راویانِ حدیث ! محمد بن المثنیٰ محمد بن جعفر غندر شعبہ عمرو بن مرۃ ابی حمزہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسلام لانے والے پہلے شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

## دوسری حدیث!

راویانِ حدیث عبد اللہ بن سعید ابن ادریس ابیٰ حمزۃ مولیٰ انصار

حضرت ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ

عنہ کوفرماتے سنا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے شخص حضرت علی علیہ السلام ہیں اور ایک دوسرے مقام پر آپ نے اسلم علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں یعنی حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے۔

## تیسری حدیث!

**راویان حدیث ! محمد بن عبید بن محمد کوفی سعید بن خثیم اسد بن دواعہ ابی یحیٰ بن عفیف**

اپنے دادا عفیف سے روایت کرتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں ایک دفعہ اپنے گھر والوں کے لئے کپڑے اور عطر خریدنے کے لئے مکہ آیا پس میں عباس بن عبدالمطلب جو ایک تاجر آدمی تھے کہ پاس پہنچا میں اُن کے پاس ایسی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا جہاں سے مجھے کعبہ نظر آتا تھا آسمان میں سورج کے گرد ہالہ پڑا ہوا تھا پس وہ بلندہ ہوا اور چلا گیا ، کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک ایک نوجوان آیا اور اس نے آسمان کی طرف دیکھا پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ ایک لڑکا آیا اور اور اُس نوجوان کے دائیں طرف کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر بعد ایک عورت آئی اور ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگئی نوجوان نے رکوع کیا تو اس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا نوجوان نے رکوع سے سر اٹھا تو لڑکے اور عورت نے بھی اپنا اپنا

سر اٹھایا نوجوان نے سجدہ کیا تو لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا میں نے کہا اے عباس بہت بڑا واقعہ ہوا ہے عباس نے کہا بہت بڑا واقعہ ! کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ نوجوان کون ہے؟

میں نے جواب دیا نہیں ، کہنے لگے یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ ہے جو میرا بھتیجا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ لڑکا کون ہے؟

یہ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہے جو میرا بھتیجا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ عورت کون ہے؟

یہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے جو اس نوجوان کی بیوی ہے میرے اس بھتیجے نے مجھے بتایا ہے کہ اس کا رب زمین و آسمان کا رب ہے اور جس دین پر وہ کاربند ہے اُس کے رب نے اُسے اِس کا حکم دیا ہے اور خُدا کی قسم تمام رُوئے زمین پر ان تینوں کے سِوا کوئی اِس دین کا پیروکار نہیں۔

## چوتھی حدیث !

راویان حدیث احمد بن سلیمان الرھادی عبد اللہ بن موسیٰ علا بن صالح منھال

حضرت عمرو بن عباد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الکریم نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں اور میرے بعد جھوٹا آدمی اس بات کو نہیں کہے گا میں لوگوں سے سات سال پہلے ایمان لایا ہوں۔

# آپ کی عبادت کا بیان

## پہلی حدیث!

راویانِ حدیث علی بن نذر کونی ابنِ فضل اصلح

حضرت عبد اللہ ابن الھزیل حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں اس امت کے کسی ایک فرد کو بھی نہیں جانتا جس نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میرے سوا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہو میں نے اس امت کے ہر فرد کی عبادت سے نو سال پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کی ہے۔

# مقامِ علی نگاہِ خُدا میں

## پہلی حدیث!

راویان : ھلال بن بشیر البصری ، محمد بن خالد، موسیٰ ابنِ یعقوب مھاجر بن سما ربن سلمۃ

حضرت عائشہ بنت سعد کہتی ہیں میں نے اپنے باپ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ میں نے جحفہ کے روز رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے

سُنا آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد وثنا کے بعد فرمایا اے لوگو میں تمہارا اولی ہوں لوگوں نے کہا یارسول اللہ آپ درست فرمارہے ہیں پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے میرا قرض ادا کرے گا اور جو اس سے دوستی کرے گا میں اس کا دوست ہوں گا اور جو اس سے دشمنی رکھے گا میں اس کا دشمن ہوں گا۔

## دوسری حدیث!

راویان ! قتیلہ بن سعید بلخی ھشام بن عمار دمشقی حاتم بکیر بن سمار بن عامر

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ معاویہ نے حضرت سعد کو امیر بنایا اور کہا ! کہ " ابوتراب کو گالیاں دینے سے تجھے کون سی بات مانع ہے ؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمودہ تین ایسی باتیں یاد ہیں کہ میں اُنہیں ہرگز گالی نہیں دوں گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی مجھ میں پائی جائے تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہو۔

میں نے حضرت علی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے آپ نے کسی غزوہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے

چھوڑا تو حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون علیہما السلام تھے مگر میرے بعد نبوت کا سلسلہ نہیں۔

اور جنگ خیبر کے روز میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ کل ہم اُس شخص کو جھنڈا عطا کریں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول اُس سے محبت رکھتے ہیں پس ہم گردنیں بلند کر کے جھنڈے کی طرف دیکھتے تھے آپ نے فرمایا علی ﷺ کرم اللہ وجہہ الکریم ﷺ کو میرے پاس بلاؤ آپ آئے تو آپ کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں آپ نے حضرت علی علیہ السلام کی آنکھوں میں لعاب دہن مبارک لگایا اور آپ کو جھنڈا عطا فرمایا۔

اور جب آیت کریمہ

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بی بی فاطمہ حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

## تیسری حدیث!

راویان حرمی بن یونس بن محمد طرطوس ، ابو غسان، عبد السلام موسیٰ الصغیر ، عبد الرحمن بن سابطه .

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ لوگ حضرت علی کے عیب بیان کرنے لگے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے تین خصائص بیان فرماتے ہوئے سُنا ہے اگر اُن میں سے کوئی ایک خصلت بھی مجھے میسّر ہوتو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔

آپ فرماتے تھے علی مجھے ایسے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام مگر میرے بعد نبی نہیں۔

اور میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سُنا کہ کل میں اُس شخص کو جھنڈا عطا کردوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول سے محبت کرتے ہیں۔

اور میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سُنا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اُس کا مولیٰ ہے

## چوتھی حدیث!

راویان ! زکریا بن یحییٰ سجستانی ، نصر بن علی

عبد اللہ بن داؤد،عبد الواحد بن ایمن ، عن ابیہ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اُس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ پر فتح عطا کرے گا چنانچہ آپ اصحاب نظریں اُٹھا اُٹھا کر جھنڈے کی طرف دیکھنے لگے تو آپ نے وہ جھنڈا حضرت علی علیہ السلام کو عنایت فرمادیا۔

## پانچویں حدیث !

راویان ! زکریا بن یحییٰ حسن بن حماد، مسھر بن عبد الملک عیسیٰ بن عمر سدی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پرندہ تھا آپ نے فرمایا اے اللہ تجھے اپنی مخلوق میں سے جو شخص سب سے زیادہ محبوب ہے اُسے میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ آئے تو آپ نے انہیں واپس کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آئے تو آپ نے انہیں واپس کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آئے تو آپ نے انہیں بھی واپس کر دیا پھر حضرت علی آئے تو آپ نے انہیں اپنے پاس

آنے کی اجازت فرمادی۔

## چھٹی حدیث!

راویان احمد بن سلیمان رھاوی عبد اللہ ، ابنِ ابی لیلی ، حکم بن منہال

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اپنے باپ ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کہا اور وہ اُس وقت ان کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے کہ لوگ آپ کی کچھ باتوں کو تعجب کی نظر سے دیکھتے ہیں آپ موسم سرما میں دو چادریں لئے باہر نکلتے ہیں اور موسم گرما میں موٹے اور کُھردرے کپڑے پہن کر باہر آتے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا تو جنگ خیبر میں ہمارے ساتھ نہ تھا؟ انہوں نے کہا میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو خیبر کے فتح کرنے کیلئے جھنڈا دے کر بھیجا تو وہ بغیر فتح کئے واپس آ گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو جھنڈا دے کر بھیجا تو وہ بھی بغیر فتح کئے واپس آ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ فرار ہونے والا نہیں ہے اور پھر آپ نے میری طرف پیغام بھیجا اور میں آشوب چشم میں مبتلا تھا۔

آپ نے میری آنکھوں میں لعابِ دہن ڈال کر بارگاہِ خداوندی میں دعا کی کہ اے اللہ علی کی گرمی اور سردی سے حفاظت کر۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے نہ کبھی گرمی کا احساس ہوا ہے اور نہ کبھی سردی محسوس ہوئی ہے۔

## ساتویں حدیث!

راویان ! محمد بن علی بن ھبه الواقدی معاذبن خالد حسین بن واقد

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ بریدہ کو کہتے سُنا کہ ہم جنگ خیبر کے روز پہلو بہ پہلو چل رہے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھنڈا لیا مگر آپ سے خیبر فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھنڈا لیا، آپ بھی لوٹ آئے اور فتح حاصل نہ ہوئی اور لوگوں کو بھی تنگی اور سختی محسوس ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں کل اُس شخص کو اپنا جھنڈا دینے والا ہوں جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ فتح حاصل کئے بغیر نہیں لوٹے گا ہم نے رات بہت خوشی سے گزاری کہ کل فتح حاصل ہونے والی ہے صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھائی پھر آ کر کھڑے ہو گئے اور جھنڈا عطا کرنے کا ارادہ

فرمایا لوگ اپنی اپنی ٹولیوں میں تھے ہم میں سے جو آدمی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں اپنا کوئی مقام سمجھتا تھا وہ اس بات کا آرزومند تھا کہ جھنڈا اُسے ملے مگر آپ نے حضرت علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا تو اُن کو آشوب چشم کا عارضہ تھا آپ نے اُن کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈال کر ہاتھ پھیرا اور ان کو جھنڈا عنایت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی وہ کہتے ہیں ہمیں یہ بات اُن لوگوں نے بتائی جو گردنیں لمبی کر کے جھنڈے کو دیکھ رہے تھے۔

## آٹھویں حدیث !

**راویان : محمد بن بشار ابن دار بصری محمد بن جعفر عوف بن میمون ابی عبد اللہ عبد السلام عبد اللہ بن بریدہ**

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل خیبر کے ایک قلعہ میں اُترے اور آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا کچھ لوگ حضرت عمر کے ساتھ گئے اور اہل خیبر کے ساتھ لڑے پس حضرت عمر اور ان کے ساتھی منتشر ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوٹ آئے تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نے فرمایا میں اب اُس شخص کو جھنڈا دوں گا

جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں جب دوسرا دن ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اصرار کیا پس آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا اور وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایو اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ گئے ۔ آپ کا اہل خیبر سے آمنا سامنا ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ مرحب یہ رجزیہ اشعار پڑھ رہا ہے۔

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیار بند ہوں اور ایک تجربہ کار بہادر ہوں جب شیر میری طرف آتے ہیں تو میں غضب ناک ہو کر کبھی نیزہ زنی اور کبھی شمشیر زنی کرتا ہوں۔

حضرت علی علیہ السلام سے اس کی دو جھڑپیں ہوئیں آپ نے اس کی کھوپڑی پر تلوار ماری جو اس کے سر سے پار ہو گئی سب اہل لشکر نے آپ کی تلوار کی ضرب کی آواز کو سُنا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لشکر کے آخری آدمی کو ابھی اونگھ بھی نہ آئی تھی کہ پہلے نے فتح کی نوید سُن لی۔

## نویں حدیث !

راویان ۔ قتلیبہ بن سعید یعقوب بن عبد الرحمن الزہری

حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا یہ جھنڈا میں اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا محبّ ہے اور اس کا رسول بھی اسے محبوب رکھتے ہیں جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے ہر آدمی اس بات کا آرزومند تھا کہ جھنڈا اُسے ملے۔

آپ نے فرمایا علی ابنِ ابی طالب کہاں ہیں؟

لوگوں نے کہا یارسول اللہ علی آشوب چشم میں مبتلا ہیں

آپ نے فرمایا ! ان کی طرف پیغام بھیجو آپ آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی آنکھوں میں لعابِ دَہن لگایا اور آپ کے لئے دعا فرمائی تو آپ تندرست ہو گئے گویا آپ کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو جھنڈا عطا فرمایا تو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا یہاں تک کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں یعنی اسلام قبول کرلیں۔

اس کے جواب میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آرام اور وقار سے جایئے یہاں تک کہ آپ ان کے صحن میں اُتر جائیں پھر انہیں دعوت اسلام دیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو فرائض ان پر عائد ہوتے ہیں وہ انہیں بتائیں اور خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے ایک

آدمی کو بھی ہدایت دیدے تو وہ آپ کے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

# حضرت ابو ہریرہ کی حدیث کے الفاظ میں نا قلین کا اختلاف

## پہلی حدیث!

راویان : ابو الحسین ، احمد بن سلیمان الرھاوی یعلیٰ بن عبید، یزید بن کیسان ، ابی حازم،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں تو لوگ گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے کہ وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا اُن کو آشوبِ چشم ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی نے اپنے دونوں ہاتھوں پر لعاب دہن لگایا اور انہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی دونوں آنکھوں پر پھیر دیا اور انہیں جھنڈا عطا فرمادیا پس اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

## دوسری حدِیث!



راویان . قتیبہ بن سعید ، یعقوب، سھل، ابوسھل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگِ خیبر کے روز فرمایا میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس فتح عطا فرمائے گا۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے کہا کہ میں نے اس دن کے سوا کبھی امارت کو پسند نہیں کیا پس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا! جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا نہ کرے کسی طرف توجہ نہ کرو۔

حضرت علی چل پڑے پھر کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے دریافت کرنے لگے یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کس چیز پر اُن سے جنگ کروں۔ فرمایا اُن سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیدیں۔ جب وہ ایسا کہہ دیں تو اُن کے اموال اور خون آپ سے محفوظ ہو جائیں سوائے اس کے ان کا حاصل کرنا برحق ہو اور انکا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

## تیسری حدیث!

روایان : اسحاق بن ابراھیم راھو یہ جریر ۔

جناب سہل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے وہ خیبر کو فتح کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہتے ہیں کہ میں نے اس دن کے سوا کبھی امارت کو پسند نہیں کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نظر اٹھا کر جھنڈے کو دیکھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا اور انہیں بھیجا پھر فرمایا جاؤ اور لڑو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دے اور کسی طرف متوجہ دے اور کسی طرف متوجہ نہ ہونہ۔

وہ فرماتے ہیں کہ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا حضرت علی علیہ السلام چلے پھر کھڑے ہو گئے مگر کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم کس بات پر لوگوں سے جنگ کریں فرمایا ان سے جنگ کریں فرمایا ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے دیں جب وہ ایسا کر دیں تو ان کے اموال اور خون آپ سے محفوظ ہو جائیں گے سوائے اس کے کہ ان کا حاصل کرنا برحق ہو اور ان کے حساب کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے۔

## چوتھی حدیث!

راویان : محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخزومی ابو

هاشم مخزومی . وهب سهیل بن ابی صالح ابی صالح

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے روز فرمایا کہ میں اُس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُسے فتح عطا فرمائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس دن سے پہلے کبھی امارت کو پسند نہیں کیا پس حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو جھنڈا دے دیا

حضرت عمر کہتے ہیں!

کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کسی طرف متوجہ نہ ہونا آپ نے تھوڑی دُور جا کر کہا یا رسول اللہ ہم کس بات پر جنگ کریں ؟

فرمایا ! اس بات پر کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے دیں جب وہ ایسا کر دیں تو وہ اپنے خون اور اموال کو محفوظ کر لیں گے سوائے اس کے کہ ان کا حاصل کرنا برحق ہو اور اُن کے حساب کی ذِمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے۔

# اس بارے میں حضرت عمران بن حصین کی حدیث

راویان حدیث ! عباس بن عبدالحظیم عبدی بصری عمر بن عبد الوہاب ، معتمر بن سلیمان ، منصور ، ربعی

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے یا فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

پس آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا اور آپ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

# اِس بارے میں حضرت حسن بن علی علیہ السلام کی حدیث

# جبریل دائیں اور میکائیل آپکے بائیں

اسحاق بن ابراھیم بن راھویہ نفر بن شمیل یونس بن ابی اسحق ھبیرہ بن ھدیم

جب سیّدنا امام حسن علیہ السلام کے والد معظّم شہید ہو گئے تو آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے آپ نے لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا گذشتہ

روز تم لوگوں نے اس شخص کو شہید کیا ہے جس سے پہلے لوگ سبقت لے جا سکتے ہیں اور نہ بعد میں آنے والے اس کے مقام کو پا سکیں گے۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے لئے فرمایا ہے کہ کل میں اُس شخص کو جھنڈا عطا کرونگا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی اُس سے محبت کرتے ہیں اور جبریل اس کے دائیں اور میکائیل اس کے بائیں لڑتے ہیں پھر اس کا جھنڈا واپس نہیں آئے گا حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے فتح یاب فرمادے اُس نے سوائے نوسو کے کوئی درہم ودینار نہیں چھوڑا اور وہ بھی اس کے عیال نے عطیے سے لئے تھے آپ کا ارادہ تھا کہ آپ ان سے اپنے گھر والوں کے لئے ایک خادم خریدیں۔

# اللہ تبارک وتعالیٰ علی کو کبھی رسوا نہیں کریگا

ایک روایت کئی حدیثیں

راویان . میمون بن المثنیٰ ابو الوضاح یعنی ابو عوانہ ابو بلج بن ابی سلیم.

حضرت عمرو بن میمونہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا جب کہ وہاں نو گروہ

آئے اور کہنے لگے کہ اے ابنِ عباس کیا آپ ہمارے ساتھ کھڑے ہونا پسند فرمائیں گے یا علیحدہ ہونا؟

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا بلکہ میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس وقت آپ تندرست تھے اور یہ واقعہ آپ کی بینائی ضائع ہونے سے پہلے کا ہے چنانچہ آپ نے ان لوگوں کو فرمایا کہ بات شروع کرو تو انہوں نے بات کی جسے ہم نہیں جانتے کہ کیا بات کی۔

پھر ایک شخص آیا اور کپڑے جھاڑتے ہوئے افسوس کرنے لگا اور وہ لوگ ایسے شخص کے متعلق جھگڑا کرنے لگے جس کیلئے عشر تھا، اور اُس شخص کے متعلق جھگڑنے لگے جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

﴿1﴾ کہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسُول کا محبوب ہے اور اللہ عزَّ وجَلّ اُسے کبھی رسوا نہیں کرے گا۔

اس فرمان کے بعد لوگ نظریں اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے لگے تو آپؐ نے فرمایا جس نے دیکھنا تھا دیکھا پھر فرمایا! کہ علی ابنِ ابی طالبؑ کرم اللہ وجہہ الکریم کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ وہ آٹا پیس رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ کام کوئی دوسرا نہیں کرسکتا ؟

پھر حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا

لعابِ دہن مبارک لگایا اور جھنڈے کو تین بار لہرا کر حضرت علی علیہ السلام کو عطا فرما دیا پس حضرت علی علیہ السلام صفیہ بنت حی کو لائے۔

## دوسری روایت

## سورۃ توبہ علی علیہ السلام لے کر جائیں

﴿۲﴾ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا اور اُن کے پیچھے حضرت علیؑ کو روانہ فرمایا تو حضرت علی نے اُن سے سورۃ توبہ لے لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے صرف وہی شخص لے جا سکتا ہے جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

## تیسری روایت

## دنیا و آخرت میں محبت کرنے والا

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے چچا کے بیٹے حضرت علی علیہ السلام کے لئے یہ بھی فرمان ہے کہ !

جب آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں کون ہے جو مجھ سے دنیا و آخرت میں محبت کرتا ہے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا! میں آپ سے دنیا و آخرت میں محبت کرتا ہوں۔

## چوتھی روایت

## علی علیہ السلام سب سے پہلے ایمان لائے

کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے۔

## پانچویں روایت

## اہل بیت کو رجس سے پاک کر دیا

کہا ! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی و فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کو کپڑے میں ڈھانپ کر فرمایا کہ بیشک اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے اہلِ بیت تم سے ہر برائی کو دُور رکھے اور تمہیں خوب خوب پاکیزہ فرمادے۔

## چھٹی روایت

## حضرت علی نے اپنی جان کو بیچ دیا

کہا ! اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی جان کو بیچ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر مبارک اوڑھ لی اور آپ کے مکان پر سو گئے اور مشرکین مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برساتے تھے پس

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت علی علیہ السلام سوئے ہوئے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیال کیا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما ہیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیر میمونہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں آپ انہیں وہاں مل لیں چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار میں داخل ہو گئے۔

کہا! کہ حضرت علی علیہ السلام پر کفار نے اُسی طرح پتھر برسانے شروع کر دئے جس طرح کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برساتے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پیچ وتاب کھانے لگے۔

کہا! کہ آپ نے سر پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا اور باہر نہ نکلے حتیٰ کہ صبح ہوگئی تو آپ نے سر سے کپڑا اتار دیا کفار نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا تو کہا کہ تو کمینہ ہے ﴿معاذ اللہ﴾ ہم تمہارے ساتھی کو پتھر مارتے تھے تو وہ خاموش رہتے تھے اور تم چلاّتے ہو اور یہ بات ہمیں عجیب معلوم ہوئی ہے۔

## ساتویں روایت

## علی تم میرے خلیفہ ہو

کہا ! کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے لوگوں کے ساتھ نکلے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کی کیا میں بھی

آپ کے ساتھ چلوں گا؟

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں یہ سُنا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم رونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام؟

تجھے نبوت نہیں پہنچے گی البتہ تم میرے خلیفہ ہو۔

# آٹھویں حدیث

# تمام مومنوں کے ولی

کہا ! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے لئے فرمایا کہ تم میرے بعد تمام مومنوں کے ولی ہو۔

# نویں حدیث

# سوائے علی کے تمام دروازے بند

کہا اور سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دروازہ کے مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے گئے۔

# دسویں حدیث

# علی مسجد میں آسکتے ہیں

کہا پس فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام جنبی حالت میں بھی مسجد میں تشریف لے آتے اور آپ کے گھر کے لئے سوائے مسجد کے اور کوئی راستہ نہ تھا۔

# گیارھویں حدیث

# جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے

﴿۱۱﴾ کہا کہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علی مولیٰ ہے

# بارھویں حدیث

# اللہ راضی ہے

کہا کہ! قرآن مجید میں اللہ عزّ وجلّ نے خبر دی ہے کہ بے شک ہم ''اصحاب الشجرہ'' بیت الرضوان میں حصہ لینے والوں سے راضی ہوئے پس ہمیں معلوم ہے جو اُن کے دلوں میں ہے کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ اس فرمان کے بعد وہ اُن پر ناراض ہوا؟

اور جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل مکہ کے لئے جاسوسی کرنے والے بدری صحابی کی گردن مارنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو یہ کام کرنے والا ہے اور کیا تو نہیں جانتا کہ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل بدر کے لئے اطلاع فرما دی ہے کہ پس تم جو چاہو کرو۔

# علی علیہ السلام کے لئے بخشش ہے

## پہلی حدیث!

راویان ! ھارون بن عبد اللہ جمال بغدادی محمد بن عبد اللہ زبیر الاسدی علی بن صالح، ابی اسحاق عمر دین مرۃ

حضرت عبداللہ بن سلمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے ارشاد فرمایا یا علی علیہ السلام میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ تو جب بھی انہیں کہے تو تیرے لئے بخشش ہو حالانکہ تم بخشے ہوئے ہو۔

پھر آپ نے یہ وظیفہ بتایا۔

لاالٰہ الا اللہ الحلیم الکریم .لا اِلہ الااللہ العلی العظیم .الحمد للہ رب العالمین

## دوسری حدیث!

## غم دور کرنے والے کلمات



راویان، احمد بن عثمان حکیم کوفی ، خالد ، علی

بن صالح ابی اسحق همدانی عمر وبن مرة

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے لئے فرمایا یا علی ! کیا میں تمہیں غم دور کرنے والے کلمات انبساط کی تعلیم نہ دوں پھر فرمایا

"لا الہ الا اللہ اعلی العظیم سبحان رب السموات السبع و رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین،

## "تیسری حدیث"

راویان ! صفوان بن عمر الحمصی احمد بن خالد اسرائیل ابی اسحق

عبدالرحمٰن بن ابی یعلی کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ غم دور کرنے والے کلمات اور اس کے مثل ہی محمد بن عثمان بن حکیم ابوغسان، اسرائیل، ابی اسحٰق، عبدالرحمٰن بن یعلی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث مروی ہے۔

## "چوتھی حدیث"

## علی کے لئے بخشش کے کلمات

راویان ! علی بن محمد بن علی المصیصی، خلف

بن تمیم ، ابو اسحق عبد الرحمن بن ابی یعلی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ یا علی! کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ تو جب بھی انہیں ادا کرے تو تیرے لئے بخشش ہو حالانکہ تو بخشا ہوا ہے اور وہ کلمات یہ ہیں۔

لا اِلٰه الا الله العلی العظیم لا اِلٰه الا الله الحلیم
الکریم سبحان رب العرش العظیم الحمد لله
رب العالمین

## "پانچویں حدیث"

راویان حسین بن حارث، فضل بن موسیٰ حسین بن واقد ابی اسحق ، حرث

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں کہ تو جب بھی یہ دعا مانگے تو تیرے لئے مغفرت ہو حالانکہ تو پہلے ہی بخشا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں تو آپ نے فرمایا۔

لا اِلٰه الا الله العلی العظیم لا اِلٰه الا الله الحلیم
الکریم سبحان رب العرش العظیم الحمد لله
رب العالمین

ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ حرث سے صرف چار حدیثیں سُنی گئی ہیں اور یہ حدیث اُن میں سے نہیں اور میں نے اسے حسین بن واقد اسرائیل علی بن صالح اور حرث الاعور کی مخالفت میں بیان کیا ہے اور یہ عاصم بن ضمرہ کی روایت میں نہیں ہے حالانکہ وہ اس سے زیادہ صالح ہے۔

## فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

# اللہ تعالیٰ نے علی کے دِل کا امتحان لے لیا ھے

الحدیث! راویان ! ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخزومی اسود بن عامر شریک، منصور، ربعی،

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں قریش کے کچھ لوگ آئے اور کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس آئے ہیں اور انہیں دین اور فقہ سے کچھ رغبت نہیں بلکہ وہ ہمارے نقصان اور ہمارے مالوں کی وجہ سے فرار ہو کر آپ کے پاس آ گئے ہیں تو وہ ہمیں لوٹا دیجئے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے پوچھا کہ ان کے متعلق تم کیا کہتے ہو ؟ جناب ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے عرض کیا کہ انہوں نے سچ کہا ہے کہ یہ آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سُنا تو آپ کے چہرے پر غضب کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے حضرت عمر سے یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ یہ سچے ہیں اور آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر جلال برسنے لگا اور آپ نے فرمایا اے گروہ قریش خدا کی قسم میں تم میں سے تمہارے پاس ایسے آدمی کو بھیجوں گا جس کے دِل کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے امتحان لے رکھا ہے اور وہ دین کے بارے میں تمہارے ساتھ جنگ کرے گا یا تم میں سے بعض کو مارے گا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ! یارسول اللہ کیا وہ میں ہوں؟ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے پوچھا ! یارسول اللہ کیا وہ میں ہوں ؟ تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ وہ شخص ہے جو جوتے مرمت کر رہا ہے اور اس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم جوتے مرمت کر رہے تھے۔

# فرمان مصطفٰے درشان مرتضیٰ
# خُدا تیرے دِل کی راھنمائی کرے گا

راویان ! ابو جعفر عمرو بن البصری عمر و بن مرة ابو البحتری

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ ولیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور میں اُس وقت جوان تھا چنانچہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا،

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے ایک قوم کی طرف فیصلے کرنے کیلئے بھیج رہے ہیں اور میں ناتجر کار جوان ہوں

جنابِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے دِل کی راہنمائی کرے گا اور تمہاری زبان کو ثقاہت عطا فرمائے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرتے وقت کبھی شک نہیں گزرا۔

# اس حدیث کے ناقلین کے اختلاف کا بیان

## پہلی روایت

## اللہ تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا

راویان ! علی ابنِ حسین المروزی، عیسیٰ بن الاعمش، عمرو بن مرة ،ابی البحتری

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ مجھے ایک قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جو مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہے اور میں جوان ہوں تو میں ان کے درمیان کیسے فیصلہ کروں گا۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔

ابی البحتری کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے مجھے فرمایا کہ اس کے بعد فیصلہ کرتے وقت مجھے کبھی شک نہیں گزرا۔

## "دوسری روایت"

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

راویان محمد بن المثنیٰ ابو معاویہ اعمش عمرو بن مرة ، ابی البحتری

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل یمن کی طرف بھیجا اور ارشاد فرمایا میں اُن کے درمیان فیصلہ کروں میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا تو آپ نے میرے سینے پر تھپکی دے کر ارشاد فرمایا یا اللہ اس کے دل کی راہنمائی فرما اور اس کی زُبان کو راستی پر رکھ۔

چنانچہ اس کے بعد دو آدمیوں کے درمیان جب کہ وہ میری مجلس میں ہوں فیصلہ کرتے وقت مجھے کبھی شک نہیں گزرا

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی فرماتے ہیں یہ حدیث اُس نے عمرو بن مرۃ سے ابی البختری کے حوالہ سے سنی اور کہا کہ مجھے وہ خبر دی ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سُنی ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ ابوالبختری نے حضرت علی علیہ السلام سے کوئی چیز نہیں سُنی۔

## ''تیسری روایت''

## اللہ تمہارے دل کی رہنمائی فرمائے گا

راویان ! احمد بن سلیمان الرھاوی، یحیی، بن آدم شریک سماک بن حرب جیش بن معتمر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور میں نو جوان تھا۔

چنانچہ میں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جوان ہوں اور آپ مجھے ایک تجربہ کار قوم کی طرف بھیج رہے ہیں کہ اُن کے درمیان فیصلہ کروں اور میں فیصلہ کرنے سے ناواقف ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے دِل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثقاہت عطا فرمائے گا۔

نیز فرمایا یا علی ﴿علیہ السلام﴾ جب تک تم پہلے شخص کی طرح دوسرے شخص کی بھی بات نہ سُن لو اُن کے درمیان فیصلہ نہ کرنا جب تم دونوں کی بات سُن لو تو فیصلہ تم پر ظاہر ہو جائے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد فیصلہ کرنے میں مجھے کبھی بھی مشکل درپیش نہیں آئی۔

## اس حدیث میں ابی اسحاق کے اختلاف کا بیان

## ”پہلی روایت“

## حضرت علی علیہ السلام کا سوال

راویان ! احمد بن سلیمان، یحییٰ بن آدم، اسرائیل بن اسحاق حارثہ بن مضرب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا آپ مجھے اُس قوم کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے بھیج رہے ہیں جو مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہے ؟

## ''دوسری روایت''

## اللہ رہنمائی فرمائے گا

راویان ! ابو عبد الرحمن ذکریا بن یحییٰ محمد بن العلا معاویہ بن ہشام شیبان ، ابی اسحاق عمرو بن حبشی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے عمر رسیدہ اور تجربہ کار لوگوں میں بھیج رہے ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ میرا کوئی فیصلہ نادرست نہ ہو تو آپ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری زبان ثابت رکھے گا اور تمہارے دِل کی راہنمائی فرمائے گا۔

# سوائے علی علیہ السلام کے مسجد میں کُھلنے والے سب کے دروازے بند کردئیے جائیں

## فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پہلی حدیث ! راویان محمد بن بشار بن بند البصری محمد بن جعفر ، عوف ، میمون ابی عبد اللہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گھروں کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوائے حضرت علی کے دروازہ کے تمام دوازے بند کردئے جائیں۔

اس پر لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا ہے کہ سوائے حضرت علی کے دروازہ کے ان دروازوں کو بند کردو اور تم میں سے کسی نے اس پر کچھ کہا ہے۔

خدا کی قسم میں نہ دروازے کھولتا ہوں اور نہ بند کرتا مگر اس کی اتباع کرتا ہوں جو حکم مجھے دیا جاتا ہے۔ میں نے نہ اُسے داخل کیا اور نہ تمہیں نکالا

بلکہ اللہ نے اُسے داخل کیا اور تمہیں نکالا ہے

# ''دوسری حدیث''

# فرمان مصطفیٰ در شانِ مُرتضیٰ

**راویان ، علی بن محمد بن سلیمان ابن عتیبہ عمرو ابن دینار ، ابی جعفر محمد بن علی**

حضرت ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد گرامی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغیر ان کا نام لئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اور کچھ دوسرے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے جب آپ آئے تو لوگ چلے گئے اور باہر آکر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ خدا کی قسم علی کی آمد پر ہمیں نکالا نہیں گیا چنانچہ وہ لوگ لوٹ کر اندر آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

''خدا کی قسم! نہ میں نے علی کو داخل کیا ہے اور نہ ہی تمہیں نکالا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے داخل کیا ہے اور تمہیں نکالا ہے۔

ابو عبد الرحمٰن نسائی مولف فرماتے ہیں کہ یہ حدیث زیادہ درست

ہے۔

## تیسری حدیث!

راویان احمد بن یحیی کوفی، علی ابن قادم اسرائیل عبداللہ بن شریک

حرث بن مالک سے روایت ہے کہ میں مکہ معظّمہ زاداللہ شرفہا میں آیا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے ملاقات کی اور آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی منقبت سُنی ہے تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا کہ ہم صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھے اور ہمیں دروازے بند کرنے کے لئے کہا گیا اور کہا کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور حضرت علی کی آل کے سب لوگ مسجد میں سے نکل جاؤ یعنی اپنے دروازے مسجد کے باہر بناؤ پس ہم لوگ باہر آگئے اور جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اپنے ساتھیوں اور چچوں کو مسجد سے باہر نکال دیا اور اس لڑکے کو یہاں رہنے دیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ تو میں نے تمہارے اخراج کا حکم دیا ہے اور اس لڑکے کو یہاں رہنے کا فرمان کیا ہے

بیشک اس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔

## چوتھی حدیث!

## نہ میں نے کھولا نہ بند کیا

راویان قطر عبدہ اللہ بن شریک عبد اللہ بن ارقم سعد ان

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیئے ہیں مگر علی کا دروازہ بند نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ میں نے اُسے کھولا ہے اور نہ میں نے اُسے بند کیا ہے۔

## پانچویں حدیث!

## سب دروازے بند کر دئیے جائیں

راویان: زکریا بن یحییٰ سجستانی عبد اللہ بن عمر محمد بن وہب بن ابی کریمہ الحرانی ، مسکین، شعبہ ، ابی ملیح، عمرو بن میمون ،

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد میں کھلنے والے دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے حضرت علی علیہ السلام کے دروازہ کے۔

# "چھٹی حدیث"

# علیؑ جنبی حالت میں بھی مسجد میں آسکتے ہیں

راویان: محمدبن مثنیٰ ،یحییٰ بن معاذ، ابو وضاح، یحییٰ ، عمروبن میمون ،

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دروازہ کے مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کردیئے گئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم جنبی حالت میں بھی مسجد میں تشریف لے آتے اور آپ کے گھر کو سوائے مسجد کے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

# علیؑ کا مقام دربارِ رسول میں

## پهلی حدیث !

### تم مجھے ایسے ھو جیسے
### موسیٰ کو ھارون

روایـان : بشیر بن هلال البصری ، جعفر ابن سلیمان،

حرب بن شداد، وساد ، سعید بن المسیّب،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک کیلئے تشریف لے گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینہ منورّہ میں خلیفہ بنا کر پیچھے چھوڑ گئے۔

لوگوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام سے اُکتا گئے ہیں اور ان کی صحبت کو ناپسند کرتے ہیں اس لئے پیچھے چھوڑ گئے ہیں پس حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے

ہو لئے حتیٰ کہ راستے میں ملاقات ہوگئی تو آپ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے مجھے اپنے ساتھ رکھنا پسند نہیں فرمایا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی ہم نے تمہیں اپنے اہل وعیال کی نگرانی کے لئے پیچھے چھوڑا ہے کیا تم خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

# دوسری حدیث!

راویان: انقدیم بن زکریا بن دینار کوفی، ابو نعیم، عبد السلام یحییٰ بن سعید، سعید بن المسیّب،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون

# تیسری حدیث!

راویان : زکریا بن یحییٰ ، ابو مصعب ما الدراوردی ہشام ، سعید بن مسیّب،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کیلئے نکلے تو حضرت علی علیہ السلام نے آپ کے پیچھے پیچھے آ کر شکایت کی

کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے عورتوں میں چھوڑ

ے جارہے ہیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

یاعلی تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون

سوائے نبوت کے

# اس حدیث میں محمد بن المنکدر کا اختلاف

## پہلی روایت

راویان : اسحق بن موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید انصاری ، داؤد بن کثیر الرقی محمد بن المنکدر ،سعید بن مسیّب

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یاعلی تم مجھے بمنزلہ ہارون کے ہو جیسے وہ موسیٰ کو تھے سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

## دوم

راویان : صفوان بن محمد ابن عمر و احمد بن خالد ، عبد العزیز بن ابی سلمہ، الماجشون ، محمد بن

المنکدر،

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ خبر دی مجھ کو ابراہیم بن سعد نے اس نے اپنے باپ سعد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے بمنزلہ موسیٰ سے ہارون کے ہو مگر سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں

جناب سعید فرماتے ہیں!

کہ میں اس پر مطمئن نہیں ہوا بلکہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے بیٹے سے کوئی حدیث بیان کی ہے اور وہ کون سی حدیث ہے؟

جناب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر خبر دی کہ اے ابن اخی فلاں نے جو بات کی ہے وہ کیا ہے؟

میں نے عرض کیا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے ایسا اور ایسا کہا ہے؟

فرمایا! ہاں اور پھر کانوں کی طرف اشارا کر کے فرمایا کہ میں نے اس حدیث کو ان کانوں سے سنا ہے۔

یوسف بن ماجشون نے راویوں کے اس طریقہ کی مخالفت کی ہے اور محمد بن المنکدر سے سعید بن عامر بن سعد، علی بن زید بن جدعان کی روایت

کی اتباع کی ہے۔

## دوسری روایت!

اس روایت کے راوی ہیں۔

**زکریا بن یحییٰ ابن شوارب حماد بن زید علی بن زید، سعید بن مسیب ، عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ،**

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

جناب سعید بن میسّب کہتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے بالمشافہ اس حدیث کے متعلق گفتگو کروں چنانچہ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا آپ سے یہ حدیث آپ کے بیٹے عامر نے سُنی ہے؟

تو آپ نے کانوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتو یہ کان بہرے ہو جائیں بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سُنا ہے۔

## تیسری روایت !

راویان :. محمد بن وھب حرانی ، سکن بن سکن ،

شعبہ، علی بن زید سعید بن مسیّب.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا اے علی کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک مرتبہ تو اُسی وقت فرمایا کہ میں خوش ہوں میں خوش ہوں اور دوسری مرتبہ میرے پوچھنے پر فرمایا کہ ہاں ہاں میں خوش ہوں۔

ابو عبدالرحمٰن نسائی فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا اس روایت کے اس طریق پر ابن ماجشون کی کسی نے پیروی کی ہو جو محمد بن المنکدر کے طریقہ پر سعید بن مسیّب سے بیان کی گئی ہے حالانکہ ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے یہ حدیث اپنے باپ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے سُنی ہے۔

## چوتھی روایت !

راویان:. محمد بن بشار بصری ، محمد ابن جعفر

غندر ، شعبہ بن ابراھیم ، ابراھیم بن سعد

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے فرمایا کہ تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام؟

## پانچویں روایت !

راویان :. عبد اللہ بن سعد بغدادی ، ابی ، ابن اسحاق محمد بن طلحہ بن زید بن مکانہ ، ابرھیم بن سعد بن ابی وقاص .

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی علیہ السلام کے لئے یہ فرماتے ہوئے اس وقت سُنا جب آپ اپنے اہل وعیال، کی نگرانی کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو چھوڑ کر غزوہُ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ یا علی کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون ؟

ابوعبدالرحمٰن امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو سعید بن مسیّب کے علاوہ عامر بن سعید نے بھی اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے۔

## چھٹی روایت !

راویان:۔ محمد بن بشار، محمد بن شعبہ، حکم، مصعب بن سعد،

فرمایا کہ تبوک کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ منورہ میں خلیفہ بنا کر چھوڑ گئے تو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سُن کر فرمایا یا علی کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں۔

ابوعبدالرحمٰن امام نسائی فرماتے ہیں کہ سعید بن مسیّب کے علاوہ اس حدیث کو عامر بن سعد نے بھی اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے۔

## ساتویں روایت!

راویان:۔ محمد بن مثنیٰ، ابو بکر حنفی، بکر بن مسمار

کہا کہ میں نے عامر سعد سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ معاویہ نے سعد

بن ابی وقاص کو کہا کہ تمہیں ابن ابی طالب کی برائی کرنے سے کس چیز نے روکا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں علی علیہ السلام کو گالی نہیں دوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن کے لئے تین باتیں ایسی سن رکھی ہیں کہ اگر اُن میں سے میرے لئے ایک بھی ہوتی تو مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔

اور کہا کہ میں اس بات کی وجہ سے انہیں گالی نہیں دوں گا کہ

جب وحی نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بیٹوں اور حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو ساتھ لے کر کپڑا اوڑھ لیا اور دعا کی کہ اے میرے ربّ یہ میرے اہل ہیں۔

اور کہا کہ میں اس بات کی وجہ سے انہیں گالی نہیں دوں گا کہ۔

جب غزوات میں سے ایک غزوہ کے موقع پر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کو پیچھے چھوڑ گئے تو حضرت علی نے عرض کیا کہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں سے چھوڑ کر جا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ علی تو اس بات میں خوش نہیں کہ تو مجھے ایسے ہے جیسے موسیٰ کو ہارون مگر میرے بعد نبوت نہیں۔

اور فرمایا کہ میں اس بات کی وجہ سے بھی حضرت علی علیہ السلام کو گالی نہیں دوں گا کہ،



جب خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں

اُس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کرائے گا تو ہم لمبی گردنیں کر کے پرچم کی طرف دیکھ رہے تھے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وہ آشوبِ چشم میں مبتلا ہیں آپ نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ پھر جب حضرت علی آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن مبارک لگایا اور انہیں جھنڈا عطا فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے اِس پر فتح عطا فرمائی۔

خُدا کی قسم جب معاویہ نے یہ باتیں سُنیں تو مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً سے نکل گیا۔

## آٹھویں حدیث!

راویان: محمد بن بشار ، محمد بن شعبہ حکم

حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے وقت حضرت علی کو پیچھے چھوڑ کر جارہے ہیں؟

آپ نے فرمایا علی تو اس پر خوش نہیں کہ تو مجھے ایسے ہے جیسے موسیٰ کو ہارون مگر میرے بعد نبی نہیں لیث راویوں کے اس طریق کا مخالف ہے اور اس نے یہ روایت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے بیان کی ہے۔

## نویں روایت!

راویان ! حسن بن اسمعیل بن سلیمان مصیصی

،خالدی مطلب لیس ،حکم

حضرت عائشہ بنتِ سعد اپنے باپ حضرت بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ غزوۂ تبوک کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابنِ ابوطالب تم مجھے بمنزلہ موسیٰ کو ہارون کے ہو۔ مگر میرے بعد نبی نہیں

فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن اور شعبہ مضبوط حافظہ کے ہیں۔ اور ضعیف الحدیث نہیں ہیں۔ پس یقیناً یہ روایت حضرت عائشہ بنتِ سعد نے بیان کی ہے۔

## دسویں روایت

راویان:. زکریا بن یحییٰ ابو مصعب در اور دی عبد المجید عائشہ بن سعد ،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے نکلے حتیٰ کہ آپ مقام ثنیۃ الوادع پر تشریف لائے۔

توحضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے آپ سے شکایت کرتے

ہوئے کہا کہ آپ مجھے عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون ماسوا نبوت کے۔

## گیارھویں روایت!

راویان:۔ فضل بن سہل بغدادی ، احمد بن زبیری عبد اللہ بن خبیب بن ابی ثابت حمزہ بن عبد اللہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے نکلے اور حضرت علی کو پیچھے چھوڑ دیا۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی کیا آپ مجھے عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

## عبد اللہ بن شریک کے اختلاف کا ذِکر

### ''پہلی حدیث''

راویان:۔ قاسم بن زکریا بن دینار کُوفی ابو نعیم ،قطر

عبد اللہ بن شریک عبد اللہ بن ارقم کنانی،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون،

# دوسری حدیث

راویان:. احمد بن یحییٰ کوفی، دعبل، نادم، اسرائیل م عبد اللہ بن شریک حرب بن سلک

سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ کو جانے کے لئے اپنی ناقہ جدعا پر سوار تھے اور حضرت علی نے آپ نے پیچھے چھوڑ دیا تھا حتیٰ کہ حضرت علی آئے تو ناقہ دوڑ رہی تھی پس حضرت علی نے آپ کو مل کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش گمان کرتے ہیں کہ آپ نے مجھے اس لئے پیچھے چھوڑ دیا ہے کہ،

آپ مجھے ساتھ رکھنا پسند نہیں کرتے اور مجھے خود پر بوجھ محسوس کرتے ہیں اور یہ بات کرنے کے بعد آپ رونے لگے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو بلند آواز سے مخاطب فرمایا کہ تم میں ایک بھی ایسا نہیں جو علی کا محتاج نہ ہو اور پھر فرمایا یا علی کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون میں سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوش ہوں۔

## تیسری حدیث

راویان:۔ عمر بن علی ، یحییٰ بن سعید، موسیٰ جھنی۔

موسیٰ جہنی سے روایت ہے کہ میں حضرت فاطمہ بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ آپ کے پاس اپنے والد گرامی کے متعلق کوئی حدیث ہو تو بیان فرمائیے آپ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

## چوتھی حدیث

راویان:۔ احمد بن سلیمان جعفر بن عون

موسیٰ الجہنی سے روایت ہے کہ میں نے سیّدہ فاطمہ بنتِ علی علیہما السلام کی زیارت کی آپ کی عمر اس وقت اسی سال تھی میں نے آپ سے پوچھا کیا آپ کو اپنے والد گرامی کے متعلق کوئی حدیث یاد ہے؟

آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر میں نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ

عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے لئے فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام مگر سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

## پانچویں حدیث

راویان:. احمد بن عثمان بن حکیم ابو نعیم حسن ابو صالح موسیٰ الجھنی، حضرت فاطمہ بنت علی

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کے لئے فرمایا تم مجھے بمنزلہ موسیٰ سے ہارون کے ہو مگر سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

## چھٹی حدیث

راویان:. محمد بن یحییٰ، عبد اللہ نیشا پُوری، احمد بن عثمان، حکیم دراوردی محمد، عمرو بن طلحہ، اسباط، سماک، عکرمہ،

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مُبارکہ کے وقت فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم! ہم ایڑیوں کے بل نہیں پھریں گے جب کہ ہمیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور خدا کی قسم! اگر آپ

رحلت فرما جائیں تو میں تا حینِ حیات اس بات پر لوگوں سے جنگ کروں گا جس پر آپ نے جنگ کی ہے،

خدا کی قسم! میں آپ کا بھائی ولی وارث اور چچا کا بیٹا ہوں اور مجھ سے زیادہ اس امر کا کون مستحق ہے۔

## ساتویں حدیث

**راویان:۔ فضل بن سہل ، ابن عفان بن مسلم، ابو عوانہ ، عثمان بن مغیرہ ابی صادق ربیعہ بن ماجد**

سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا آپ کو اپنے چچوں کے علاوہ وراثت نہیں ملی؟

اُس کے جواب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بنو عبد المطلب کو جمع فرمایا اور اُن کے لئے ایک مد طعام تیار کروایا اور سب نے کھایا حتیٰ کہ سب سیر ہو گئے مگر کھانا باقی بچ رہا اور یوں لگتا تھا جیسے اس کھانے کو کسی نے چھوا تک نہ ہو، اور پھر ایک پیالہ منگوایا جس سے سب نے شکم سیر ہو کر پیا مگر پیالہ ایسے ہی بھرا ہوا تھا جیسے کسی نے اُسے مس بھی نہ کیا ہو پھر آپ نے فرمایا یا نبی عبد المطلب مجھے تمہاری طرف بالخصوص اور دوسروں کی طرف بالعموم مبعوث فرمایا گیا ہے اور بے

شک تم نے اس معجزے کو دیکھا تو کیا تم میں سے کوئی اس امر میں میرا ساتھ دیتا ہے؟ تا کہ وہ میرا بھائی ساتھی اور وارث بنے مگر کوئی شخص بھی نہ اٹھا تو میں اٹھا اس وقت میری عمر چھوٹی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔

اور پھر آپ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا اور میں ہر مرتبہ اٹھتا رہا اور آپ مجھے بٹھاتے رہے حتیٰ کہ میں تیسری مرتبہ کھڑا ہوا تو آپ نے میرے ہاتھ پر تھپکی دے کر ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے چچوں کے برعکس اپنے اس چچازاد کو وارث بنایا ہے۔

## آٹھویں حدیث

**راویان:. زکریا ابن یحییٰ، عبد اللہ بن نمیر مالک بن مغول، حرث بن حصین**

ابی سلیمان الجہنی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں میرے سوا اس بات کا مدعی صرف وہی ہو سکتا ہے جو کذاب اور افترا پرداز ہو۔

ابی سلیمان الجہنی کہتے ہیں پس مجھے خبر دی گئی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اللہ کے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور

محبوب ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔

# نویں حدیث

راویان:۔ بشر بن ھلال ،جعفر بن سلیمان یزید الرشک، مطرف بن عبد اللہ

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول االلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور علی میرے بعد تمام مومنوں کا ولی اور مددگار ہے۔

# اس حدیث میں ابی اسحق کے رواۃِ اختلاف کا ذکر

# دسویں حدیث

راویان:۔ احمدبن سلیمان ، ابو اسحاق، حبشی بن جنادہ سلوی،

حبشی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں امام نسائی فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ ابواسحٰق نے بزار کی روایت بیان کی ہے۔

## گیارھویں حدیث

راویان:. احمد بن سلیمان، عبد الله، اسرائیل، ابی اسحق

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول االلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کوفرمایا کہ میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے۔

## بارھویں حدیث

راویان:. قاسم بن یزید مخزومی، اسرائیل، ابی اسحاق، هبیره بن مریم،

حضرت ہانی بن ہانی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر تے ہیں کہ جب ہم مکہ معظّمہ سے گزر رہے تھے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی چچا جان چچا جان کہتی دوڑتی ہوئی آئی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اسے پکڑ لیا اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو اٹھالیں۔

اس سلسلہ میں جعفر و علی اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مابین جھگڑا شروع ہو گیا حضرت علی فرماتے تھے کہ یہ لڑکی میرے چچا کی بیٹی ہے اسے میں اپنے پاس رکھوں گا حضرت جعفر فرماتے تھے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی بھی

ہے اور میری بیوی اس کی خالہ بھی ہے حضرت زید فرماتے تھے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے جب یہ قصہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکی اپنی خالہ کے پاس رہے گی کیونکہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون علیہما السلام اور میں تجھ سے ہوں اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ تم خلق اور خُلق میں مجھ سے مشابہ ہو اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اے زید تم ہمارے بھائی اور مولا ہو۔

# علی میری جان کی طرح ہے

## فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

راویان:۔ عباس بن محمد الدوری احوص بن جواب یونس بن اسحق ابی اسحاق زید بن یشیغ

حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنور ربیعہ کو انتباہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہاری طرف ایسا شخص آئے گا جو میری جان کی طرح ہے وہ میرا حکم تم پر نافذ کرے گا اور لڑنے والوں کو قتل کرے گا اور تمہاری اولاد کو قیدی بنائے گا پس میں اس تعجب ہی میں تھا کہ حضرت عمر میرے پیچھے سے میرے کمرے میں آ دھمکے ہیں نے کہا اس سے مراد آپ کا ساتھی ہے انہوں نے پوچھا کون؟ میں نے کہا جوتا مرمت کرنے والا انہوں نے کہا جوتوں کی مرمت تو علی کرتا ہے۔

# علی کیلئے فرمانِ مصطفی کہ تو میرا امین اور صفی ہے

## راویان حدیث!

ذکریا بن یحیی ، ابن ابی عمرو بن ابی مروان، عبد العزیز، یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد ، محمد نافع بن عجیز

اپنے باپ سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی تو میرا صفی اور میرا امین ہے میرا قرض یا میں ادا کروں گا یا علی ادا کرے گا

راویان حدیث، احمد بن سلیمان اسمعیل ابی اسحق

جناب حبشی بن جنادہ سلولی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں میرا قرض کوئی نہیں ادا کرے گا مگر میں خود ادا کروں گا یا علی ادا کرے گا۔

# اپنا پیغام میں خود پہنچاؤں گا یا علی فرمان رسول

راویان حدیث ! احمد بن سلیمان ، اسمعیل ،

ابی اسحاق ، حبشی

ابن جنادہ سلولی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں میرا پیغام کوئی نہیں پہنچائے گا مگر میں اور علی

## حضرت علی کو سورہ براۃ دے کر بھیجنا

## پہلی حدیث

راویان :۔ محمد بن بشار ،عفان عبد الصمد حماد بن سلمہ سماک بن حرب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورۃ براۃ دے کر بھیجا اور پھر اُن کو واپس بُلا کر فرمایا کہ اسے نہیں پہنچائے گا کوئی شخص مگر وہ جو میرے اہل سے ہو پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بُلا کر سورۃ براۃ انہیں عطا کر دی،

## دوسری حدیث!

راویان:۔ عباس بن محمد الدوری ابو نوح قداد یونس بن ابی اسحق ،ابی اسحق

زید بن سبیع حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں

کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ براۃ دے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل مکہ کی طرف بھیجا پھر حضرت علی کو اُن کے پیچھے بھیجا کہ وہ مکتوب ان سے خود لے لیں اور اہل مکہ کی طرف جائیں۔

فرمایا کہ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی للہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور ان سے وہ خط لے لیا پس حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غم ناک حالت میں واپس آ گئے

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی آیت نازل ہوئی ہے؟

آپ نے فرمایا نہیں بلکہ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس پیغام کو یا تو میں خود پہنچاؤں یا میرے اہل بیت پہنچائیں۔

## تیسری حدیث!

**راویان: . ذکریا بن یحییٰ ، عبد اللہ ابن عمر ،اسباط، قطر ، عبد اللہ بن شریک عبد اللہ بن اقیم**

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورۃ براۃ دے کر بھیج یہاں تک کہ وہ راستے پر تھے کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج کہ وہ سورۃ براۃ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واپس لے لیں پھ حضرت علی نے حضرت ابو بکر سے سُورۃ واپس لی تو حضرت ابو بکر نے ۱۲۱

بات کا غم اپنے دل میں محسوس کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کوئی نہیں پہنچائے گا مگر میں خود یا وہ شخص جو مجھ سے ہو،

## چوتھی حدیث!

**راویان:. اسحاق بن ابراهیم راهویه موسیٰ بن طارق، ابی صالح ،عبد الله بن خثیم ، ابی زبیر،**

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعرانہ سے واپس آئے تو آپ نے حضرت ابوبکر کو حج کے لئے روانہ کیا ہم بھی آپ کے ساتھ تھے یہاں تک کہ مقام عرج پر صبح کی نماز کے لئے کپڑا بچھایا پس جب تکبیر کے لئے کھڑے ہوئے تو عقب سے بلبلاہٹ کی آواز سُنی چنانچہ تکبیر میں توقف کیا گیا کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ مبارکہ جدعا کے بلبلانے کی آواز تھی۔

ہم نے خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی حج کے لئے تشریف لے آئے ہیں لہذا آپ کی معیّت میں نماز ادا کی جائے تو جب اس اونٹنی سے اتر کر حضرت علی تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا کہ علی آپ امیر ہیں یا ایلچی؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا امیر نہیں بلکہ پیامبر ہوں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے بھیجا ہے کہ مواقف حج میں لوگوں پر سورت براۃ تلاوت کروں

پس ہم مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو ایام ترویہ سے قبل ایک روز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے ان سے گفتگو کی اور مناسک حج بیان کیے۔

یہاں تک کہ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کھڑے ہوئے اور آپ نے لوگوں پر سورۃ براۃ پڑھی یہاں تک کہ ختم ہو گئی۔

پس پہلے آدمی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو بتایا کہ منیٰ سے واپس کیسے آنا ہے اور رمی کیسے کرنی ہے اور انہیں مناسک حج سکھائے تو جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور لوگوں پر سُورۃ براۃ تلاوت کی حتیٰ کہ ختم ہو گئی۔

# جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ ولی ھے

## فرمانِ مصطفیٰ برائے مرتضیٰ

## پھلی حدیث

راویان ! احمد بن مثنیٰ ، یحییٰ بن معاذ ، ابو عوانہ ، سلیمان ، حبیب بن ابی ثابت طفیل :

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس آئے تو غدیر خم کے مقام پر نزول اجلال فرمایا اور لوگوں کو بھی قیام کرنے کا حکم دیا۔

اور پھر فرمایا یوں معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے بلاوا آ گیا ہے اور میں نے اس کا جواب دیا ہے اور میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں اور ایک دوسری سے بڑی ہے۔

اور وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت واہل بیت ہے اب دیکھنا کہ تم میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو یہ دونوں کبھی الگ الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر مجھے آملیں گے۔

پھر فرمایا بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں تمام مومنوں کا ولی ہوں اور پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس کا میں ولی ہوں پس اس کا یہ ولی ہے الٰہی جو اس سے دوستی رکھے اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی رکھ۔

میں نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سُنی ہے کہ ان درجات میں جو کوئی شخص بھی ہے میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس کے بارے میں اپنے کانوں سے سُنا ہے۔

## دوسری حدیث!

**راویان:۔ ابو کریب محمد بن العلاء الکوفی ، ابو معاویہ ، اعمش ،سعید بن عمیر ، ابن بریدہ**

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی زیرِ قیادت بھیجا پس جب ہم لوگ واپس آئے تو آپ نے پوچھا کہ تم نے اپنے ساتھی کہ صحبت کو کیسا پایا؟

پس میں نے اور ایک دوسرے شخص نے حضرت علی علیہ السلام کی شکایت کی اور میں نے جب سر اٹھا کر دیکھا تو وہ دوسرا شخص اہل مکہ سے تھا۔

اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رُخ انور کی طرف نظر کی تو آپ کا چہرۂ اقدس غصے سے سُرخ تھا۔

اور آپ نے فرمایا!

جس کا میں ولی ہوں اس کا علی ولی ہے۔

## تیسری حدیث

**راویان:۔ محمد بن المثنیٰ ابو احمد ، عبد المالک بن ابی عینیہ ، حکم ، سعید بن جبیر ابن عباس**

حضرت بریدہ رضی الہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی معیت میں یمن کی طرف بھیجا تو میں نے ان کی سختی دیکھی تو واپس آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی پس آپ نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا اے بریدہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

## چوتھی حدیث!

راویان :. ابو داؤد ، ابو نعیم عبد الملک بن ابی عینیہ الحکم ، سعید بن جبیر ، ابن عباس

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ یمن کی طرف گئے تو میں نے آپ کی سختی محسوس کی پس جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اس قصہ کا ذکر کیا تو آپ کے چہرۂ انور پر جلال برسنے لگا اور آپ نے فرمایا اے بریدہ کیا تو نہیں جانتا کہ میں مومنوں کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک ہوں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ زیادہ مالک ہیں تو آپ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

## پانچویں حدیث!

راویان: زکریا بن یحیی، نصر بن علی، عبد اللہ بن داؤد، عبد الواحد بن ایمن، ایمن

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولیٰ ہے۔

## چھٹی حدیث!

راویان: قتیبہ بن سعید ابن ابی عدی عوف میمون ابی عبد اللہ،

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمام مومنوں کی جانوں کا اُن سے زیادہ مالک ہوں؟

لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں بے شک آپ ہر مومن کی جان کے اُس سے زیادہ مالک اور اقرب ہیں تو آپ نے فرمایا پس جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ مولا ہیں اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ تھام لیا۔

## ساتویں حدیث!

راویان! محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ نیشا پوری احمد

بن عثمان بن حکیم عبد اللہ بن موسی ، ھانی بن ایوب ، طلحه ،

حضرت عمرو بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دوران خطبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھا ہوں کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

آپ کا یہ فرمان سُن کر چھ آدمی اٹھے اور انہوں نے اس کی امر کی گواہی دی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سُنا ہے۔

## آٹھویں حدیث !

راویان : محمد بن مثنیٰ ، محمد ، شعبه ابی اسحق.

حضرت سعید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت علی کے فرمان کے جواب میں پانچ چھ اصحاب رسول نے اس کی بات کی گواہی دی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

## نویں حدیث !

راویان : علی بن محمد بن علی قاضی المصیصه خلف ، شعبه ابی اسحاق.

حضرت سعید بن وہب کی روایت ہے کہ اس امر کی گواہی دینے والے چھ صحابہ کرام تھے اور یزید بن یشیغ نے کہا کہ حضرت علی کہ منبر کے پاس کھڑے ہو کر چھ اشخاص نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

## دسویں حدیث!

راویان: ابو داؤد ، عمران بن ابان ، شریک ، ابو اسحاق

زید بن یشیغ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں اور اس سلسلہ میں سوائے اصحاب رسول علیہ الصلوٰۃ کے کوئی شخص گواہی نہ دے کہ یوم غدیر خم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے الٰہی اس کے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے دُشمنی رکھ؟ آپ کے اس فرمان پر منبر کی طرف سے چھ آدمی اُٹھے اور انہوں نے گواہی دی کہ بے شک ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

# علی میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے

## "پہلی حدیث"

احمد بن شعیب قتیبہ بن سعید جعفر ابن سلیمان

یزید ، مطرف بن عبد اللہ ،

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر ترتیب دیا اور اس کا سپہ سالار حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مقرر کیا اور سریہ کے لئے بھیجا اسلامی لشکر فتحیاب ہوا تو مال غنیمت سے ایک کنیز کو حضرت علی نے لے لیا جسے بعض لوگوں نے ناپسند کیا اور چار اصحاب نے عہد کیا کہ اس امر کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی جائے گی۔

چنانچہ جب مسلمان اس سفر سے لوٹے تو حسب معمول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ مسلمانوں میں دستور تھا کہ جب کسی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتے۔

حضرت علی کے خلاف شکایت کرنے کا عہد کرنے والے چار اشخاص میں سے ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ نے علی کو دیکھا کہ اس نے ایسا اور ایسا کیا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بات سُنی تو اس کی طرف
سے رُخ انور کو پھیر لیا پھر دوسرے آدمی نے اٹھ کر وہی بات دہرائی تو آپ
نے اس کی طرف سے بھی چہرہ اقدس کو پھیر لیا پھر تیسرے نے بھی وہی مقالہ
دہرایا اور پھر جب چوتھے نے بھی وہی بات کی جو پہلے تین کر چکے تھے تو آپ
غضب ناک ہو گئے اور اس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے فرمایا کہ کیا
تم نہیں جانتے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام
مومنوں کا مددگار ہے۔

## دوسری حدیث!

راویان حدیث ! شعیب ، واصل بن عبد العلی کوفی
فضیل عن الجامع عبد اللہ بن بریدہ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا
اور دوسرے لشکر کے ساتھ حضرت علی کو روانہ کیا اور فرمایا کہ اگر تم اکٹھے جنگ
کرو تو علی تم سب کے سپہ سالار ہوں گے اگر الگ الگ ہو کر لڑو تو اپنے
اپنے لشکر کے امیر ہو گے پس ہم نے اہل یمن میں سے بنوزبید کے ساتھ
جنگ کی اور مشرکین پر مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی پس ہم نے لڑنے والوں کو
قتل کر دیا اور ان کی اولاد کو قید کر لیا اور حضرت علی نے قیدیوں میں سے اپنے

لئے ایک کنیز کو پسند کیا چنانچہ خالد بن ولید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس ضمن میں خط لکھا اور مجھے حکم دیا کہ میں یہ خط آپ تک پہنچاؤں حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ میں خط لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ علی نے ہمیں تکلیف پہنچائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا تو آپ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا اے بریدہ میرے لئے ہی علی سے بغض نہ رکھو کیونکہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا مددگار ہے۔

# فرمانِ نبی
# علی کو گالی دینا مجھے گالی دیناھے

## پھلی حدیث

احمد بن شعیب ، عباس بن محمد الدوری یحییٰ بن زکریا اسرائیل ابی اسحاق

حضرت ابی عبد اللہ جدلی کہتے ہیں کہ میں اُم المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی جا سکتی ہے؟

میں نے کہا سبحان اللہ یا کہا کہ اللہ اس سے پناہ دے تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو علی

کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔

## دوسری حدیث !

راویان: احمد بن شعیب عبد العلی بن واصل بن عبد العلی الکوفی جعفر بن عون ، سعد بن ابی عبد اللہ ، ابو بکر بن خالد ،

خالد بن عرفطہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ زاداللہ شرفہا دا کرا کرامہا میں دیکھا تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو گالیاں دیتے ہو؟

میں نے کہا ہم ایسا کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا!

تم شاید اس بات کو نہیں جانتے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے۔

# حضرت علی سے دوستی کی ترغیب اور عداوات سے ترھیب

## پھلی حدیث !

راویان: احمد بن شعیب ھرون بن عبد اللہ البغدادی ،الحبال ، مصعب بن مقدام قطر بن خلیفہ، ابی

الطفیل ، ابو داؤد کی حدیث کے راوی یہ ہیں محمد بن سلمان، قطر ابن الطفیل.

حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان میں جمع ہونے والے لوگوں سے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سُنی ہے بیان کرے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن لوگوں کو ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنوں کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک اور اولیٰ واقرب ہوں؟ اور آپ کھڑے تھے پھر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے الٰہی اس کے دوست سے دوستی فرما اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھ۔

ابو طفیل کہتے ہیں کہ میں اس اجتماع سے باہر آیا تو میرے دل میں اس حدیث کے متعلق خلجان تھا چنانچہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا تو شک کرتا ہے جب کہ میں نے اسے خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے اور یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔

## دوسری حدیث!

راویان احمد بن شعیب، عبد الرحمن زکریا بن

یحییٰ السجستانی، محمد بن عبد الرحیم ابراھیم، معن،

موسیٰ بن یعقوب مھاجر بن مسمار

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا اے لوگو میں تمہارا ولی ہوں؟

لوگوں نے عرض کیا آپ نے درست فرمایا ہے ؟

پھر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا کہ یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے ادائیگی کرنے والا ہے جو اس سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا جو اس سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرے گا۔

## تیسری حدیث!

راویان: احمد بن عمان بصری ابو الجوز، ابن عینیہ

عائشہ بنت سعد.

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ ارشاد کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کیا تم کو معلوم

نہیں کہ میں تمہاری جانوں کا تم سے زیادہ مالک ہوں؟

لوگوں نے جواب دیا، ہاں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درست فرمارہے ہیں۔

پھر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا، کہ جس کا میں ولی اور مددگار ہوں اس کا یہ بھی ولی اور مددگار ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا جو اس سے محبت کرے اور جو اس سے دشمنی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی کرے گا۔

## چوتھی حدیث!

روایان! احمد بن شعیب، زکریا بن یحییٰ ،یعقوب ، بن جعفر بن ابی کثیر ، مہا جربن مسمار ، عائشہ بنت سعد

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ معظّمہ زاداللہ شرفہا کے راستہ میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظّمہ تشریف لارہے تھے۔ جب آپ مقام غدیر تک پہنچے تو آپ کھڑے ہوگئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ آنے والوں اور پیچھے پیچھے آنے والے لوگوں کو اُن کی طرف واپس بھیجا جو پیچھے رہ گئے تھے۔ جب تمام لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تمہارا ولی کون ہے؟

گے تھے۔ جب تمام لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پاس جمع ہو گئے تو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تمہارا ولی کون ہے؟

لوگو نے تین مرتبہ کہا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا

ہاتھ پکڑ کر انہیں اٹھایا اور فرمایا، جس کا ولی، اللہ اور اس کا رسول ہے اس کا یہ

بھی ولی ہے۔ اے اللہ اس سے بھی محبت رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے اس

سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

## حضور کی علی کے محب کیلئے دعااور دشمن کیلئے بد دُعا

## پھلی حدیث

راویان: احمد بن شعیب ، اسحق بن ابراھیم بن راھویہ ، نضر بن شمیل ، عبد الجلیل ، عطیہ ، عبد اللہ بن بریدہ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ بغض رکھتا تھا حتیٰ کہ میں نے قریش کے ایک آدمی سے دوستی کی تو اس کی بنیاد بھی بغض علی پر تھی اس

آدمی نے میری طرف ایک سوار بھیجا تو میں نے اس کی مصاحبت بھی بغض علی پر ہی کی راوی کہتا ہے کہ ہمیں ایک قیدی ہاتھ لگا تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ آپ ہماری طرف کوئی آدمی بھیجیں جسے ہم اس کا خُمس دے دیں تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہماری طرف بھیجا اور قیدیوں میں ایک بہت اچھی خدمت گار لڑکی تھی جب آپ نے خمس لگایا تو وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کے حِصّہ میں آ گئی پھر خُمس لگایا تو وہ آل علی کے حصہ میں آ گئی پھر جب آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے سر سے قطرے گر رہے تھے ہم نے کہا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا آپ نے اس خدمت گار لڑکی کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ خمس میں آ گئی ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے حصہ میں آئی پھر آلِ علی کے حصہ میں آئی یہ سُنا تو میں نے اس سلسلہ میں جھگڑا شروع کر دیا۔

پھر حضرت علی نے حضور علیہ الصلوٰۃ کی خدمت میں چٹھی لکھی اور ہمارے ساتھ چٹھی میں لکھی گئی بات اور حضرت علی علیہ السلام کی باتوں کی تصدیق کے لئے ایک آدمی بھیجا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میں خط کا مضمون سنانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے، دونوں نے درست کہا اور میں بھی کہنے لگا کہ اس نے سچ کہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر

فرمایا، اے بریدہ کیا تو علی سے بغض رکھتا ہے؟

میں نے جواب دیا، ہاں! آپ نے فرمایا اس سے بغض نہ رکھ، اگر تو اس سے محبت رکھتا ہے تو اس کی محبت میں اور اضافہ کر دے اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ آل علی کا خمس میں حصہ دار ہونا اس خدمت گار لڑکی سے افضل ہے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مجھے حضرت علی علیہ السلام سے اور کوئی آدمی زیادہ محبوب نہ تھا عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں خدا کی قسم اس حدیث کے بیان میں میرے والد اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان اور کوئی آدمی نہیں۔

## دوسری حدیث!

راویان: احمد بن شعیب، حسین بن حریث المروزی، فضل بن موسیٰ، العمش، ابی اسحاق۔

حضرت سعد بن وہبؓ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ایک میدان میں فرمایا میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول مومنین کے ولی ہیں اور جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ بھی ولی ہے اے اللہ جو اس سے محبت رکھتا ہے اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھتا ہے اس سے دشمنی رکھ اور جو اس کی نصرت کرتا ہے اس کی نصرت

فرمار اوی کہتا ہے کہ سعید نے کہا میرے پہلو سے چھ آدمی اُٹھے زید بن منیع کہتے ہیں میرے پاس سے بھی چھ آدمی اٹھے عمر اور ذومر کہتے ہیں جس نے ان سے محبت کی اس نے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا وہ مبغض ہے اور حدیث آئندہ کے راوی اسرائیل، اسحاق، عمر زی مر ہیں۔

## تیسری حدیث!

**راویان : احمد بن شعیب ، علی بن محمد بن علی ، خلف بن تمیم، اسرائیل**

ابو اسحاق نے عمر اور ذی مر سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رحبہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے رہے تھے کہ آپ لوگوں میں کس کس نے غدیر خُم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا تھا تو لوگوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کے مولیٰ ہیں اے اللہ جو اس سے محبت رکھے اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دُشمنی رکھے اس سے دُشمنی رکھ اور جو اسے محبوب رکھے اس کو محبوب رکھ اور جو اِس سے بُغض رکھے تو بھی اُس سے بُغض رکھ اور جو اِس کی نُصرت کرے تُو بھی اس کی نصرت فرما اور مومن اور کافر کے درمیان امتیاز پیدا کر دے۔

# چوتھی حدیث!

**راویان حدیث احمد بن شعیب ، ابو کریب ، محمد بن العلاالکوفی ، ابو معاویہ ، اعمش ، عدی بن ثابت .**

جناب زر بن جیش، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس نے جنت کو پیدا کیا اور رُوح کو خلق کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے تاکیداً فرمایا ہے کہ مجھ سے صرف وہی محبت کرے گا جو مومن ہے اور مجھ سے وہی بغض رکھے گا جو مُنافق ہے۔

زر بن جیش حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مُجھے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی ہے کہ مومن مجھ سے محبت رکھے گا اور مُنافق مُجھ سے بُغض رکھے گا۔

عدی، زر سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے تاکیداً منافق فرمایا ہے کہ تُجھ سے مومن محبت رکھے گا اور مناقق بغض رکھے گا۔

# حضرت علی کی مثال فرمان رسول حدیث!

راویان:. احمد بن شعیب ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخزومی یحییٰ بن معین ، ابو حفص الابار، حکم بن مالک ، حرث بن حصین ، ابی صادق

ربیعہ بن ناجذ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! تجھ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مماثلت پائی جاتی ہے یہودیوں نے ان سے بغض رکھا یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ پر بہتان باندھا اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور انہیں وہ مقام دیا جو ان کے شایان شان نہ تھا۔

# دربارِ مصطفےٰ میں قُرب و مقام مُرتضیٰ

## "پھلی حدیث"

راویان :. احمد بن شعیب ، اسماعیل بن مسعود بصری ، شعبہ ابی اسحق

حضرت العلاء سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پُوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے تھے

جو دو لشکروں کے ٹکرانے کے دن پُشت پھیر گئے تھے پس اللہ نے ان کے گناہ کو معاف فرما دیا پھر انہوں نے لغزش کی تو انہیں شہید کر دیا گیا پھر اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ان کے بارے میں نہ پوچھئے کیا تو نہیں دیکھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ان کا کیا مقام ہے۔

## دوسری حدیث !

حدیث بیان کی احمد بن شعیب نے کہ ھلال بن العلاء نے حضرت عرارانہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ مجھے حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق کچھ بتائیں گے ؟

انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اس کے سوا آپ کو میں ان کے متعلق اور کوئی بات نہیں بتاؤں گا۔

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحد کے روز ایک عظیم گناہ کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہوں نے تمہارا ایک چھوٹا سا گناہ کیا اور تم نے انہیں قتل کر دیا۔

## تیسری حدیث!

راویان: احمد بن شعیب، احمد بن سلیمان الرھاوی عبد اللہ ، اسرائیل ، ابی اسحق

حضرت العلاء بن عرار کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور آپ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں تھے آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گھر کے سِوا مسجد میں کوئی گھر نہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھوٹا سا گناہ کیا تو تم نے اسے قتل کر دیا۔

## چوتھی حدیث!

راویان: احمد بن شعیب، اسماعیل ،بن یعقوب بن اسماعیل ، ابو موسیٰ محمد بن موسیٰ اعین ، ابی عطا

حضرت سعید بن عبید کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ان کے بارے میں، میں تجھے کچھ

نہیں بتاؤں گا لیکن ان کے گھر کی طرف دیکھ کے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں سے ہے اس آدمی نے کہا میں ان سے بغض رکھتا ہوں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ سے بغض رکھے۔

## پانچویں حدیث!

راویان: احمد بن شعیب ھلال بن العلاء بن ھلال، حسین، زھیر، اسحاق

حضرت ابوعبدالرحمٰن بن خالد بن قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہاں سے وارث ہو گئے؟ فرمایا کہ وہ ہم سب سے پہلے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ آپ سے تعلق رکھنے والے ہیں اس کی اسناد میں زید بن جبلہ نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت خالد بن قثم کے بیٹے کی بجائے خود خالد بن قثم نے بیان کی ہے۔

## چھٹی حدیث!

راویان : احمد بن شعیب، ھلال بن العلاء، ابی عبید الله بن زید ابی اسحاق

حضرت خالد بن قثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہارے دادے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں حالانکہ وہ تیرے چچا ہیں؟ تو اس نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے والے اور ہم سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق رکھنے والے ہیں۔

## ساتویں حدیث!

**راویان :. احمد بن شعیب عبدۃ بن عبد الرحیم المروزی، عمر بن محمد، یونس بن ابی اسحاق عیزار بن حریث ،**

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بلند آواز کو سُنا کہ وہ آپ سے کہہ رہی تھیں کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے زیادہ محبوب ہیں۔

یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تھپڑ مارنے کے لئے جھکے اور انہیں کہنے لگے اے بنت فلاں میں دیکھ

رہا ہوں کہ تیری آواز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے بلند ہے پس حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑ لیا اور حضرت ابو بکر غصے کی حالت میں باہر نکل گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

- اے عائشہ ! تو نے دیکھا کہ میں نے تجھے کیسے ایک آدمی سے ہدایت دلوائی ہے اس کے بعد پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت طلب کی تو اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صُلح ہو چکی تھی۔

چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا جیسے آپ نے مجھے جنگ میں شامل کیا تھا ایسے ہی مجھے صُلح میں بھی شامل فرما لیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں نے جھگڑا کیا تھا۔

## آٹھویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ، محمد بن آدم، بن سلیمان المصیصی، ابن عینیه، عینیه

حضرت جمیع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گیا اور میں اس وقت نو عمر تھا میں نے آپ کے سامنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ذکر کیا

تو آپ نے فرمایا میں نے کسی مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں

ان سے زیادہ محبوب نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی عورت کو اُن کی بیوی سے زیادہ

آپ کے ہاں محبوب دیکھا ہے،

## نوویں حدیث!

راویان: احمد ب شعیب، عمر و بن علی بصری،

عبد العزیز بن خطاب وو ثقه، محمد بن اسماعیل بن رجاء

الزبیدی م ابی اسحاق شیبانی،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے

ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گیا میں نے پس پردہ آپ

سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا تو مجھ سے

اس آدمی کے متعلق پوچھتا ہے؟

میں نہیں جانتی کہ کوئی آدمی ان سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو محبوب ہو اور نہ ہی کوئی عورت ان کی بیوی سے زیادہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہے۔

## دسویں حدیث!

راویان: احمد بن شعیب، زکریا بن یحییٰ، ابراھیم

بن سعد، شاذان، جعفر، حمزہ، عبد لله بن عطا

حضرت ابن بریدہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی میرے باپ کے پاس آیا اور اُس نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون تھا ؟

تو میرے باپ نے کہا عورتوں میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مردوں میں سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

## گیارھویں حدیث !

راویان : محمد بن مسلمہ ، عبد الرحیم ، زید ، حرث، ابی زرعہ بن عمرو بن جریر ،

حضرت عبداللہ بن یحیٰی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سُنا میں ہر شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں جاتا ہوں اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو سبحان اللہ کہہ کر داخلے کی اجازت دے دیتے تو میں گھر میں داخل ہو جاتا اور اگر نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت دے دیتے اور میں داخل ہو جاتا۔

## بارھویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب، زکریا بن یحییٰ، محمد بن عینیہ وابو کامل ، عبد الواحد بن زیاد ، عمار بن القعقاع بن حرث عکی، ابی زرعہ ، عمرو بن جریر

حضرت عبداللہ بن یحیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ سحری کے وقت مجھے ایک ایسی ساعت میسر تھی جس میں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلا جاتا اگر آپ نماز میں ہوتے تو سبحان اللہ کہہ دیتے اور اگر نماز میں نہ ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرمادیتے،

# اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف مغیرہ کا بیان

## تیرھویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ،محمد بن قدامہ مصیصی، جریر ، مغیرہ، حرث، ابی زرعہ بن عمرو بن جریر،

حضرت عبداللہ بن یحیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے سحری کے وقت ایک ایسی ساعت میسر تھی جس میں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلا جاتا تھا جب میں آپ کے پاس آتا تو اجازت طلب کرتا اگر میں آپ کو نماز پڑھتے پاتا تو آپ سبحان اللہ کہہ دیتے اور اگر فارغ ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرمادیتے۔

## چودھویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب، محمد بن عبید بن محمد الکوفی، ابن عباس، مغیرہ، حرث العکی،

حضرت ابی یحییٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رات اور دن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانے کے لئے دو ساعتیں میسر تھیں۔ جب میں رات کو جاتا تو آپ میرے لئے کھانس دیتے شرجیل بن مدرک نے اس کی اسناد میں مخالفت کی ہے اور کھانسنے کے متعلق موافقت کی ہے۔

## پندرھویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ، قاسم بن زکریا بن دینار ، ابو اسامہ ، شر جیل ابن مدرک الجعفری ،

عبد اللہ بن بحر الحضرمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا لوٹا اٹھایا کرتے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں وہ مقام حاصل ہے جو مخلوقات میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں پس میں ہر روز سحری کے وقت آپ کے پاس آتا تھا اور کہتا تھا السلام علیک یا نبی اللہ اگر آپ کھانس دیتے تو میں اپنے گھر واپس لوٹ جاتا ورنہ آپ کے پاس چلا جاتا۔

## سولھویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب، محمد بن بشار، ابو

المساور ، عوف بن عبد الله

عبد اللہ بن عمرو بن ہند الجملی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگتا ہوں تو مجھے دیا جاتا ہے اور جب میں سکوت اختیار کرتا ہوں تو مجھ سے ابتداء فرماتے ہیں۔

## سترھویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب، محمد بن المثنیٰ ، ابو معاویہ ، اعمش، عمرو بن مرة

جناب ابو البختری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب میں مانگتا ہوں تو مجھے دیا جاتا ہے اور جب میں خاموش رہتا ہوں تو مجھ سے ابتداء کی جاتی ہے۔

## اٹھارویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ، یوسف بن سعید، حجاج بن خدیج ، ابو حرب،

ابو الاسود اور ایک دوسرے آدمی نے جناب زاذان سے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا خدا کی قسم جب میں مانگتا ہوں تو مجھے دیا جاتا ہے اور جب میں خاموش اختیار کرتا ہوں تو مجھ سے آغاز کیا جاتا

ہے۔

# مُرتضٰے بر شانہ مصطفٰے
# خصوصیت حیدر کرار

## پھلی حدیث !

**راویان : احمد بن شعیب ، احمد بن حرب، اسباط، نعیم ابن حکیم المدائنی ،**

ابو مریم نے کہا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا یہاں تک کہ ہم کعبہ شریف میں آ گئے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے کندھوں پر چڑھ گئے اور میں آپ کو لے کر اُٹھ کھڑا ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری کمزوری کو دیکھا تو مجھے فرمایا علی بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے کندھوں سے اُتر کر میرے لئے بیٹھ گئے اور مجھے فرمایا کہ میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ۔

میں آپ کے کندھوں پر سوار ہو گیا تو آپ مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خیال آیا کہ میں آسمان کے کنارے تک پہنچا ہوا ہوں پس میں کعبہ پر چڑھ گیا وہاں تانبے یا

پیتل کا ایک مجسمہ پڑا ہوا تھا میں اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کرنے لگا یہاں تک کہ میں کامیاب ہو گیا حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اسے پھینک دو میں نے اسے پھینک دیا اور وہ مجسمہ شیشے کی طرح چور چور ہو گیا پھر میں نیچے اترا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں دوڑنے لگے یہاں تک کہ ہم اس خوف سے کہ ہمیں کوئی آدمی نہ مل جائے گھروں کے پیچھے چھپ گئے۔

حضرت علی کی وہ خصوصیت جو اولین و آخرین میں سے کسی کو حاصل نہیں

# جگر گوشۂ رسول سیّدہ فاطمۃ الزھرا سے شادی

## حدیث اوّل !

روایان : احمد بن شعیب، جریر بن حریث ،فضل بن موسی ، حسین بن واقد ،

حضرت عبد اللہ بن یزید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے متعلق نکاح کا پیغام دیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ ابھی وہ چھوٹی ہیں پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام نکاح دیا تو آپ نے ان کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کردی۔

## دوسری حدیث !

راویان : ابو سعید اسماعیل بن مسعود، حاتم بن وردان ، ایوب السجستانی ،ابی یزید المدنی

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

حضرت فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصتی میں شامل تھی جب میں صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت ام ایمن نے آپ کے لئے دروازہ کھولا جب عورتوں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سُنی تو اُٹھنے کے لئے حرکت کرنے لگیں،

آپ نے فرمایا میں نے اچھا کیا ہے ہم ایک طرف ہو کر بیٹھ گئیں حضرت اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ میں ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے لئے دعا فرمائی پھر آپ پر پانی چھڑکا پھر آپ باہر نکلے تو آپ نے سیاہی دیکھی آپ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا اسماء فرمایا بنت عمیس؟ میں نے جواب دیا ہاں فرمایا تو بھی حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصتی میں شامل تھی تو اس کا اکرام کرتی ہے میں نے جواب دیا ہاں تو آپ نے میرے لئے دعا فرمائی۔

## تیسری حدیث!

**راویان : احمد بن شعیب ،ز کریا بن یحیٰ محمد بن سدران ، سھیل بن جلاد العدی ، ابن سواد سعید بن ابی**

عروبہ ، ایوب السجستانی ، عکرمہ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی مبارک حضرت علی علیہ السلام سے کی تو جو چیزیں آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ بھیجیں وہ یہ تھیں ایک بنی ہوئی چار پائی اور ایک تکیہ جس کے اندر چھال بھری ہوئی تھی اور ایک مشکیزہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ بطحاء سے ریت لاکر گھر میں بچھادی گئی اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جب تک میں نہ آؤں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بات نہ کرنا پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت ام ایمن باہر نکلیں تو آپ نے فرمایا میرے بھائی کو اطلاع کرو ام ایمن نے کہا کہ وہ یعنی حضرت علی آپ کے بھائی کیسے ہوئے آپ نے تو ان کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی ہے فرمایا وہ میرا بھائی ہے پھر آپ دروازے کی طرف آئے تو آپ نے سائے کو دیکھ کر دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟

اس نے جواب دیا میں اسماء بنت عمیس ہوں آپ نے ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے اکرام کے لئے آئی ہو یہودیوں میں رواج تھا کہ جب کسی کی بیوی اس کے ہاں جاتی تو غم محسوس کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ایک طباق منگوایا اور اس میں اپنا لعاب دہن مبارک شامل فرمایا پھر اس پر تعوذ پڑھی اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلا کر آپ کے چہرے سینے اور کہنیوں پر اس پانی کو چھڑکا پھر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنا کو بلایا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حیا کے باعث اپنے کپڑوں میں لڑکھڑاتی ہوئی تشریف لائیں تو آپ نے ان پر بھی پانی چھڑکا اور جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا تھا وہی انہیں فرمایا پھر فرمایا اے بیٹی خدا کی قسم میں نے اپنے اہل میں سے بہترین آدمی کے ساتھ تمہاری شادی کی ہے پھر آپ کھڑے ہو گئے اور باہر تشریف لے گئے۔

## چوتھی حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ، عمار بن بکار بن راشد ، احمد بن خالد

محمد بن عبد اللہ بن ابی نجع اپنے باپ سے حضرت امیر معاویہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب کا ذکر کیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خدا کی قسم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ملنے والے ان تین خصائص میں سے حضور رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے ایک بھی فرمایا ہوتا تو میرے نزدیک یہ محبوب ترین بات ہوتی۔

جب آپ نے تبوک سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس کیا تو فرمایا کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ تم مجھے اس طرح ہو جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے تو یہ بات مجھے زمانے بھر سے عزیز ہوتی یا آپ نے مجھے وہ بات کہی ہوتی جو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو خیبر کے روز فرمائی تھی کہ میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا" اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا اور وہ فرار اختیار کرنے والا نہیں ہے" تو یہ بات بھی مجھے زمانے بھر سے محبوب ہوتی یا ان کی بیٹی کی شادی مجھ سے ہوتی اور میرے ہاں اس سے اولاد ہوتی تو وہ مجھے زمانے بھر سے عزیز تر ہوتی۔

﴿ناممکن چیز کی خواہش رکھنا بیکار ہے۔ مترجم﴾

# پہلی حدیث!

راویان:۔ محمد بن بشار ، عبد الوھاب ، محمد بن عمرو ابی سلمه

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تشریف لائیں اور آپ کو اس حال میں دیکھ کر رونے لگیں آپ نے ان کے کان میں سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں پھر وہ آپ پر جھکیں تو آپ نے سرگوشی کی تو وہ مسکرا دیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا سے ان سرگوشیوں کے متعلق پوچھا تو آپ نے مجھے بتایا جب میں آپ پر جھکی تو آپ نے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سے آپ مجھے سب سے پہلے ملیں گی اور یہ کہ میں مریم بنت عمران کے سوا تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں تو میں سر اٹھا کر مسکرا دی،

## دوسری حدیث!

راویان: علال بن بشیر، محمد ابن خلف موسیٰ بن یعقوب، ھاشم بن ھاشم

حضرت عبد اللہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں پھر ان سے کوئی بات کی تو وہ مسکرا دیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد ان سے رونے اور مسکرانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے

جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ میں مریم بنت عمران کے بعد جنتی عورتوں کی سردار ہوں۔

## تیسری حدیث !

راویان :۔ اسحاق بن ابراھیم بن مخلد بن راھویه ، جزیر یزید بن زیاد ، عبد الرحمن بن ابی نعیم ،

حضرت ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مریم بنت عمران کے سوا جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

# سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا
# کی
# اُمّت کی عورتوں پرسرداری! مسلّمہ احادیث

## پہلی حدیث

راویان ! محمد بن منصور الطوسی زھیری محمد بن عبد اللہ ابو جعفر محمد بن مروان ابو حازم ،



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورا دن باہر تشریف نہ لائے جب شام ہوئی تو ہم میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ہمیں یہ بات بہت شاق گذری ہے کہ آج دن بھر آپ کی زیارت نہ کر سکے آپ نے فرمایا کہ آسمان کے ایک فرشتہ نے ابھی تک میری زیارت نہ کی تھی اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کے لئے اجازت طلب کی اور مجھے اس نے یہ اطلاع اور بشارت دی کہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری امت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنین کریمین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

## دوسری حدیث!

**راویان : احمد بن سلیمان الفضل بن زکریا، زکریا فراس شعبی مسروق،**

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلتی ہوئی تشریف لائیں تو آپ کے چلنے کا انداز حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا تھا آپ نے فرمایا یری بیٹی خوش آمدید پھر آپ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں پہلو میں بٹھالیا پھر ان سے کوئی خفیہ طور پر بات کی تو وہ رو پڑیں پھر آپ نے ان سے کوئی خفیہ بات کی تو آپ مسکرا دیں۔

میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ میں نے

آج کی طرح کوئی خوشی غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی اور میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے کیا کہا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کو افشا کرنے والی نہیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے اس بات کے متعلق پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے خفیہ طور پر یہ بات بتائی تھی کہ جبریل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک بار قرآن کریم دہرایا کرتے تھے مگر اس سال انہوں نے دو دفعہ قرآن کریم دہرایا ہے ہمیں معلوم ہو رہا ہے کہ ہمارے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور ہمارے اہل بیت میں سے آپ سب سے پہلے ہمیں ملیں گی اور ہم تمہارے لئے سب سے بہتر پہلے جانے والے ہیں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں یہ بات سن کر رو پڑی پھر آپ نے فرمایا کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ تو اس امت کی عورتوں یا مومنین کی عورتوں کی سردار ہے؟ آپ فرماتی ہیں کہ پھر میں مسکرا دی۔

## تیسری حدیث!

راویان :. محمد بن معمر بحرانی ابو داؤد ابو عوانہ فراس شعبی ،

حضرت مسروق کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ سید فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدل چلتی ہوئی تشریف لائیں خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال سے ملتی تھی یہاں تک کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچ گئیں آپ نے فرمایا میری بیٹی خوش آمدید پھر آپ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں پہلو میں بٹھا لیا پھر آپ کے کان میں کوئی سرگوشی کی تو آپ بہت روئیں اس کے بعد آپ نے پھر ان کے کان میں کچھ کہا تو آپ مسکرادیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں سے آپ کو سرگوشی کے لئے مخصوص کیا ہے اور آپ سے کیا کہا ہے ؟

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز افشا نہیں کرسکتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوگیا تو میں نے آپ سے کہا میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دے کر پوچھتی ہوں جس کا آپ پر حق ہے کہ آپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا سرگوشی کی تھی؟ تو آپ نے فرمایا اب میں بتائے دیتی ہوں پہلی دفعہ آپ نے یہ سرگوشی کی کہ جبریل ہر سال میرے ساتھ ایک دفعہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال آپ نے میرے ساتھ

دو دور کئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اب میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے پس اللہ سے ڈریں اور صبر سے کام لیں پھر مجھے فرمایا اے فاطمہ کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ تو اس امت کی عورتوں اور دو جہان کی عورتوں کی سرادار ہو؟ تو میں مسکرا دی۔

## سیّدہ فاطمۃ الزّہرا حضور کا ٹکڑا ہیں

## پہلی حدیث!

راویان : محمد بن شعیب ، قتیبہ ،لیث، ابن ابی ملیکہ ،

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے حضرت علی ابن ابی طالب کے ساتھ اپنی بیٹی کے نکاح کی اجازت طلب کی ہے میں اس کی ہرگز اجازت نہیں دوں گا پھر کہتا ہوں کہ میں اس کی اجازت نہیں دوں گا سوائے اس کے کہ علی ابن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دینے اور اُن کی بیٹی سے نکاح کرنے کے ارادے کا اظہار کرے فاطمہ تو میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے قلق و اضطراب میں ڈالتی ہے وہ بات مجھے بھی

مضطرب کرتی ہے اور جو چیز اُسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے رسول کو ایذاء دی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

# ناقلین کے اختلاف کا بیان

## دوسری حدیث

**راویان : احمد بن سلیمان ، یحییٰ بن آدم ، بشر بن سری ، لیث بن سعید، ابن ابی ملیکہ،**

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ میں نے مکہ میں منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے حضرت علی ابن ابی طالب کے ساتھ اپنی بیٹی کے نکاح کی اجازت طلب کی اور میں اس کی اجازت نہیں دوں گا سوائے اس کے کہ علی ابن ابی طالب میری بیٹی کو چھوڑنا اور ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہے پھر فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جو بات اُسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے اور جو بات اسے مضطرب کرتی ہے وہ مجھے بھی مضطرب کرتی ہے اور ابن ابی طالب کے بس کی بات نہیں کہ وہ خدا کے نبی کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی کے درمیان اتفاق کرا دے۔

## تیسری حدیث!

**راویان : احمد بن شعیب ، حرث بن مسکین، سفیان**

عمرو ، ابن ابی ملیکه

مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

## چوتھی حدیث!

راویان : محمد بن خالد ، بشر بن شعیب ، شعیب زھری ، علی بن حسین

مسور بن مخرمہ نے علی بن الحسین کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور میرے گوشت کا لوتھڑا ہے۔

## پانچویں حدیث!

راویان : عبد الله بن سعد بن ابراهیم بن سعد ،ابی، ولید بن کثیر ، محمد بن عمرو بن طلحه،ابن شهاب، علی بن حسین ،

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو اپنی بلوغت کے زمانہ میں اس منبر پر فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔

# حسنین کریمین رسول اللہ کے بیٹے دُنیا کی خُوشبو جنت کے جوانوں کے سردار ھیں۔

## پھلی حدیث!

راویان:

احمد بن بکار حرانی ، محمد بن سلمه، اسحاق ، یزید بن عبد الله بن قسیطه، اسامه بن زید،

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی آپ میرے داماد اور میرے بیٹوں کے باپ ہیں، تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

# حسنین میرے بیٹے ھیں

## دوسری حدیث

راویان: قاسم بن زکریا بن دینار، خالد بن مخلد موسیٰ ابن یعقوب زمعی ، عبد الله بن ابی بکر بن زید بن

مھاجر مسلم بن ابی سھیل نبال حسن بن اسامہ بن زید بن حارثہ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ میں کسی کام کے لئے رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا آپ کسی چیز پر چادر لپیٹے ہوئے باہر تشریف لائے میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تشریف فرما ہونے کے بعد میں اپنی حاجت بیان کر چکا تو میں نے دریافت کیا کہ آپ کس چیز پر چادر لپیٹے ہوئے ہیں آپ نے چادر ہٹائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرات حسنین آپ کی دونوں رانوں پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ تجھے علم ہے کہ میں ان سے دونوں سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت رکھ۔

## جنت کے جوانوں کے سردار

### تیسری حدیث!

راویان : عمرو بن منصور ابو نعیم ، یزید بن مردانیہ عبد الرحمن بن ابی نعیم ،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت حسن و حسین علیہما السلام جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

## چوتھی حدیث !

**راویان : احمد بن حرب ابن فضیل ،یزیدعبد الرحمن ابی نعیم ،**

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ حسنین کریمین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں آپ نے کسی کو بھی اس سے مستثنیٰ نہیں کیا۔

## پانچویں حدیث !

**راویان : یعقوب بن ابراھیم ، محمد بن آدم ، مروان حکم بن عبد الرحمن ابن ابن نعم ،نعم**

حضرت ابو سعید خدری ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسنین کریمین عیسیٰ ابن مریم خالہ زاد اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کے سِوا تمام نوجوانان بہشت کے سردار ہیں۔

# حسنین میری خوشبو ہیں

## چھٹی حدیث

راویان : محمد بن عبد الاعلی صنعانی ، خالد، اشعث،حسن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا یا جب کبھی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتا تو جناب حسن وحسین آپ کے پیٹ مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور آپ فرماتے کہ اس اُمّت میں یہ میری خوشبو ہیں۔

## میری دُنیا کی خُوشبو

### ساتویں حدیث !

راویان : ابراھیم بن یعقوب جرجانی، وھب بن جریر ، محمد بن عبد الله ابی یعقوب

ابن ابی نعم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس تھا تو ان کے پاس ایک آدمی نے آکر پوچھا کہ اس کے کپڑے میں مچھر کا خون لگ گیا ہے اور اس نے اس میں نماز پڑھی ہے؟ حضرت ابن عمرؓ نے پوچھا آپ کون ہیں؟

اس نے جواب دیا میں اہل عراق میں سے ہوں آپ نے فرمایا اس

آدمی کی طرف دیکھو یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور میں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے اس بیٹے اور اس کے بھائی یعنی وہ حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کے بارے میں سُنا ہے کہ یہ دونوں میری دنیا کی خوشبو ہیں۔

## علی و فاطمہ رسول اللہ کے عزیز و محبوب ہیں

راویان : حدیث ! زکریا بن یحییٰ بن ابی عمر ، سفیان ، ابی بحیح

ابی بحیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے کوفہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مجھ سے منگنی کی اور پھر مجھ سے ان کی شادی کر دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ؟ تو فرمایا وہ مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہے اور تو مجھے اس سے زیادہ عزیز تر ہے۔

# جو اپنے لئے مانگا وہ علی کے لئے مانگا فرمانِ رسول

## پہلی حدیث !

راویان : عبد الاعلی بن واصل بن عبد الاعلی، علی بن ثابت ، منصور ابن الا سود ،یزید بن ابی زیاد ،سلیمان بن عبداللہ ، حرث ، جدہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا آپ نے میرے پہلو کے ساتھ ٹیک لگائی پھر مجھے اپنے کپڑے سے ڈھانپ دیا جب آپ نے دیکھا کہ میں تندرست ہو گیا ہوں تو آپ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ پھر تشریف لائے اور کپڑا اٹھا کر فرمایا علی کھڑے ہو جاؤ میں کھڑا ہو گیا اور میں بیماری سے ٹھیک ہو چکا تھا گویا اس سے پہلے مجھے کوئی بیماری ہی نہ تھی آپ نے فرمایا نماز میں ، میں نے جو چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مانگی ہے اس نے مجھے دی ہے اور جو چیز میں نے اپنے لئے مانگی ہے وہ تیر[illegible]

بھی مانگی ہے۔

## دوسری حدیث!

جعفر الاحمر نے اختلاف اسناد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یزید بن ابی زیاد سے عبداللہ بن حرث نے یہ روایت بیان کی ہے۔

قاسم بن زکریا بن دینار کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بتایا کہ مجھے درد ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھے اپنی جگہ پر کھڑا کر دیا اور اپنے کپڑے کا ایک کونہ مجھ پر ڈال کر نماز میں مصروف ہو گئے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا علی کھڑے ہو جاؤ تم تندرست ہو گئے ہو اب تمہیں کوئی خوف نہیں میں نے اپنے لئے جس چیز کی دعا کی ہے تیرے لئے بھی ویسی ہی دعا کی ہے اور میں نے جس چیز کے متعلق دعا کی ہے وہ قبول ہو گئی ہے یا آپ نے فرمایا کہ وہ چیز مجھے دے دی گئی ہے جو میں نے اپنے لئے اور تیرے لئے مانگی ہے یاں البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

## حضور کا حضرت علی کو مخصوص کرنا

## پہلی حدیث!

راویان : احمد بن حرب، قاسم، ابن یزید ، ابو سفیان

اسحاق ،ناصیہ بن کعب الا سدی ،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ آپ کی محبت میں مستغرق آپ کے چچا انتقال کر گئے ہیں ان کی تدفین کون کرے گا آپ نے فرمایا تم خود کرو گے اور واپس آنے تک کوئی نیا کام نہ کرنا دفنانے کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا اور آپ نے ایسی دعائیں کیں کہ روئے زمین پر مجھے ان سے زیادہ خوش کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

## دوسری حدیث !

راویان : محمد بن مثنیٰ ، ابی داؤد ، فضیل ابو معالی ، العشبی ،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس واپس آیا تو آپ نے مجھے ایک بات کہی کہ اگر مجھے اس کے بدلے میں تمام دنیا بھی مل جاتی تو میں اسے پسند نہ کرتا۔

# حضرت علی سے گرمی اور سردی دور ھونے کی خصوصیت

## پھلی حدیث!

**راویان : محمد بن یحییٰ بن ایوب بن ابراهیم محمد بن یحییٰ ابراهیم صائغ ، ابی اسحاق همدانی**

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شدید گرمی میں ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ سردی کا لباس زیب تن کئے ہوئے تھے اور سردی میں ہمارے پاس آئے تو گرمی کا لباس پہنے ہوئے تھے پھر آپ نے پانی منگوا کر پیا اور اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کیا جب وہ گھر کو لوٹ گئے تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ نے امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ سردیوں میں ہمارے پاس آئے تو گرمیوں کا لباس پہنے ہوئے تھے اور گرمیوں میں تشریف لائے تو سردیوں کا لباس زیب تن کئے ہوئے تھے ابو لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نہ سمجھ سکا کہ یہ کیا معاملہ ہے چنانچہ وہ اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کا ہاتھ پکڑے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور جو بات اس نے کی تھی وہ آپ کی خدمت میں عرض کر دی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیجا تو میں شاید آشوب چشم میں مبتلا تھا آپ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک لگا کر فرمایا اپنی آنکھیں کھولو میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو اس وقت تک انہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور آپ نے میرے لئے دعا فرمائی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کی

تکلیف کو دور فرما دے پس مجھے آج کے دن تک سردی اور گرمی کی کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

## حضور کا حضرت علی سے مشورہ اور امت سے تخفیف

راویان حدیث : . محمد بن عبد الله بن عمار ، قاسم حرمی ، سفیان ، عثمان، ا بن مغیرہ سالم ، علی بن علقمه

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب آیت کریمہ، یا ایھا الذین آمنو اذا نا جیتم الر سول فقد موا بین یدی نجو اکم صد قةً۔

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا انہیں حکم دو کہ صدقہ دیں عرض کیا یا رسول اللہ کتنا صدقہ دیں فرمایا ایک دینار عرض کیا وہ اتنی طاقت نہیں رکھتے۔

فرمایا نصف دینار عرض کیا اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے فرمایا پھر کتنا عرض کیا ایک جَو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا،

أ شفقتم ان تقد موا بین یدی نجو اکم صد قات

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میری وجہ سے اس

امت سے تخفیف ہوئی ہے۔

# بد بخت ترین آدمی کا بیان

راویان حدیث: . محمد بن وهب بن عبد الله بن سماک محمد بن سلمه ابن اسحاق یزید بن محمد بن خثیم ، محمد بن کعب قرظی ، محمد بن خثیم،

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم غزوۃ العشیرۃ میں جو بطن ینبع میں ہے دونوں ساتھی تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لائے تو آپ نے ایک ماہ تک قیام فرمایا نیز آپ نے وہاں پر بنی مدلج اور ان کے حلیفوں سے جو بنی ضمرۃ سے تھے مصالحت کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا اے ابوالیقظان کیا تمہارے لئے ممکن ہے کہ ہم بنی مدلج کے اس گروہ کے پاس ہو آئیں جو اپنے ایک چشمے میں کام کر رہے ہیں تو ہم ان کے پاس ہو آتے ہیں چنانچہ ہم وہاں گئے اور کچھ دیر ان کے کام کو دیکھتے رہے پھر ہمیں نیند آنے لگی تو میں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے چل دیئے یہاں تک کہ ہم کھجور کے چھوٹے درختوں کے سائے اور بنجر زمین میں لیٹ گئے اور سو گئے خدا کی قسم ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جگایا آپ ہمیں اپنے پاؤں سے ہلا رہے تھے اور جس بنجر زمین پہ ہم

سوئے اس سے ہمارے جسم خاک آلود ہو گئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا اے ابوتراب تجھے کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے یہ بات آپ پر مٹی دیکھ کر فرمائی۔

پھر آپ نے فرمایا کیا میں تم کو دو بد بخت ترین آدمیوں کے متعلق بتاؤں؟

ہم نے عرض کیا ! ہاں یارسول اللہ ضرور بتایئے

فرمایا ! ثمود کا احمیر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں اور دوسرا وہ شخص ہے جو اے علی تجھے شہید کرے گا اور آپ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا یہاں تک کہ اس سے یہ کھوپڑی تر ہو جائے گی اور آپ نے اپنی ریش مبارک کو پکڑا یعنی سر سے خون بہہ کر داڑھی کو تر کر دے۔

# حضور کو سب سے آخر میں ملنے والے شخص کا بیان

## پہلی حدیث !

راویان : ابو الحسن علی بن حجر مروزی ، جریر مغیرہ ،

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے آخر میں ملاقات کرنے والے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں،

## دوسری حدیث !

راویان : محمد بن قدامہ ، جریر مغیرہ ام موسی

ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھا کر بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے آخر میں ملاقات کرنے والے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ تھے آپ نے مزید فرمایا کہ جس صبح کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال مبارک ہوا اس دن آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھجوایا آپ فرماتی ہیں میرا خیال ہے آپ کا پیغام بھجوانا کسی ضرورت کے باعث تھا۔

کیونکہ آپ نے تین بار پوچھا کہ علی آ گئے ہیں؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم طلوع آفتاب سے قبل تشریف لائے چنانچہ جب وہ آئے تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ کو ان سے کوئی کام ہے، ہم گھر سے باہر نکل گئیں ہم ان دنوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہتی تھیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گھر سے نکلے والوں میں سب سے آخر پر تھی پھر میں

دروازے کے پیچھے بیٹھ گئی اور میں ان سب سے دروازے کے زیادہ قریب تھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے اوپر جھکے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنے والوں میں سب سے آخری آدمی تھے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سرگوشیاں فرمائیں اور رازکی باتیں کہنے لگے۔

## علی تو تنزیل قرآن کی طرح تاویل قرآن پر بھی جنگ کریگا

راویان: احمد بن شعیب اسحاق بن ابراھیم و محمد بن قدامه، حرب، اعمش، اسماعیل بن رجا، رجاء.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کی نعلین مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا آپ نے اسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بڑھا دیا اور فرمایا یقیناً تم میں وہ آدمی موجود ہے جو لوگوں سے تاویل قرآن پر اسی طرح جنگ کرے گا جیسے اس نے تنزیل قرآن پر کی ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ آدمی میں ہوں؟

فرمایا ! نہیں

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں ہوں؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ جوتا مرمت کرنے والا ہے۔

## حضرت علیؓ کی نصرت کی ترغیب

راویان حدیث : یوسف بن عیسیٰ فضیل بن موسیٰ اعمش ابی اسحاق

حضرت سعید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے بیٹھنے کی کھلی جگہ میں فرمایا میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں اور جس کا میں ولی

ہوں اس کا یہ ﷺ حضرت علی ﷺ ولی ہے اے اللہ جو اس سے محبت رکھتا ہے اس
سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھتا ہے اس سے دشمنی رکھ اور جو اس کی
نصرت کرتا ہے اس کی مدد فرما۔

سعید کہتے ہیں کہ میرے پہلو سے چھ آدمی اُٹھے اور حارثہ بن نصر
کہتے ہیں کہ چھ کھڑے ہوئے اور زید بن یثیغ کہتے ہیں کہ میرے پاس سے
چھ آدمی کھڑے ہوئے

اور عمرو ذومر کہتے ہیں جو اس سے محبت رکھتا ہے میں اس سے محبت
رکھتا ہوں اور جو اس سے بغض رکھتا ہے میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔

# حضرت عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا

## پھلی حدیث !

راویان : عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن و زهری
غندر، شعبه ، خالد ، سعید بن ابی حسن ، ام سعید،

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

## دوسری حدیث !

راویان : شعبہ ، ایوب، خالد، حسن ابو الحسنیہ راوی ابو داؤد کے ہیں

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

## تیسری حدیث !

راویان : ابن عون حسن حمید،بن مسعدہ ، یزید، ابن زریع ابن عون

حسن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ غزوۂ خندق کے روز آپ لوگوں کو دودھ عطا کر رہے تھے اور آپ کے سینے کے بال مٹی سے اٹے ہوئے تھے آپ فرماتی ہیں خدا کی قسم میں نہیں بھولی آپ نے فرما رہے تھے اے اللہ

اصل بھلائی تو آخرت کی ہے پس تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے آپ فرماتی ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے تو فرمایا ابن سمیہ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

## چوتھی حدیث !

راویان : احمد بن شعیب محمد بن عبد الاعلیٰ خالد بن عنز

حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مکہ معظمہ میں یوم خندق کی تالیف کا ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو دودھ عطا کر رہے تھے اور آپ کے بال غبار سے اَٹے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے اے اللہ اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے پس انصار ومہاجرین کو بخش دے اور حضرت عمار ابن سمیہ آئے تو فرمایا تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

## پانچویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ، نضر ابن شمیل ، شعبہ ابی سلمہ ابی نضرہ ابو سعید خدری ،

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر سے غبار کو صاف کرتے ہوئے حضرت عمار

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اے ابن سمیہ عنقریب تجھے باغی گروہ قتل کر دے گا۔

## چھٹی حدیث!

راویان : احمد بن سلیمان، یزید ، العوام ، الا سود بن مسعود حنظلہ بن خویلد

حنظلہ بیان کرتے ہیں کہ میں امیر معاویہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس دو آدمی حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کے بارے میں جھگڑا کرتے ہوئے آئے ان میں سے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ میں نے اُسے قتل کیا ہے تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ تم دونوں میں سے ایک اپنے آپ کو اپنے ساتھی سے اچھا سمجھے گا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ عمار تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

شعبہ نے اختلاف اسناد کرتے ہوئے کہا۔

عن العوام عن رجل عن حنظلة بن سوید

حضرت حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر لایا گیا تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

## ساتویں حدیث!

راویان : احمد بن شعیب ، محمد بن قدامہ ، جریر ،

اعمش ، عبد الرحمن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ اے عمار تجھے باغی گروہ قتل کرے گا ابومعاویہ نے اس روایت کو اعمش سے روایت کیا ہے۔

## آٹھویں حدیث !

راویان : عبد الله بن محمد ابو معاویه الا عمش بن عبد الرحمن بن ابی زیاد احمد بن شعیب عمر و بن منصور شیبانی سفیان، الا عمش عبد الرحمن بن ابی زیاد

حضرت عبداللہ بن الحرث بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت معاویہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا اے معاویہ کیا تو نے وہ بات نہیں سُنی جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ اسے باغی گروہ نے قتل کیا ہے۔

تو حضرت معاویہ نے کہا تو ہمیشہ اپنی بات میں باطل پر ہوگا کیا ہم نے اُسے قتل کیا ہے؟ اسے تو ان لوگوں نے قتل کیا ہے جو اسے ہمارے پاس لائے تھے۔

# ایک خارجی گروہ نکلے گا خارجیوں کو قتل کرنے والا گروہ حق پر ہوگا ﴿فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم﴾

## پہلی حدیث

راویان : محمد بن مثنی عبد العلی ، دائود ابی نضرہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اور اس خارجی گروہ کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں فریقوں میں حق کے بہت زیادہ قریب ہوگا۔

## دوسری حدیث

راویان : احمد بن شعیب، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ قتادہ ،

حضرت ابوسعید دخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا کہ لوگوں میں ایک خارجی گروہ نکلے گا ان کے قتل پر وہ گروہ متصرف ہوگا جو دونوں میں سے بہتر ہوگا۔

# تیسری حدیث

راویان : احمد بن شعیب، قتیبه بن سعید، ابو عوانه، قتاده ابی نضره

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت دو فرقوں میں بٹ جائے گی اس کے درمیان سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اور خارجی گروہ کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں حق کے بہت زیادہ قریب ہوگا۔

# چوتھی حدیث

راویان : احمد بن شعیب عمرو بن علی ، یحیی ابو نضره

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت دو گروہوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اسے وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں میں سے حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

# پانچویں حدیث

راویان : احمد بن شعیب، سلیمان بن عبد الله بن عمرو، بهز ، قاسم ، ابن الفضل ، ابو نضره ،

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کے دو گروہوں میں بٹ جانے کے وقت ایک خارجی گروہ نکلے گا دونوں گروہوں میں جو گروہ حق کے زیادہ قریب ہوگا وہ اس سے جنگ کرے گا۔

## چھٹی حدیث

راویان : احمد بن شعیب ،محمد بن عبد العلی ، معتمر ابی ابو نضرہ،

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کا ذکر کیا کہ وہ لوگوں کے بٹ جانے کے وقت نکلیں گے ان کی علامت سر منڈانا ہوگی وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے وہ لوگ بہت بُرے یا بدترین مخلوق ہوں گے انہیں وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا راوی کہتا ہے کہ آپ نے ایک اور بات بھی فرمائی کہ میرا دین اس کا دین ہوگا اور کہا کہ اے اہل عراق تم نے انہیں قتل کیا ہے۔

## ساتویں حدیث

راویان : عبد العلی بن واصل بن عبد العلی ، محاضر بن المورع اجلح حیب ضحاک المشرقی، سعید بن

جبیر ، میمون بن شعیب، ابو البحتری ، والو ضاح، الھمدانی

حسن العربی،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفرماتے ہوئے سُنا کہ اس امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے پھر آپ نے ان کے صوم وصلوٰۃ اوزکوۃ کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ وہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگوں کے دوگروہوں میں بٹ جانے کے وقت نکلیں گے اور ان سے وہ گروہ جنگ کرے گا جو اقرب الی الحق ہوگا۔

# خارجیوں سے جنگ کرنا حضرت علی کی خصوصیت

## پھلی حدیث!

راویان : یونس، ابن شھاب ابو سلمه عبد الرحمن،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کچھ تقسیم فرمارہے تھے کہ آپ کے پاس ذوالخویصرہ آیا جو بنوتمیم کا ایک آدمی ہے اس نے کہا

یا رسول اللہ انصاف سے کام لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں انصاف نہیں کرتا تو کون انصاف کرے گا؟ اگر میں نے انصاف سے کام نہ کیا تو میں غائب وخاسر ہو جاؤں گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس کے قتل کی اجازت دیجئے فرمایا اسے چھوڑ دو اس کے کچھ ساتھی ہوں گے جن کے سامنے تم اپنے صوم وصلوۃ کو حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا اور وہ لوگ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے شکار میں سے تیر پس وہ اس کے پر کو دیکھتا ہے تو اس میں خون وغیرہ کوئی چیز نہیں پاتا پھر وہ اس کی نوک کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا پھر اس کے پیکان کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا وہ گوبر اور خون سے آگے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی ایک سیاہ فام آدمی ہے جس کا ایک بازو عورت کے پستان یا چبائے ہوئے گوشت کی طرح ہے وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف خُروج کریں گے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اور یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے جنگ کی اور میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے اس آدمی کی تلاش کا حکم دیا تلاش کے بعد وہ آدمی مل گیا تو اسے آپ کے پاس لایا گیا یہاں تک کہ میں نے اس کی وہ تمام صفات دیکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق بیان کی

تھیں۔

## دوسری حدیث!

راویان : محمد بن المصطفی بن بھلول ولید بن مسلم، قتیبہ بن ولید ، اوزاعی ، زھری ، ابی سلمہ، ضحاک

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے تو ذوالخویصرہ تمیمی نے کہا یارسول اللہ انصاف سے کام کیجئے آپ نے فرمایا تیرا برا ہو اگر میں انصاف نہیں کرتا تو کون عدل کرے گا ؟

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔

یارسول اللہ! مجھے اس کے قتل کی اجازت دیجئے

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اس کے کچھ ساتھی ہیں جن کے سامنے اپنے صوم وصلوٰۃ کو تم نبظر حقارت دیکھو گے اور وہ لوگ دین دے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کا ایک آدمی اپنے تیر کے پر کو دیکھتا ہے تو گوبر اور خون سے آگے کوئی چیز نہیں پاتا وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے ان کی نشانی ایک سیاہ فام اور بڑی آنکھ والا آدمی ہے

جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان یا چبائے ہوئے گوشت کی طرح ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے مقتولوں کی طرف آدمی بھیجا تو اس نشانی والا ایک آدمی لایا گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کے متعلق بیان کی تھی۔

## تیسری حدیث!

راویان : حرث بن مسکین ابن وهب عمرو بن حرث بکر بن اشج بکر بن سعید ،

عبد اللہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حروریوں نے خروج کیا تو وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے کہا " لا حکم الا الله " حکم صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کلمہ حق سے باطل مراد لیا جا رہا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کی صفت بیان کی ہے اور میں جانتا ہوں کہ وہ صفت ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جو زبان سے حق بات کہتے ہیں لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جاتی ان میں مخلوق الہی میں سے مبغوض ترین آدمی وہ سیاہ فام شخص ہے جس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن یا

پستان کے سرے کی طرح ہے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان

سے جنگ کی تو آپ نے فرمایا اس آدمی کو تلاش کرو لوگوں نے تلاش کیا تو

انہیں کچھ پتہ نہ چلا آپ نے فرمایا دوبارہ جا کر تلاش کرو خدا کی قسم میں نے

جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی مجھے دو یا تین بار جھٹلایا جائے گا پھر لوگوں نے اسے

ایک ویرانے میں پایا تو اسے لا کر آپ کے سامنے رکھ دیا عبداللہ کہتے ہیں کہ

میں حضرت علی کے اس فرمان اور ساتھیوں کو حکم دینے کے وقت موجود تھا۔

## چوتھی حدیث!

راویان : احمد بن شعیب محمد بن معاویہ ابن یزید

علی بن هشام ، اعمش ، خیثمہ ،

حضرت سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سُنا کہ جب میں تمہیں اپنے متعلق بتاؤں تو جنگ ایک

چال ہے۔ اور جب میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے

کوئی بات بتاؤں تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جھوٹ

بولنے کی نسبت آسمان سے نیچے گر پڑنا زیادہ محبوب ہے میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ آخری زمانے میں ایک نوعمر اور بے

وقوف قوم اٹھے گی وہ مخلوق کو اچھی باتیں بتائے گی وہ لوگ قرآن کو پڑھیں

گے ان کا ایمان ان کی شہ رگ سے نیچے نہیں جائے گا وہ دین سے یوں نکل

جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے تم انہیں جہاں پاؤ قتل کر دو ان کے قتل کرنے کا اجر اس شخص کے اجر کے برابر ہے جس نے انہیں قیامت کے روز اللہ کے ہاں قتل کیا۔

# راویان حدیث کے متعلق ابو اسحاق کے اختلاف کا بیان

## پھلی حدیث !

راویان: . احمد بن سلیمان ،قاسم بن زکریا عبد الله اسرائیل ، ابی اسحاق ،

سوید بن غفلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے ایک قوم پیدا ہوگی وہ لوگ قرآن پڑھیں گے اور قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ہر مسلمان کے لئے ان سے جنگ کرنا فرض ہے،

یوسف بن ابی اسحاق نے راویوں کے اختلاف بیان کرتے ہوئے ابی اسحاق اور سوید بن غفلہ کے درمیان عبدالرحمن للہ مروان کو داخل کیا ہے،

## دوسری حدیث!

**راویان: زکریا بن یحییٰ محمد بن العلاء ابراهیم بن یوسف ، یوسف، اسحاق، ابی قیس ازدی**

سوید بن غفلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی وہ لوگ قرآن پڑھیں گے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ہر مسلمان کے لئے ان سے لڑنا فرض ہے ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈاتے ہوں گے۔

## تیسری حدیث!

**راویان ! احمد بن شعیب ، محمد بن بکار حرانی مخلد اسرائیل ، ابراهیم العلی ،**

طارق بن زیاد کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خوارج کی طرف نکلے آپ نے انہیں قتل کرنے کے بعد فرمایا تلاش کرو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایک قوم پیدا ہو گی جو حق بات کہے گی مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں گزرے گی وہ حق سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے نکل جاتا ہے ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ فام اور ہاتھ کٹا آدمی ہوگا اس کے ہاتھ پر سیاہ بال

ہوں گے اسے تلاش کروا گر وہ وہی ہے تو تم نے مخلوق کے بدترین آدمی کو قتل کر دیا ہے اور اگر وہ نہیں ہے تو تم نے لوگوں سے بہتر آدمی کو مار دیا ہے، ہم رو پڑے پھر آپ نے فرمایا تلاش کرو، ہم نے تلاش کر کے اس ٹنڈے کو پالیا پس ہم سجدے میں گر گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہمارے ساتھ ہی سجدے میں گر گئے سوائے اس کے کہا " یتکلمون کلمة "

## چوتھی حدیث!

راویان : حسن بن مدرک یحییٰ بن حماد ابو عوانه ،

ابوسلیمان الجہنی کہتے ہیں کہ میں جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ ایک آدمی کو پچھاڑ رہے تھے میں نے کہا اس کی کیا بات ہے فرمایا کیا سب کی؟ پس جب جنگ نہروان ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حروریوں کو قتل کیا جس وقت آپ ان سے جنگ کے لئے نکلے تو آپ نے پستان والے کو نہ پایا آپ نے چکر لگایا تو اسے اپنی دونوں پنڈلیوں کے درمیان پایا اور فرمایا خدا کے رسول نے سچ فرمایا ہے اور مجھے مسکنہ نے بتایا کہ پستان کے سرے کے اگلے حصے میں تین بال تھے۔

## پانچویں حدیث

راویان : علی بن منذر ابی عاصم بن کلیب الحرمی .

کلیب الحرمی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا جس نے سفر کا لباس پہنا ہوا تھا اس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور لوگ آپ سے باتیں کر رہے تھے اس آدمی نے کہا امیر المومنین کیا آپ مجھے گفتگو کی اجازت دیں گے؟ آپ نے اس کی طرف کوئی التفات نہ کیا اور مصروف گفتگو رہے وہ شخص ایک آدمی کے پاس بیٹھ گیا تو اس نے پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا کہ میں عمرہ کے لئے جا رہا تھا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے میری ملاقات ہوگئی آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے علاقے میں پیدا ہوئے ہیں جنہیں حرور کہا جاتا ہے میں نے جواب دیا کہ حرور مقام پر پیدا ہوئے ہیں اور اسی نام سے معروف ہیں تو آپ نے فرمایا خوشخبری ہو اسے جو تم میں سے وہاں حاضر ہوگا اگر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہیں گے تو ان کے متعلق تم لوگوں کو بتادیں گے میں حضرت علی سے ان کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اجازت طلب کرنے والا کہاں ہے پس آپ نے اسے بھی وہ بات بتائی جو انہیں بتائی تھی آپ نے

فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں گیا اور آپ کے پاس سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور کوئی آدمی نہ تھا آپ نے

مجھے فرمایا علی تیرا اور اس قوم کا کیا حال ہے جو ایسی اور ایسی ہے میں نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا مشرق سے ایک قوم نکلے گی وہ قرآن کو پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان میں ایک ٹنڈا آدمی ہے اس کا ہاتھ حبشی عورت کے پستان کی طرح ہے حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں نے تمہیں اس کے متعلق بتا دیا ہے؟

لوگوں نے جواب دیا ہاں بتا دیا ہے فرمایا میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ ان میں ہے لوگوں نے جواب دیا نہیں آپ نے فرمایا پس تم نے میرے پاس آ کر مجھے بتایا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے میں اللہ کی قسم کھا کر تم سے کہتا ہوں کہ وہ انہی لوگوں میں ہے پھر تم اسے میرے پاس گھسیٹتے ہوئے لائے جیسا کہ میں تمہارے پاس اس کی نشانی بیان کی تھی انہوں نے کہا ہاں اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔

## چھٹی حدیث!

راویان محمد بن العلاء ابو معاویہ اعمش زید ابن وھب

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ نہروان ہوئی تو آپکی خارجیوں سے مڈ بھیڑ ہوئی مگر وہ آپ کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکے یہاں تک کہ نیزے مار مار کر اُن سب کو ہلاک کر دیا پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پستان جیسے ہاتھ والے کو تلاش کرو تلاش کے باوجود جب وہ نہ ملا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ جھٹلایا جاؤں گا اسے تلاش کرو تلاش کرنے پر وہ ایک گڑھے میں پڑا ہوا مل گیا اس پر مقتولوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی جس کے ہاتھ پر بلی کی مونچھوں کی طرح بال ہیں وہاں پڑا ہوا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور اس بات سے بہت متعجب ہوئے

## ساتویں حدیث!

راویان : عبد الا علیٰ بن واصل بن عبد الا علیٰ فضل بن وکین موسیٰ بن قیس حضرمی سلمہ بن کھیل .

زید ابن وہب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دبرخان کے پل پر خطبہ دیا اور فرمایا کہ مجھے ایک خارجی گروہ کے متعلق بتایا گیا ہے جو مشرق کی طرف سے نکلے گا اور ان میں ایک آدمی ہوگا جسے ذو الثدیہ کہا جائے گا پس آپ نے ان سے جنگ کی حروریوں نے ایک دوسرے سے کہا اس نے تمہیں حرور کی جنگ کی طرح واپس لوٹا دیا ہے پس

انہوں نے ایک دوسرے کو نیزے مارے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا انہوں نے نیزے توڑ دیئے ہیں پس انہوں نے چکر لگایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر میں سے بارہ یا تیرہ آدمی مارے گئے آپ نے فرمایا ٹنڈے کو تلاش کرو اور یہ ایک سرد دن کی بات ہے لوگوں نے کہا ہم تو اس بات کی طاقت نہیں رکھتے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چتکبرے خچر مبارک پر سوار ہوئے اور فرمایا یہ ہے وہ زمین ان لوگوں میں اسے تلاش کرو پس اسے نکالا گیا آپ نے فرمایا نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ میں جھٹلایا جاؤں گا کام کرو اور رُک جانے پر اکتفاء نہ کرو اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ آپ لوگ کام چھوڑ دیں گے تو میں تمہیں وہ بات بتاتا۔ جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے کرایا ہے میں نے یمن میں کچھ لوگوں کو دیکھا انہوں نے کہا امیر المومنین وہ کیا فیصلہ ہے فرمایا ان کے لئے ہے۔

## آٹھویں حدیث !

راویان : عباس بن عبد العظیم ، عبد الرازق عبد الملک بن ابی سلیمان سلمہ بن کھیل ،

ابن وہب کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس

لشکر میں شامل تھا جو خارجیوں کی طرف گیا تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ عنقریب میری اُمت میں ایک قوم پیدا ہوگی وہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر تمہاری قرأت اور نماز، روزہ ان کی قرأت اور نماز، روزوں سے کوئی نسبت نہ رکھیں گے وہ قرآن پڑھیں گے اور خیال کریں گے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا، حالانکہ وہ پڑھنا ان کے لئے وبال جان اور عذاب بن جائے گا قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اگر اُس لشکر کو جو ان سے لڑنے جارہا ہے، یہ علم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کی زبان سے ان کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے تو وہ اسی عمل پر توکل کر بیٹھتے، اس قوم کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہے جس کا بازو تو ہے مگر کہنی سے ہاتھ تک کا حصہ موجود نہیں اور اس کا بازو عورت کے پستان کی بھٹنی کی طرح ہے جس پر سفید بال ہیں،

سلمہ کہتے ہیں کہ زید نے مجھے ایسی جگہ اتارا کہ ہم پل پر سے گزرے، زید کہتے ہیں کہ ہماری اور خوارج کی مڈبھیڑ ہوئی تو خوارج کا لیڈر عبداللہ بن وہب الرسبی تھا، اس نے انہیں کہا کہ اپنے نیزے پھینک دو اور میانوں سے تلواریں نکال لو، پس لوگوں نے انہیں نیزے سے مارا اور بعض نے بعض کو قتل کیا اور سوائے دو آدمیوں کے کسی کو کوئی گزند نہ پہنچا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اس میں ٹنڈے کو تلاش کرو، مگر وہ نہ ملا حضرت

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنفس نفیس اٹھ کر گئے ، یہاں تک کہ ایسے مقتولوں کے پاس آئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے، فرمایا، انہیں کھینچو، لوگوں نے اسے زمین کے ساتھ لگے ہوئے مقتولوں کے ساتھ پایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا کہ خدا کے رسول نے سچ فرمایا اور پہنچایا ہے ، عبیدہ یمانی نے آپ کے پاس آ کر کہا !

امیر المومنین اس ذات کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے کہا میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے یہاں تک کہ اس نے آپ سے تین بار حلف کا مطالبہ کیا اور آپ اس بارے میں حلف اٹھاتے رہے۔

## نویں حدیث!

راویان: . قتیبہ بن سعید ابن عدی ، ابن عون

محمد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم تکبر نہ کرتے تو میں تمہیں بتاتا کہ ان لوگوں کے ساتھ لڑنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے کیا وعدہ کیا ہوا ہے میں نے کہا! کیا آپ نے یہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے سُنی ہے؟ آپ نے فرمایا! ہاں ربّ کعبہ کی قسم میں نے یہ بات آپ سے سُنی ہے۔

## دسویں حدیث!

**راویان : احمد بن شعیب ، اسماعیل بن مسعود معتمر بن سلیمان محمد بن سیرین،**

عبیدہ سلمانی کہتے ہیں کہ جب میں ان لوگوں کے پاس آیا جنہیں جنگ نہروان میں زخم لگے تھے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان میں تلاش کرو اگر یہ اس قوم میں سے ہیں جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذِکر فرمایا ہے تو اِن میں ایک ٹنڈا آدمی ہوگا یا چھوٹے ہاتھ والا آدمی ہوگا ہم اس کے پاس آئے اور ہم نے اسے پالیا پس ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُس کے متعلق بتایا۔

جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا! اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اگر وہ اترا نہ جائیں۔ تو میں انہیں وہ بات ضرور بتاتا جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے جنگ کرنے والوں کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے کیا ہے میں نے کہا آپ نے وہ فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے؟ آپ نے تین بار رب کعبہ کی قسم اٹھا کر فرمایا ہاں میں نے خود سُنا ہے۔

## گیارھویں حدیث!

راویان : محمد بن عبید ،ابو مالک عمرو بن قیس منهال بن عمرو ،

زر بن جیش سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفرماتے سُنا کہ میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑ دی ہے اگر میں نہ ہوتا تو اہل نہروان اوراہل جمل سے جنگ نہ ہوتی اور اگر مجھے یہ خوف دامن گیر نہ ہوتا کہ تم عمل کرنا چھوڑ دو گے تو میں تمہیں اس فیصلے کے متعلق بتا تا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے اس آدمی کے بارے میں فرمایا ہے جو ان کی ضلالت کو دیکھتے ہوئے اور اس ہدایت کا عرفان رکھتے ہوئے ان سے لڑتا ہے جس پر ہم قائم ہیں۔

## خارجی حضرت علی کی جن باتوں کو نا پسند کرتے تھے

حضرت ابن عباس کا مناظرہ

## پهلی حدیث

راویان : عمر بن علی عبد الرحمن بن مهدی عکر مه ب عمار ابو زمیل

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حروریوں نے خروج کیا تو وہ دراہم میں الگ ہو کر بیٹھ گئے ان کی

تعداد چھ ہزار تھی میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھیں میں اس قوم کے پاس جا کر ان سے گفتگو کرتا ہوں آپ نے فرمایا مجھے تمہاری جان کے متعلق خدشہ ہے ابن عباس فرماتے ہیں کہ دو پہر کے وقت جب کہ وہ قیلولہ کر رہے تھے میں ان کے پاس گیا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور کہنے لگے آپ کا آنا کیسے ہوا؟

میں نے جواب دیا کہ میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اور آپ کے داماد کے پاس سے آیا ہوں ان پر قرآن نازل ہوا وہ تم میں سے اس کی تاویل کے زیادہ عالم ہیں تم میں ان کے مقابلے کا ایک آدمی بھی نہیں کہ میں تم تک وہ باتیں پہنچاؤں جو وہ کہتے ہیں اور جو تم کہتے ہو اسی کو اچھا سمجھتے ہو مجھے بتاؤ کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کبار اور آپ کے چچا زاد بھائی سے کیوں ناراض ہو؟ انہوں نے کہا کہ تین باتوں کی وجہ سے ہم ان سے ناراض ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ تین باتیں کون سی ہیں؟

خارجی! ایک یہ کہ انہوں نے امر الٰہی میں آدمیوں کو حکم بنایا جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان الحکم الا للہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حکم نہیں حکم اور آدمیوں کی کیا شان ہے؟

حضرت ابن عباس! یہ تو ایک بات ہوئی؟

خارجی! دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے جنگ کی ہے مگر نہ تو کسی

کو قیدی بنایا اور نہ غنیمت لی ہے اگر مخالفین کافر ہیں تو ان سے ان کا مال چھیننا چاہیئے تھا اور اگر وہ مومن ہیں تو ان سے جنگ کرنا جائز نہیں۔

حضرت ابن عباس ! یہ دو باتیں ہوئیں تیسری بات کون سی ہے

خارجی ! تیسری بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لفظ مٹا دیا ہے تو امیر الکافرین ہوئے۔

حضرت ابن عباس ! ان تین باتوں کے علاوہ بھی تمہارے پاس کوئی بات ہے؟

خارجی ! ہمارے لئے یہی تین باتیں کافی ہیں۔

حضرت ابن عباس ! اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ سے وہ باتیں سناؤں جن سے تمہاری باتوں کی تردید ہوتی ہے تو کیا تم اسے پسند کرو گے۔

خارجی !ہاں ہم یہ باتیں پسند کریں گے

حضرت ابن عباس ! تمہارا یہ کہنا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے امر الٰہی میں آدمیوں کو حکم ثالث بنایا ہے تو میں تمہیں قرآن مجید سے سُناتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حکم چوتھائی درہم کی قیمت میں آدمیوں کے حکم میں تبدیل فرما دیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ اس کے متعلق فیصلہ کریں۔

یا ایھا الذین آمنوا لاتقتلوا الصید و انتم حرم ومن

قتلہ منکم متعمدا فجزا مثل ما قتل من النعم
یحکم بہ ذوا عدل منکم ﴿الآیۃ﴾

ترجمہ!

یعنی اے مومنو! حالت احرام میں شکار کو قتل نہ کرو تو
جس نے جان بوجھ کر اسے مارا تو اس کے بدلہ کے
متعلق تم میں انصاف کرنے والے فیصلہ کریں گے
میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا خرگوش یا
اس قسم کے شکار کے متعلق انسانوں کا فیصلہ افضل ہے
یا ان کے اپنے خون اور آپس کی خرابیوں کے دور
ہونے کے بارے میں ان کا حکم اچھا ہے اور تم جانتے
ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ خود فیصلہ کر سکتا ہے اور
اسے اس بات کی حاجت نہیں کہ وہ اسے انسانوں
کے حکم میں تبدیل فرمادے؟

خارجی ! ہاں انسانوں کا فیصلہ افضل ہے۔

حضرت ابن عباس ! اللہ تعالیٰ مرد اور اس کی بیوی کے
متعلق فرماتا ہے۔

وان خفتم شقاق بینهما فا بعثوا حکما من اهله
وحکما من اهلها ان یریدا اصلاحا یو فق الله

بينهما.

ترجمہ!

میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ
آپس کی اصلاح اور خون کی حفاظت کے بارے میں
انسانوں کا فیصلہ کرنا افضل ہے یا عورت کے بارے
میں تم اس بات کو چھوڑتے ہو؟

خارجی !ہاں انسانوں کا فیصلہ افضل ہے۔

حضرت ابن عباس !تمہارا یہ کہنا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جنگ کی اور کسی کو قیدی نہیں بنایا اور نہ ہی غنیمت لی ہے کیا تم اپنی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قیدی بنانا چاہتے ہو اور اس کے لئے بھی وہی چیز حلال قرار دیتے ہو جو اس کے غیر کے لئے حلال قرار دیتے ہو حالانکہ وہ تمہاری ماں ہے۔

اگر تم یہ کہو کہ جو چیز ہم ان کے غیر سے حلال سمجھتے ہیں ان سے بھی حلال سمجھتے ہیں تو تم کافر ہو اور اگر تم کہو کہ وہ ہماری ماں نہیں ہیں تو پھر بھی تم کافر ہو اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔

النبی اولیٰ بالمومنین من انفسهم و ازواجه امهاتهم



ترجمہ!

یعنی نبی مومنوں کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ

اقرب واولیٰ ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں

اس صورت میں تم دو ضلالتوں کے درمیان گھوم رہے ہو پس ان

ے نکلنے کا راستہ اختیار کرو اور بتاؤ کہ کیا تم اس بات کو چھوڑ رہے ہو؟

خارجی! ہاں ہم ان باتوں کو چھوڑتے ہیں۔

حضرت ابن عباس !اب رہا تمہارا یہ قول کہ حضرت علی کرم اللہ

ہہ الکریم نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لفظ مٹا دیا ہے تو میں تمہیں وہ

ت بتاتا ہوں جس سے تم راضی ہو گے اور میں جانتا ہوں کہ تم نے بھی سُنا ہو

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ میں مشرکین سے مصالحت

تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا کہ یہ بات لکھو جس پر

مد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصالحت کی ہے تو مشرکوں نے کہا خدا

کی قسم ایسا نہ ہوگا ہم نہیں جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اگر ہم آپ کو خدا

کا رسول جانتے تو آپ کی اطاعت کرتے پس محمد رسول اللہ کی بجائے محمد بن

عبد اللہ لکھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی رسول اللہ کے

الفاظ مٹا دیجئے اور کہا کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں تیرا رسول ہوں اے علی

اسے مٹا دیجئے اور لکھئے یہ وہ بات ہے جس پر محمد بن عبد اللہ نے مصالحت کی

ہے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے بہتر ہیں انہوں نے اپنے نام سے رسول اللہ کا لفظ مٹا دیا لیکن ان کا اس لفظ کو مٹانا آپ کی نبوت کو ختم نہیں کر دیتا کیا تم اس بات کو بھی چھوڑتے ہو؟

خارجی ! ہاں ہم اس بات کو بھی چھوڑتے ہیں۔

پس ان میں سے دو ہزار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس واپس آ گئے اور باقی ماندہ باغی ہی رہے اور اپنی ضلالت پر ہی مارے گئے اور مہاجرین وانصار نے انہیں قتل کر دیا۔

# آپ کے متقدم الزکر اوصاف کی موید احادیث

## پھلی حدیث!

ککف راویان ! معاویہ بن صالح عبد الرحمن بن صالح عمرو بن هاشم الحسنی محمد بن اسحاق محمد بن کعب قرظی.

حضرت علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ اس بات کا تدارک کریں جو آپ کو نقصان پہنچا رہی ہے آپ نے فرمایا کہ میں صلح حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب تھا جب یہ بات لکھی گئی کہ یہ وہ شرائط ہیں جن پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصالحت کی ہے تو مشرکین نے کہا اگر ہم انہیں اللہ کا رسول سمجھتے تو ان سے جنگ کیوں کرتے۔ پس رسول اللہ کے الفاظ کو مٹا دیجیے۔

میں نے کہا خدا کی قسم وہ اللہ کے رسول ہیں اور خدا کی قسم تمہاری ناپسندیدگی کے باوجود میں ان الفاظ کو نہیں مٹاؤں گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا مجھے دکھاؤ میں نے آپ کو وہ الفاظ دکھائے تو آپ نے انہیں مٹا دیا پھر فرمایا کہ اے علی تجھے بھی ایسا ہی واقعہ پیش آئے گا اور تو اضطرار کی حالت میں ایسا کرے گا۔

## دوسری حدیث!

### راویان! محمد بن شعیب ، شعبہ ابی اسحاق

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مدینہ اور اہل مکہ سے مصالحت کی ابن بشار کہتے ہیں کہ اہل مکہ سے مصالحت کی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح نامہ تحریر کیا اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ لکھے مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے کہا کہ محمد رسول اللہ کے الفاظ نہ لکھئے اگر آپ رسول ہوتے تو ہم آپ سے برسر پیکار نہ ہوتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا ان الفاظ کو مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا میں تو ان الفاظ کو نہیں مٹاؤں گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ان الفاظ کو مٹا دیا اور ان سے اس بات پر صلح کی کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت تین دن کے لئے تلواریں نیام میں داخل کر کے مکہ میں داخل ہوں گے۔

## تیسری حدیث!

**راویان ! احمد بن سلیمان الرھاوی عبد اللہ بن موسی اسرائیل اسحاق**

ابوالبزار کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرہ کیا اور اہل مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا تو آپ نے ان سے یہ فیصلہ کیا کہ وہ وہاں پر تین دن قیام کریں گے جب صلح نامہ تحریر کیا گیا تو اس میں لکھا گیا کہ ان شرائط پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ ہوا ہے مشرکین نے کہا ہم آپ کے رسول ہونے کو تسلیم نہیں کرتے اگر ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا رسول سمجھتے تو آپ کو کسی چیز سے نہ روکتے بلکہ آپ تو محمد بن عبد اللہ ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور

محمد بن عبداللہ بھی ہوں پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول اللہ کے الفاظ مٹا دیجئے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواب دیا خدا کی قسم میں آپ کے نام سے یہ الفاظ کبھی نہیں مٹاؤں گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ تحریر لے لی اور ان الفاظ کو مٹا دیا آپ اچھی طرح لکھ نہیں سکتے تھے اور رسول اللہ کی جگہ محمد بن عبداللہ لکھ دیا اور لکھا کہ یہ وہ شرائط ہیں جن پر محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ تلوار کو نیام میں کر کے مکہ میں داخل ہوں گے اور اگر مکہ والوں میں سے کوئی شخص آپ کی اتباع کرے تو وہ آپ کے ساتھ نہیں جا سکے گا مکہ والوں میں سے کوئی شخص آپ کی اتباع کرے تو وہ آپ کے ساتھ نہیں جا سکے گا اگر آپ کا کوئی ساتھی وہاں قیام کرنا چاہے تو آپ اسے منع نہیں کریں گے

جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور مقررہ وقت گزر گیا تو مشرکین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اپنے آقا سے کہیئے کہ ہمارے ہاں سے چلے جائیں کیونکہ وقت ختم ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی چچا چچا پکارتی ہوئی آپ کے پیچھے آئی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا آپ چچا کی بیٹی کو لے لیجئے سیدہ فاطمہ نے اس بچی کو اٹھالیا پس حضرت علی حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس بچی کے بارے میں

جھگڑنے لگے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے اسے پکڑا ہے اور یہ میرے چچا کی بیٹی ہے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ دیا اور فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے۔

پھر ماں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تو خلق اور خلق میں مجھ سے مشابہ ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم ہمارے بھائی اور محبوب ہو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا آپ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سے شادی نہیں کریں گے؟ فرمایا وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

یحییٰ بن آدم نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ اسرائیل ابی اسحاق اور ہانی بن ہانی سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کے بارے میں ان کا جھگڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ دیا اس کی خالہ نے یا حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ اس سے شادی نہیں کریں گے۔



آپ نے فرمایا! وہ میرے لئے حلال نہیں وہ میرے رضاعی بھائی

کی بیٹی ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے آپ نے فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم ہمارے بھائی اور محبوب ہو اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے خلق اور خُلق میں مشابہ ہو۔

صلی اللہ علیٰ سید نا محمد و آلہٖ و صحبہٖ وسلم

عربی متن

# خصائصِ علی

از

حضرت **امام نسائی** رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت علامہ **صائم چشتی** رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

# ﴿قال﴾ الشیخ الا مام الحا فظ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسا ئی

## ﴿ ذکر صلاۃ ﴾

## امیر المؤ منین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

﴿أخبر نا﴾ محمد بن المثنی قال أنبأ نا عبد الرحمن أعنی ابن المهدی قال حد ثنا شعیب عن سلمة ابن کهیل قال سمعت حبة العر نی قال سمعت علیا کرم الله وجهه یقول أنا أوّل من صلی مع رسول الله صلی الله علیه وآلهٖ وسلم .

﴿اخبر نا﴾ محمد بن المثنی قال حد ثنا عبد الر حمن قال حدثنا شعبة عن عمرو بن مر ة عن ابی عمرة عن زید بن ار قم قال اول من صلی مع رسول الله صلی الله علیه وآلهٖ وسلم علی رضی الله عنه.

# ﴿ ذكر اختلاف الفاظ النا قلين ﴾

﴿اخبر نا ﴾ محمد بن المثنى قال أخبر نا محمد بن جعفر عن غندر قال حد ثنا شعبة عن عمروبن مر ة عن ابى حمزة عن زيد بن ار قم قال أوّل من أسلم مع رسول الله صلى الله عليه و آلہ وسلم على بن ابى طا لب رضى الله عنه

﴿أخبر نا﴾ عبد اللّٰه بن سعيد قال حدثناابن ادريس قال سمعت ابا حمزة مو لى الا نصار قال سمعت زيد بن ارقم يقول اول من يصلى مع رسول الله صلى الله عليه و آلہ وسلم على بن ابى طالب رضى الله عنه وقد قال فى مو ضع رضى الله عنه ،

﴿أخبر نا ﴾محمد بن عبيد بن محمد الكو فى قال حد ثنا سعيد بن خيثم عن اسد بن ودا عة عن ابى يحيىٰ بن عفيف عن ابيه عن جد ه عفيف قال جئت فى الجا هلية الى مكة و انا أر يد أن ابتا ع لا هلى من ثيابها وعطر ها فأ نبت العباس بن عبد المطلب و كان رجلا تا جر افا نا عند ه جالس حيث انظر الى الكعبة وقد حلقت الشمس فى السماء فارتفعت و ذ هبت اذ جا مشاب فر مى ببصر ه الى السماء ثم قام مستقبل الكعبة ثم لم البث الا يسير احتى جاء غلام فقام على يمينه ثم لم البث الا يسيرا حتى جا ء ت امر أ ة فقامت خلفهما فر كع الشا ب فر كع الغلام وا لمر أة فر فع الشا ب فر فع الغلام وا لمرأة فسجد الشا ب فسجد الغلام والمرأة فقلت يا عباس أمر عظيم قال العباس أمر عظيم اتد رى من هذا الشاب قلت لا قال هذا محمد بن

عبـد الـلّٰه ابن أخى أتدرى من هذا الغلام هذا على بن أخى أ تد. رى من هـذه الـمـرأة هذه خد يجة بنت خو يلد زو جته ان ابن أخى هذا أخبر نـى ان ر به رب السماء والا رض أمر ه بهذ االدين الذ ى هو عليه و لا وا للّٰه ما على الا رض كلها أحد على هذا الد ين غير هؤ لأ الثلا ثة ،

﴿حدثنا﴾ احمد بن سليمان الر ها وى قال حد ثنا عبداللّٰه بن مو سى قـال حد ثنا العلا ء بن صا لح عن المنها ل عن عمرو بن عباد بـن عبـد الـلّٰـه قـال قـال عـلى رضى اللّٰه عنه أناوأخو رسـول الـلّٰه وأنا الـصـديـق الا كبـر لا يـقو لها بعدى الا كا ذب آمنت قبل الناس سبع سنين.

## ﴿ ذكرعبادته ﴾

﴿اخبرنا﴾ على بن نذر الكوفى قال اخبرنا ابن فضل قال اخبرنا الاصلح عن عبد اللّٰه ابن الهزيل عن على رضى اللّٰه عنه قال ما أعرف أحد امن هذه الامة عبد اللّٰه بعد نبينا غيرى عبدت اللّٰه قبل أن يعبده أحد من هذه الامة تسع سنين.

## ﴿ ذكرمنزلة ﴾

## على بن ابى طالب كرم اللّٰه وجهه من اللّٰه عزوجل

﴿اخبرنا﴾هلال بن بشير البصرى قال حدثنا محمد بن خالد قال حدثنى موسى ابن يعقوب قال حدثنا مهاجربن سماربن سلمة عن عائشة بنت سعد قالت سمعت أبى يقول سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم يوم الجحفة فأخذ بيد على فخطب فحمد اللّٰه وأثنى عليه ثم قال أيها الناس انى وليكم قالوا صدقت يارسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم ثم أخذ بيد على فرفعها فقال هذا ولى ويؤدى عنى دينى وأنا موالى من والاه ومعادى من عاداه.

﴿اخبرنا﴾ قتيبة بن سعيد البلخى وهشام بن عمار الدمشقى قالا حدثنا حاتم عن بكير بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابى وقاص قال أمر معاوية سعدا فقال ما يمنعک أن تسب أبا تراب فقال اما ما ذكرت ثلاثا قالهن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم فلن أسبه

لأن يكون لی واحد ة منها أحب الی من حمر النعم سمعت رسول اللّٰہ

صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم یقول له وخلفه فی بعض مغازیه فقا ل له

علی یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم أتخلفنی مع النساء

والصبیان فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم أما ترضی أن

تکون منی بمنزلة هارون من مو سی ألا أنه لا نبوة بعدی وسمعته یقول

یوم خیبر لا عطین الرا یته غدا رجلا یحب اللّٰہ ورسوله ویحبه اللّٰہ

ورسوله فتطاو لنا الیها فقال ادعوا الی علیا فأتی به أرمد فبصق فی

عینه ودفع الرا یة الیه ولما نزلت انما یر ید اللّٰہ لیذ هب عنکم

الرجس اهل البیت و یطهر کم تطهیرا دعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه

وآلہٖ وسلم علیا و فاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هؤ لاء اهل بیتی.

﴿اخبرنا﴾ حرمی بن یو نس بن محمد الطرسوسی قال

أخبرنا أبوغسان قال أخبر نا عبد السلام عن مو سی الصغیرعن عبد

الرحمن بن سابط عن سعد قال کنت جا لسا فتنقصوا علی بن أبی

طالب رضی اللّٰہ عنه فقلت لقد سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ

وسلم یقول فی علی خصال ثلاث لان یکون لی واحدة منهن أحب

الی من حمرالنعم سمعته یقول انه منی بمنزلة هرون من موسی الا ا نه

لا نبی بعدی وسمعته یقول لا عطین الرایة غدا رجلا یحب اللّٰہ

ورسوله ویحبه اللّٰہ ورسوله وسمعته یقول من کنت مولاه فا علی

مولاه .

﴿أخبرنا﴾زکر یا بن یحییٰ السجستانی قال أخبرنا نصر بن

علی قال حدثنا عبد اللّٰه بن دا ود عن عبد الوا حد ابن أیمن عن أبیه ان سعداقال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم لادفعن الرا یة الی رجل یحب اللّٰه ورسوله ویحبه اللّٰه رسوله ویفتح اللّٰه بیده فا ستشرف لها اصحا به فد فعها الی علی.

﴿اخبرنا﴾ زکریا بن یحیٰی قال حد ثنا الحسن بن حماد قال أخبر نا مسهر بن عبد الملک عن عیسیٰ بن عمرعن السدی عن أنس بن ما لک ان النبی صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم کان عنده طائر فقال اللهم ائتنی با حب خلقک الیک یأکل معی من هذا الطیر فجاء أبو بکر فرد ہ ثم جا ء عمر فرده ثم جاء علی فأذن له .

﴿أخبر نا ﴾احمد بن سلیمان الر ها وی حد ثنا عبد اللّٰه اخبرنا ابن ابی لیلی عن الحکم بن منها ل عن عبد الرحمن بن أبی لیلی عن أبیه قال لعلی و کان یسیر معه ان الناس قد أنکر وامنک شیأ تخرج فی البرد فی الملاہ تین وتخرج فی الحرفی الخشن والتوب الغلیظ فقال لم تکن معنا بخیبر قال بلی قال بعث رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم أبا با بکرو عقد له لواء فرجع و بعث عمر وعقد له لوا ہ فرجع فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم لا عطین الرا یة رجلا یحب اللّٰه ورسوله ویحبه اللّٰه ورسوله لیس بفرار فارسل الی وأنا أرمد فتفل فی عینی فقال اللهم اکفه أذی الحرو البرد قال ما وجدت حرا بعد ذلک ولا بر دا .

﴿اخبر نا﴾ محمد بن علی بن هبة الوا قد ی قال أخبر نا معاذ

بـن خـا لـد قـال أخبـر نـا الحسين بن و اقد عن عبد اللّٰه بن بر يدة قال سمعت أبی بريدة يقول حا صرنا خيبر فا خذ الرا ية أبو بكر ولم يفتح لـه فـأخـذ ه مـن الـغد عمر فا نصرف ولم يفتح له وأصاب الناس شدة وجهد فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم انی دا فع لوائی غدا الـى رجل يحب اللّٰه ورسوله ويحبه اللّٰه ورسوله لا يرجع حتى يفتح له وبتـنـا طيبة أنفسنا ان الفتح غدا فلما أصبح رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلـه وسلم صلى الغدأة ثم جاء قائما ورمى اللواء مو النا س على أقصا فهم فما منا انسان له منزلة عند الرسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آله وسلم الا وهـو يـرجـو أن يـكـون صـاحـب الـلـواء فد عا ء على بن ابی طالب رضـى اللّٰه تعالىٰ عنه وهو أرمد فتفل ومصح فی عينيه فد فع اليه اللواء وفتح اللّٰه عليه قا لوا أخبر نا ممن تطاول بها.

﴿اخبرنا﴾ محمدابن بشار بن دار البصری أخبر نا محمد بن جعـفـر قـال حـد ثنا عوف عن ميمون عن أبی عبد اللّٰه عبد السلام ان عبـد الـلّٰـه بـن بر يدة حدثه عن بريدة الا سلمی قال لما كان يوم خيبر نـزل رسـول الـلّٰـه صـلى اللّٰه عليه وآله وسلم بحصن أهل خيبر أعطى رسـول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم اللواء عمر فنهض فيه من نهض مـن الـنـاس فـلـقـوا أهل خيبر فا نكشف عمرو أصحا به فرجعو ا الى رسـول الـلّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلـه وسـلـم لا عـطـيـن الـلـواء رجـلا يـحـب اللّٰه ورسو له ويحبه اللّٰه ورسـوله فلما كان من الغد تصا در أبوبكر و عمر فد عا عليا وهوأرمد

فتـفـل فـى عيـنيـه ونهـض معه من الناس من نهض فلقى أهل خيبر فاذا
مرحب يرتجز.

قـد عـلـمـت خيـبـر انـى مـرحـب
شـا كـى السـلاح بـطـل مجـرب

اذا الـلـيـوث أقبـلـت تـلـهـب
أطـعـن أحيـانـا وحيـنـا أضـرب

فـاختـلف هـوو عـلـى ضر بتين فضر به على ها مته حتى مضى السيف
منهـا منتهـى رأسـه وسـمع أهل العسكر صوت ضر بته فما تنام آخر
الناس مع على حتى فتح لا ولهم.

﴿أخبرنا﴾ قتيبة بن سعيد قال حد ثنا يعقوب بن عبد الرحمن
الزهرى عن أبى حازم قال أخبر نى سهيل بن سعد أن رسول اللّٰه صلى
الـلّٰه عليه وآلهٖ وسلم قال يوم خيبر لاعطين هذه الرا ية غدا رجلا يفتح
الـلّٰـه عـلـيـه يـحب اللّٰه ورسوله ويحجه اللّٰه ورسوله فلما أصبح الناس
غـدوا على رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلهٖ وسلم كلهم يرجوأن يعطى
فـقـال ايـن عـلـى بن أبى طالب فقا لوا على يا رسول اللّٰه يشتكى عينيه
قـال فـارسلوا اليه فأتى به فبصق رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلهٖ وسلم
فى عينيه ودعا له فبرأ حتى كان لم يكن وجع فأ عطاه الرا ية فقال على
يـا رسـول اللّٰه أقا تلهم حتى يكونوا مثلنا فقال انفد على رسلک حتى
تنزل بسا حتهم ثم ادعهم الى الا سلام وأخبر هم بما يحب عليهم من

اللّٰـه فوا للّٰه لان يهدى اللّٰه بک رجلا وا حدا خير من أن يکون لک حمرالنعم.

## ﴿ ذكر اختلاف ﴾

## الفاظ الناقلين بخبرابى هريرة منه

﴿اخبرنا﴾ أبو الحسين أحمد بن سليمان الرها وى قال حدثنا يعلى بن عبيد قال حدثنا يزيد بن كيسان عن أبى حازم عن أبى هريرة قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہ وسلم لا دفعن الراية اليوم الى رجل يحب اللّٰه ورسوله ويحبه اللّٰه ورسوله فتطاول القوم فقال أين على بن أبى طالب فقالوا يشتكى عينيه قال فبصق نبى اللّٰه فى كفيه ومسح بهما عينى على ودفع اليه الرا ية ففتح اللّٰه على يد يه .

﴿أخبرنا﴾ قتيبة بن سعيد قال اخبرنا يعقوب عن سهل بن ابيه عن ابى هريرة أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہ وسلم قال يوم خيبر لا عطين الراية رجلا يحب اللّٰه ورسوله يفتح اللّٰه عليه قال عمر بن الخطا ب ما أحببت الا مارة الا يومئذ فدعارسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہ وسلم على بن ابى طالب فأعطاه ايا ها وقال أمش ولا تلتفت حتى يفتح اللّٰه عليک فسار على ثم وقف فصاح يارسول اللّٰه على ماذا أقاتل الناس قال قا تلهم حتى يشهدوا أن لا اله الا اللّٰه وأن محمدا رسول اللّٰه فاذا فعلوا ذلک قد منعوا منک دما ء هم واموالهم الا بحقها وحسا بهم على اللّٰه.

﴿أخبرنا﴾ اسحق بن ابراهيم بن را هو يه قال أخبرنا جر ير عن سهيل عن أبيه عن أبی هر يرة قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم لا عطين الراية غدا رجلا يحب اللّٰه ورسوله يفتح عليه قال عمر فما احببت الا مارة قط الا يومئذ قال فاستشرفت لها فدعا عليا فبعثه ثم قال اذهب فقاتل حتى يفتح اللّٰه عليک ولا تلتفت قال فمشى ماشاء اللّٰه ثم وقف ولم يلتفت فقال علام نقاتل الناس قال قاتلهم حتى يشهدواان لا اله الا اللّٰه وأن محمد رسول اللّٰه فاذا فعلوا ذالک فقد منعوا دماء هم و امو الهم الا بحقها وحسابهم على اللّٰه .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن عبد اللّٰه بن المبارک المخزومی قال حد ثنا أبو هاشم المخزومی قال حد ثنا وحب قال حد ثنا سهيل بن أبی صالح عن ابيه عن ابی هريرة قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم يوم خيبر لا دفعن الراية الى رجل يحب اللّٰه ورسوله و يفتح اللّٰه عليه قال عمر فما احببت الامارة قط قبل يومئذ فدفعها الى علی رضی اللّٰه تعالىٰ عنه قال قال ولا تلتفت فسار قريبا قال يا رسول اللّٰه علام نقاتل قال على أن يشهدوا أن لا اله الا اللّٰه و أن محمد الرسول اللّٰه فاذا فعلوا ذلک عصموا دماعم و أموا لهم الا بحقها وحسابهم على اللّٰه تعالىٰ .

## ﴿ذكر خبر عمران بن حصين فی ذلک﴾

﴿أخبرنا﴾ العباس بن عبد الحطيم العبدی البصری قال أخبرنا عمر بن عبد الوهاب قال أخبر نا معتمر بن سليمان عن أبيه

منصور عن زبعی عن عمران بن الحصین ان النبی صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم قال لاعطین الرایة رجلا یحب اللّٰہ ورسوله اوقال یحبه اللّٰہ ورسوله فدعا علیا وھو أرمد ففتح اللّٰہ علی یدیه.

## ﴿ذکر خبر الحسن بن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما عن النبی ﷺ فی ذلک وان جبریل یقاتل عن یمینه ومیکائیل عن یساره﴾

﴿أخبرنا﴾ اسحٰق بن ابراھیم بن راھویه أخبرنا النضر بن شمیل قال أخبرنا یونس عن أبی اسحٰق عن ھبیرة بن ھدیم قال جمع الناس الحسن بن علی وعلیه عمامة سودا ما اقتل ابوہ فقال لقد کان قتلتم بالامس رجلا ما سبقه الاولون ولا یدرکه الآخرون و ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم قال لاعطین الرایة غدا رجلا یحب اللّٰہ ورسوله ویحبه اللّٰہ ورسوله ویقاتل جبریل عن یمینه و میکائیل عن یساره ثم لا ترد رایته حتی یفتح اللّٰہ علیه ما ترک دینار اولا درھما الا تسعمائة اخذھا عیا له من عطاء کان اراد أن یبتاع بھا خادما لاھله.

## ﴿ذکر قول النبی فی علی أن اللّٰہ جل ثناوہ لایخزیه ابدا﴾

﴿أخبرنا﴾ میمون بن المثنی قال حدثنا أبو الوضاح وھو أبو عوانة قال حدثنا ابوبلج بن أبی سلیم قال حدثنا عمرو بن میمونه

قال انی لجا لس الی ابن عباس اذا تاه تسعة رهط فقالوا ایا ابن عباس
اما أن تقوم معنا واما ان تخلونا هؤ لا
قال فقال ابن عباس بل أقوم معکم قال وهو یومئذ صحیح قبل أن
یعمی قال فابتد ؤا فتحدثوا فلا ندری ما قا لوا قال فجاء وهو ینقض
ثوبه وهو یقول أف وقف وقعوا فی رجل له عشر وقعوا فی رجل قا ل
له رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم لا بعثن رجلا یحب اللّٰه
ورسوله لا یخزیه اللّٰه ابدا قال فاستشرف لها من استشرف فقال این
ابن أبی طا لب قیل هو فی الرحی یطحن قال وما کان احد کم لیطحن
قال فجاء أرمد لا یکاد یبصر فتفل فی عینیه ثم هن الرا یة ثلا ثا فدفعها
الیه فجاء بصفیة بنت حی وبعث ابا بکر بسورة التو بة وبعث علیا
خلفه فأ خذ ها منه فقال لا یذ هب بها الا رجل منی وأنا منه قال وقال
لبنی عمه ایکم بوالینی فی الد نیا والآ خرة قال وعلی معه جا لس فقال
علی انه أوالیک فی الد نیا والآخرة قال وکان اول من اسلم من
الناس بعد خدیجة قال وأخذ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم
ثوبه فوضعه علی وفاطمة وحسن وحسین فقال انما یر ید اللّٰه
لیذهب عنکم الر جس اهل البینت ویطهر کم تطهیرا قال وشری علی
نفسه لبس ثوبا النبی صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم ثم نام مکا نه قال
وکان المشرکون یر مون رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم فجاء
ابو بکر وعلی نائم قال وابوبکر یحسبه انه نبی اللّٰه قال فقال له علی
النبی اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم قد انطلق نحو بئر میمو نة فادر که

قال فانطلق ابو بكر فدخل معه الغار قال وجعل على يرمى بالحجارة كما كان يرمى نبى اللّٰه وهو يتضور قال لف رأسه فى الثوب لا يخرجه حتى أصبح ثم كشف عن رأسه فقالوا انک للئيم كان صاحبک يرميه فلا يتضور وأنت تتضور وقد استنبكرنا ذلک قال وخرج بالناس فى غزوة تبوک قال فقال له على أخرج معک فقال له نبى اللّٰه لا فبكى على فقال له أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا انک لست بنبى انه لا ينبغى أن أذهب الا وانت خليفتى قال وقال له رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم انت وليى فى كل مؤمن بعدى قال وسد ابواب المسجد غير باب على قال فقال فيدخل المسجد جنبا وهو طريقه ليس له طريق غيره قال وقال من كنت مولاه فان مولاه على قال وأخبرنا اللّٰه عز وجل فى القرآن قد رضى عنهم عن اصحاب الشجرة فعلم ما فى قلوبهم هل حدثنا انه سخط عليهم بعد قال وقال نبى اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم لعمر حين قال ائذن لى فلاضرب عنقه قال او كنت فاعلا وما يدريک لعل اللّٰه قد اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم.

## ﴿ذكر قول النبى ﷺ لعلى انک مغفور لک﴾

﴿أخبرنا﴾ هرون بن عبد اللّٰه الجمال البغدادى قال حدثنا محمد بن عبد اللّٰه الزبير الاسدى قال حدثنا على بن صالح عن ابى

اسحق عن عمرو بن مرة عن عبد اللّٰه بن سلمة عن علی رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم الا اعلمک کلمات اذا قلتهن غفر لک مع انه مغفور لک تقول لا اله الا اللّٰه الحلیم الکریم لا له الا اللّٰه العلی العظیم الحمد للّٰه رب العا لمین .

## ﴿ذکر الا ختلاف علی ابی اسحٰق فی هذا الحد یث﴾

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن عثمان بن حکیم الکو فی قال حد ثنا خالد قال أخبر نا علی ابن صالح عن ابی اسحق الهمدانی عن عمرو بن مرة عن عبد اللّٰه بن سلمة عن علی رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قال یا علی الا اعلمک کلمات الفرح لا اله الا اللّٰه العلی العظیم سبحان اللّٰه رب السمٰوٰت السبع ورب العرش العظیم الحمد لله رب العا لمین .

﴿أخبر نا﴾صفوان بن عمر الحمصی قال حدثنا احمد بن خالد قال اخبر نا اسرائیل عن ابی اسحق عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن علی رضی اللّٰه عنه قال کلمات الفرج .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن عثمان بن حکیم قال حد ثنا ابو غان قال اخبر نا اسرائیل عن ابی اسحق عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن علی عن النبی صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم نحویعنی نحو حد یث خالد.



﴿أخبرنا﴾ علی بن محمد بن علی المصیصی قال أخبرنا

خلف ابن تميم قال أخبرنا اسرا ئيل قال حد ثنا ابو اسحق عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن علی رضی اللّٰہ عنه قال قال النبی صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم الا اعلمک کلمات اذا قلتهن غفر لک علی انه مغفور لک لا اله الا اللّٰہ العلی العظیم لا اله الا اللّٰہ الحلیم الکریم سبحان رب العرش العظیم الحمد للّٰہ رب العالمین.

﴿أخبرنا﴾الحسين بن حارث قال أخبر نا الفضل ابن موسیٰ عن الحسين بن و اقد عن ابی اسحق عن الحرث عن علی کرم اللّٰہ وجهه قال قال النبی صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم الا اعلمک دعا ء اذا دعوت به غفر لک و ان کنت مغفورالک قلت بلی قال لا اله الا اللّٰہ العلی العظیم لا اله الا اللّٰہ الحلیم الکریم لا اله الا اللّٰہ سبحان اللّٰہ رب العرش العظیم قال ابو اسحق لم یسمع من الحرث الا اربعة احادیث لیس ذا منها و انما اخرجناه لمخالفة الحسين بن واقد الا سرا ئیلی ولعلی بن صا لح والحرث الا عور لیس بذلک فی الحدیث عا صم بن ضمرة اصلح منه .

## ﴿ذکر قول النبی ﷺ قد امتحن اللّٰہ قلب علی للا یمان﴾

﴿أخبرنا﴾ أبو جعفر محمد بن عبد اله بن المبارک المخزومی قال حدثنا الا سود بن عا مر قال اخبر نا شر یک عن منصور عن ربعی عن علی قال جاء النبی صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم

انـاس من قر يش فقا لو ا يا محمد انا جيرانک و حلفا ء وک وان من عبيـد نـا قـد اتـوک ليـس بهم رغبة فی الد ين ولا رغبة فی الفقه انما فـروا مـن ضيـاعناو اموا لنا فارددهم الينا فقال لابی بکر ما تقول فقال صد قوا انهم لجيرانک وحلفا ء وک فتغير وجه النبی صلی اللّٰه عليه وآلہٖ وسـلـم ثـم قـال لـعـمـر مـا تقول قال صد قوا انهم لجيرانک و حلفاء وک فتغير وجه النبی صلی اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم ثم قال يامعشر قـر يـش و الـلّٰه ليبعثن اللّٰه عليکم رجلا منکم امتحن اللّٰه قلبه للا يمان فيضر بکم علی الد ين او يضر ب بعضکم قال ابو بکر انا هو يا رسول الـلّٰه قـال لا قـال عـمـرا نـا هو يارسول اللّٰه قال لا ولکن ذلک الذی يخصف النعل وقد کان اعطی عليا نعلايخصنها .

## ﴿ذ کر قوله ﷺ لعلی ان اللّٰه يهدی قلبک﴾

﴿أخـر نا﴾ أبو جعفر عن عمرو بن البصری قال حد ثنا عمرو بن مرة عن ابی البحتری عن علی قال بعثنی رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم الی اليمن و أنا شاب حد يث السن قال فقلت يا رسول اللّٰه تبـعثـنـی الـی قوم يکون بينهم احداث وانا شاب حد يث السن قال ان الـلّٰـه سيهـدی قـلبک ويبثـت لسـا نک قال ما شککت فی حد يث اقضی بين اثنين .

## ﴿ذ کر اختلاف النا قلين بهذا الخبر﴾

﴿أخبـر نا﴾ علی بن حسين المر وزی قال أخبر نا عيسی ابن

لا عـمـش عـن عمرو بن مرة عن ابى البحترى عن على رضى اللہ عنه قـال بـعثنى رسول اللہ صـلـى الـلّٰـه عـليه و آلہٖ وسلم الى اليمن فقلت انک تـعبثـنـى الى قـوم اسـن مـنـى فكيف القضاء عنهم فقال ان اللّٰہ سيهـدى قـلبک ويثبـت لسـا نک قـا ل لـى فما شككت فى حكومة بعد.

﴿أخبر نا﴾ محمد بن المثنى قال حد ثنا ابو معاوية قال حدثنا الا عـمـش عن عمرو بن مر ة عن ابى البحترى عن على رضى اللہ عنه قـال بـعثنى رسول اللہ صـلـى الـلّٰـه عليه و آلہٖ وسلم الى اهل اليمن لا قـضى بينهم فقلت يا رسول اللہ لا علم لى با لقضاء فضرب بيده على صـد رى وقـا ل ا لـلّٰهـم اهد قلبه وسدد لسا نه فما شككت فى قضا ء بين اثنين حين جلست فى مجلسى قال ابو عبد الرحمن النسا ئى هذ ا حـد يـث سـمـعتہ من عمرو بن مر ة عن ابى البحترى قال أخبر نى من سـمـع عليا ر ضى اللہ عنه قال ابو عبد الرحمن ابو البحترى لم يسمع من على شيأ.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن سليمان الر ها وى قا ل حد ثنا يحيٰى بن آدم قـال حد ثنا شر يک عن سماک بن حرب عن جيش بن المعتمر عـن عـلـى رضـى الـلّٰـه عنه قال بعثنى رسول اللہ صـلـى اللہ عليه و آلہٖ وسلم الى اليمن و انا شاب فقلت يا رسول اللہ تبعثنى و انا شا ب الى قـوم ذوى اسـنـان اقـضـى بيـنهم ولا علم لى با لقضاء فوضع يده على صدرى ثـم قـال ان الـلّٰـه سيهدى قلبک ويثبت لسا نک يا على اذا

أجلس اليک الخصمان فلا تقضی بینهما حتی تسمع من الآ خر کماسمعت من الاول فا نک اذا فعلت ذلک تبدی لک القضا ء قال علی رضی اللّٰه عنه فما أشکل علی قضا ء بعد ذلک .

## ﴿ذکر الا ختلاف عن ابی اسحق فی هذا الحدیث﴾

﴿أخبرنا﴾ احمد بن سلیمان قال حد ثنا یحیی بن آدم قال حد ثنا اسرا ئیل بن ابی اسحق عن حا ر ثة بن مضرب عن علی رضی اللّٰه عنه قال بعثنی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم الی الیمن فقلت انک تبعثنی الی قوم هم أسن منی لا قضی بینهم فقال ان اللّٰه سیهدی قلبک ویثبت لسانک.

﴿أخبرنا﴾ شبیب عن ابی اسحق عن عمرو بن حبشی عن علی کرم اللّٰه وجهه ﴿ وأخبرنی﴾ أبو عبد الرحمن ذکر یا بن یحیی قال حد ثنا محمد بن العلا ء قال حد ثنا معاویة بن هشام عن شیبان عن ابی اسحق عن عمرو بن حبشی عن علی کرم اللّٰه وجهه قال بعثنی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم الی الیمن فقلت یا رسول اللّٰه انک تبعثنی الی شیوخ ذوی اسنا ن انی اخاف ان لا اصیب فقال ان اللّٰه سیثبت لسا نک ویهدی قلبک .

☆☆☆☆☆

## ﴿ذکر قول النبی ﷺ

## امرت بسد هذه الا بواب غیر باب علی ﴾

﴿أخبرنا﴾ محمد بن بشار بن بندار البصری قال حد ثنا محمد بن جعفر قال حد ثنا عوف عن میمون ابی عبد اللّٰہ عن زید بن ارقم قال کان لنفر من اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم ابواب شارعة فی المسجد فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم سدوا الا بواب الا باب علی فتکلم بذلک الناس فقام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم فحمد اللّٰہ واثنی علیه ثم قال اما بعد فانی امرت بسد هذه الا بواب غیره باب علی وقال فیه فا ئلکم واللّٰہ ما سد د نه اولافتحته و لکنی امرت فاتبعته.

## ﴿ذکر قوله ﷺ

## ما ادخلته واخرجتکم بل اللّٰہ ادخله واخرجکم﴾

﴿أخبرنا﴾علی بن محمد بن سلیمان عن ابن عتیبة عن عمرو بن دینار عن ابی جعفر محمد ابن علی عن ابراهیم بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه ولم یقل مرة عن ابیه قال کنا عند النبی صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم وعنده قوم جلوس فد خل علی کرم اللّٰہ وجهه فلما دخل

خرجوا فلما خرجوا تلاوموا فقالوا او الله ما اخرجنا اذا دخله
فرجعوا فدخلوا فقال والله ما انا ادخلته و اخرجتكم بل الله ادخله
واخرجكم قال ابو عبد الرحمن هذا اولی با لصواب۔

﴿أخبرنا﴾ احمد بن یحیٰی الکوفی قال أخبرنا علی وهو ابن
قادم قال أخبرنا اسرائیل عن عبد الله بن شریک عن الحرث بن
مالک قال اتیت بمکة فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت له سمعت
لعلی منقبت قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وآلہٖ وسلم فی
المسجد فروی فینا لسده لیخرج من فی المسجد الا آل رسول
الله صلی الله علیه وآلہٖ وسلم و آل علی قال فخرجنا فلما اصبح اتاه
عمه فقال یا رسول الله اخرجت اصحابک واعمامک واسکنت
هذا الغلام فقال رسول الله صلی الله علیه وآلہٖ وسلم ما انا امرت
باخراجکم ولا باسکان هذاالغلام ان الله هو امر به قال قطرعن عبد
الله بن شریک عن عبد الله بن ارقم عن سعد ان العباس اتی النبی
صلی الله علیه وآلہٖ وسلم فقال سددت ابو ابنا الاباب علی فقال ما انا
فتحتها ولا انا سدد تها۔

﴿أخبرنا﴾ زکریا بن یحیی السجستانی قال حدثنا عبد الله
بن عمر قال أخبرنا محمد بن وهب بن ابی کریمة الحرانی قال
اخبرنا مسکین قال حدثنا عن ابی ملیح عن عمرو بن ممیمون عن ابن
عباس قال امر رسول الله صلی الله علیه وآلہٖ وسلم با بواب المسجد
فسدت الا باب علی رضی الله عنه۔

﴿أخبرنا﴾ محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى بن معاذ قال حدثنا ابو وضاح قال اخبرنا يحيى حدثنا عمرو بن ميمون قال قال ابن عباس وسد ابواب المسجد غير باب على رضى اللّٰه عنه فكان يدخل المسجد وهو جنب وهو طريقه ليس له طريق غيره.

## ﴿ذكر منزلة على بن ابى طالب من النبى ﷺ﴾

﴿أخبر نا﴾ بشر بن هلال البصرى قال حدثنا جعفر وهو ابن سليمان قال حدثنا حرب بن شداد عن وساد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابى وقاص قال لما غزارسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم غز و تتبوك خلف عليا كرم اللّٰه وجهه فى المد ينة قالوا فيهٖ مله وكره صحبته فتبع على رضى اللّٰه عنه النبى صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم حتى لحقه فى الطر يق قال يا رسول اللّٰه خلفتنى با لمد ينة مع الصبيان والنساء حتى قا لو ا مله وكره صحبته فقال النبى صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم يا على انما خلفتك على اهلى اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هرون من مو سى غير انه لا نبى بعدى.

﴿أخبرنا﴾ القد يم بن ز كريا بن دينار الكو فى قال حد ثنا ابو نعيم قال حد ثنا عبد السلام عن يحيىٰ بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد ابن ابى وقاص ان النبى صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم قال لعلى رضى اللّٰه عنه انت منى بمنزلة هرون من مو سى.

﴿أخبرنا﴾ ز كريا بن يحيى قال أخبر نا ابو مصعب ان الدراور دى حد ثه عن هشام عن سعيد بن المسيب عن سعد قال لما

خـرج رسـول الـلّٰـه صـلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم الی تبوک خرج علی رضـی الـلّٰـه عـنہٖ فتبعه فشكا و قال يارسول اللّٰه اتتركنی مع الخوالف، فـقـال النبی صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قال يا علی اماترضی ان تكون منی بمنزلة هرون من مو سی الا النبوة.

# ذكر الا ختلاف علی محمد بن المنكدر فی هذا الحديث

﴿أخبـرنـا﴾ اسحق بن موسی بن عبد اللّٰه بن يز يد الانصاری قـال حـد ثـنا داود بن كثير الرقی عن محمد عن سعيد بن المنكدر بن المسيب عن سعد أن رسول اللّٰه صـلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلة هرون من مو سی الا انه لا نبی بعد ی.

﴿أخبـر نـا﴾ صـفوان بن محمد ابن عمرو قال حد ثنا احمد بـن خـا لد قال حد ثنا عبد العز يز بن ابی سلمة الماجشون عن محمد بن المنكدر قال سعيد بن المسيب أخبر نی ابرا هيم بن سعد انه سمع ابـاه سعد ا وهو يقول قال النبی صـلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم لعلی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه اما تر ضی ان تكون منی بمنزلة هرون من مو سی الا انه لا نبوة بعدی قال سعيد فلم ارض حتی أتيت سعدا فقلت شیء حدثت بـه ابنک وما هو وانتهی ۳ فقال أخبرنا علی هذا فلان فقال مو هو ابن اخـی فـقلت هل سمعت النبی صـلی الـلّٰه علیه و آلہٖ وسلم يقول لعلی كـذا و كـذا قـال نـعـم و أشار الی اذنيه والا فا ستكتا لقد سمعته يقول

ذالک وخالفه یو سف بن الما جشون فر واه عن محمد بن المنکدر عن سعید بن عا مر بن سعد عن ابیه وتا بعه علی روایته عن عا مر بن سعد علی بن زید بن جد عان .

﴿أخبرنا﴾ زکریا بن یحیی قال حد ثنا ابن الشوارب قال حدثناحماد بن زید عن علی بن زید عن سعید بن المسیب عن عا مر بن سعد عن سعد ان النبی صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم قال لعلی أنت منی بمنزلة هرون من مو سی غیر انه لا نبیی بعدی قال سعید فاحببت ان اشا قه بذالک سعد افاتیته فقلت ما حدیث حدثنی به عنک عا مر فادخل اضبعیه فی اذ نیه وقال سمعت من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم والا فا ستکتا .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن وهب الحرا نی قال اخبر نا سکن بن سکن قال حد ثنا شعبة عن علی بن زید قال سمعت سعید بن المسیب یحدث عن سعدان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم قال لعلی رضی اللّٰہ عنه الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هرون من مو سی قال علی اول رضیت رضیت فسألته بعد ذلک فقال بلی بلی قال ابو عبدالرحمن وما علمت احد ا تا بع عبد العزیز بن الما جشون علی روایته عن محمد بن المنکدر عن سعید بن المسیب غیر ابراهیم بن سعد علی ان ابراهیم بن سعد قدروی هذا الحد یث عن ابیه.

﴿أخبرنا﴾ محمد بن بشار البصری قال حد ثنا محمد یعنی ابن جعفر غندر قال أخبرنا شعبة بن ابراهیم قال سمعت ابراهیم بن

206



سعد یحدث عن ابیه عن النبی صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم انه قال لعلی اما ترضی أن تکون منی بمنزلة هرون من موسٰی۔

﴿أخبرنا﴾ عبد اللّٰہ بن سعد البغدادی قال حدثنا ابی عن ابن اسحق قال حدثنی محمد بن طلحة بن زید بن مکانة عن ابراهیم بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه سعد انه سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم یقول لعلی رضی اللّٰہ عنه حین خلفه فی غزوة تبوک علی اهله الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هرون من موسی الا انه لا نبی بعدی قال ابو عبد الرحمن وقدروی هذا الحدیث عن عامر بن سعد عن ابیه من غیر حدیث سعید بن المسیب.

﴿أخبرنا﴾ محمد بن المثنی قال اخبرنا ابو بکر الحنفی قال حدثنا بکر بن مسمار قال سمعت عامر بن سعد یقول قال معاویة لسعد بن ابی وقاص ما یمنعک ان تسب ابن ابی طالب قال لا اسبه ماذکرت ثلاثا قالهن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم لان یکون لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم ما اسبه ما ذکرت حین نزل علیه الوحی فأخذ وعلیا و ابنیه وفاطمة فادخلهم تحته ثوبه ثم قال رب هؤلاء اهل بیتی واهلی ولا اسبه ما ذکرت حین خلفه فی غزوة غزاها قال علی خلفتنی مع الصبیان والنساء قال اولا ترضی ان تکون منی بمنزلة هرون من موسی الا انه لا نبوة بعدی وما اسبه ما ذکرت یوم خیبر حین قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم لاعطین الرایة رجلا یحب اللّٰہ ورسوله یفتح اللّٰہ بیده فتطاولنا فقال این علی

فقالو اهو ارمد قال ادعوه فبصق فی عینیه ثم اعطاء الرایة ففتح علیه فوالله ما ذکرت معاویة بحرف حتی أخرج من المدینة ،

﴿أخبرنا﴾ محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن شعبة عن الحکم عن المصعب بن سعد قال خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم علی بن ابی طالب فی غزوة تبوک فقال یا رسول اللّٰہ تخلفنی بین النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هرون من موسی الآ انه لا نبی بعدی خالفه لیث فقال عن عائشة بنت سعد.

﴿أخبرنا﴾ الحسن بن اسمعیل بن سلیمان المصیصی الخالدی قال أخبرنا المطلب عن لیث عن الحکم عن عائشة بنت سعد عن سعد ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم قال لعلی رضی اللّٰہ عنه فی غزوة تبوک انت یا ابن ابی طالب منی مکان هرون من موسی الا انه لا نبی من بعدی قال ابو عبد الرحمن وشعبة احفظ ولیس ضعیف الحدیث فقد روته عائشة بنت سعد .

﴿أخبرنا﴾ زکریا بن یحیی قال أخبرنا ابو مصعب الدراوردی عن عبد المجید عن عائشة عن ابیها انه قال رضی اللّٰہ عنه خرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم حتی اتی ثنیة الوداع من غزوة تبوک وعلی یشتکی وهو یقول اتخلفنی مع الخوالف فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هرون من موسی الا النبوة

﴿أخبرنا﴾ الفضل بن سهل البغدادی قال حدثنا احمد الزبیری قال حدثنا عبد الله بن خبیب بن ابی ثا بت عن حمزة بن عبد الله عن ابیه عن سعد قال خرج رسول الله صلی الله علیه و آلہٖ وسلم فی غزوة تبوک وخلف علیا فقال اتخلفنی فقال اما ترضی ان تکون منی بمننزلة هرون من موسی الا انه لا نبی بعدی

## ذکر الاختلاف علی عبد اللّٰه بن شریک فی هذا الحدیث

﴿أخبرنا﴾ القاسم بن زکریا بن دینار الکوفی قال حدثنا ابو نعیم قال حدثنا فطر عن عبد اللّٰه بن شریک عن عبد اللّٰه بن ارقم الکنانی عن سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلة هرون من موسی

﴿أخبرنا﴾ احمد ابن یحیی الکوفی قال حدثنا دعبل وهو نادم قال حدثنا اسرائیل عن عبد اللّٰه ابن شریک عن حرب بن سلک قال قال سعد بن مالک ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم غزا علی ناقته الجدعاء و خلف علیا وجاء علی حتی تعدی الناقة فقال یا رسول اللّٰه زعمت قریش انک انما خلفتنی انک استثقلتنی وکرهت صحبتی وبکی علی رضی اللّٰه عنه فنادی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم فی الناس ما منکم احد ۳ وله حاجة بابن ابی طالب اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هرونمن موسی الا

انـه لـنبی بعدی قال علی رضی اللہ عنه رضیت عن اللہ عز وجل و عن رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم.

﴿أخبرنا﴾ عمر بن علی قال حد ثنا یحیی یعنی ابن سعید قال حـد ثـنـا مـو سـی الـجهـنـی قال دخلت علی فاطمة بنت علی فقال لها رفیـقـی هـل عـنـدک شیء من والد ک یرهب قا لت حد ثتنی اسماء بـنـت عـمـیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم قال لعلی انت منی بمنزلة هرون من موسی الا انه لا نبی بعدی .

﴿أخبـرنـا﴾ احـمـد بـن سلیمان قال هدثنا جعفر بن عون عن مـوسـی الـجهـنی قال ادرکت فاطمة بنت علی وهی بنت ثمانین سنة فـقلت لها تحفظین عن ابیک شیا قالت لا ولکنی سمعت اسماء بنت عـمـیـس انهـا سـمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم یقول یاعلی انت منی بمنزلة هرون من مو سی الا انه لیس من بعدی نبی .

﴿قـال﴾ حـد ثـنـا احمد بن عثمان بن حکیم قال حدثناحسن وهـو ابـن صـا لح عن مو سی الجهنی عن فا طمة بنت علی عن اسما ء بـنـت عـمـیـس ان رسـول الـلّـه صلی اللہ علیه و آله وسلم قال یا علی انک منی بمنزلة هرون من مو سی الا انه لا نبی بعدی.

﴿أخبـرنـا﴾ مـحـمـد بـن یـحیی بن عبد اللہ النیسا بو ری و احـمـد بـن عثـمـان بـن حـکیم الد راوردی اللفظ لمحمد قالا حد ثنا عـمـرو ابـن طلحة قال حد ثنا اسباط عن سماک عن عکر مة عن ابن عبـاس ان عـلیـا کـان یـقـول فـی حیاة رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله

وسلم ان اللّٰه تعالیٰ یقول افان مات اوقتل انقلبتم علی اعقا بکم واله لاننقلب علی اعقا بنا بعد اذھدا نا اللّٰه واللّٰه لان مات اوقتل لا قاتلن علی ما قاتل علیه حتی اموت واللّٰه انی لا خوه وو لیه وو ارثه وابن عمه فمن احقبه منی.

﴿أخبرنا﴾ الفضل بن سهل قال حدثنی ابن عفان بن مسلم قال حدثنابو عوانة عن عثمان بن المغیرة عن ابی صادق عن ربیعة بن ماجد ان رجلا قال لعلی ابن ابی طالب رضی اللّٰه عنه یا امیر المؤمنین لم ورثت دون اعمامک قال جمع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم اوقال دعارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم بنی عبد المطلب فصنع لهم مدا من الطعام فأكلوا حتی شبعوا و بقی الطعام کا هو کانه لم یمس ثم دعا بغمر فشربوا حتی رووا وبقی الشراب کانه لم یمس اولم یشرب فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصة والی الناس عامة وقدر ایتم من هذه الآیة ماقدرایتم وایکم یبا یعنی علی ان یکون اخی وصاحبی ووارثی فلم یقم الیه احد فقمت الیه وکنت اصغر القوم فقال اجلس ثم کال ثلاث مرأت کل ذالک أقوم الیه فیقول اجلس حتی کان فی الثالثة ضرب بیده علی یدی ثم قال فبذلک ورثت ابن عمی دون عمی.

﴿أخبرنا﴾ ذکریا ابن یحیی قال حدثنا عبد الله بن عمیر قال حدثنا مالک بن مغول عن الحرث بن حصین عن ابی سلیمان الجهنی قال سمعت علیا علی المنبر یقول انا عبد الله انا و اخورسول

اللّٰـه لا يـقوم بها الا كذاب مفتر فقال أخبر نا عبد اللّٰه واحور سوله ۳ مـحبـوب مـحمد ذكر ا النبى صلى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم على مـى و انا منه .

﴿حـدثـنـا﴾ بشـر بـن هـلال عـن جعفر بن سليمان عن يز يد الرشک عن مطرف بن عبد اللّٰه عن عمران بن حصين قال قال رسول اللّٰـه صـلـى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم أن عليا منى وأنا منه وولى كل مؤمن بعدى.

# ذكر الا ختلاف على ابى اسحق فى هذا الحديث

﴿أخبـرنـا﴾ احـمـد بـن سـليـمـان قال أخبرنا ابو اسحق قال حدثنى بن حبشى بن جنادة السلولى قال سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم يقول على منى و انا منه قلت لا بى اسحق عن البزار .

﴿أخبـرنـا﴾ احمد بن سليمان قال حد ثنا عبد اللّٰه قال حد ثنا اسرا ئيل عن ابى اسحق عن البراء بن عازب قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰـه عـليه و آلهٖ وسلم لعلى انت منى و انا منک رواه القاسم بن يز يد الـمخزومى عن اسرا ئيل عن ابى اسحق عن هبيرة بن مريم وها نى بن هـا نـى عـن عـلى رضى اللّٰه عنه قال لما صدرنا من مكة اذا ابنة حمزة

تنادی یا عم یا عم فتنا ولها علی رضی اللّٰه عنه واخذ ها فقال لصاحبته دونک ابنتة عمک فحملتها فا ختصم فیها علی و زید و جعفر فقال علی انا اخذ تها وهی لبعنت عمی وقال جعفر ابنة عمی وخا لتها تحتی وقال زید ابنة اخی فقفی بهارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم لخا لتها وقال الخالة بمنزلة الا م وقال لعلی انت منی بمنزلة هرون و انا منک وقال لجعفر اشبهت خلقی وخلقی وقال لزید یا زید انت اخو نا و مو لا نا.

## ﴿ذکر قول النبی ﷺ علی کنفسی﴾

﴿أخبرنا﴾ العباس بن محمد الد وری قال حدثنا الا حوص بن جواب قال حد ثنا یونس بن اسحق عن ابی اسحق عن زید بن یشیغ عن ابی رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم لینتهن بنو رربیعة اولا بعثن علیهم رجالا کنفسیی ینفذ فیهم امری فیقتل المقاتلة ویسبی الذریة فماراعنی الا وکف عمر فی حجرتی من خلفی من یعنی قلت ایاک یعنی وصاحبک ۳ قال فمن یعنی قلت خاصف النعل قال وعلی یخصف النعل.

## ذکر قوله ﷺ لعلیؓ انت صفیی وأمینی

﴿أخبرنا﴾ ذکریا بن یحیی قال حدثنا ابن ابی عمرو بن ابی

مروان قال حدثنا عبد العزيز عن يز بن عبد اللّٰہ بن اسا مة بن الهاد عن محمد بن نا فع بن عجير عن ابيه عن على رضى اللّٰہ عنه قال قال النبى صلى اللّٰہ عليه و آله وسلم اما انت يا على انت صفيى و أمينى .

## ذكر قوله ﷺ لا يؤدى عنى الا اناوعلى

﴿أخبرنا﴾ احمد بن سليمان قال حدثنا اسمعيل عن ابى اسحق عن حبشى بن جنادة السلو لى قال قال رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه و آله وسلم على منى و أنا منه فلا يؤدى عنى الا انا وعلى.

## ذكر توجيه النبى ﷺ برائة مع على رض

﴿أخبرنا﴾ محمد بن بشار قال حدثنا عفان و عبد الصمد قالا حدثنا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن انس قال بعث النبى صلى اللّٰہ عليه و آله وسلم برائة مع ابى بكر ثم دعاه انتمال لا ينبغى ان يبلغ هذا الا رجل من اهلى فدعا عليا فأعطاه ايا ها .

﴿أخبرنا﴾ العباس بن محمد الدورى قال حدثنا ابو نوح قداد عن يونس بن ابى اسحق عن ابى اسحق عن زيد بن سبيع عن على رضى اللّٰہ عنهاأن رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه و آله وسلم بعث

ببراء ـة الـى اهـل مـكة مع ابى بكر ثم اثبعه بعلى فقال له خذ الكتاب فامض به الى اهل مكة قال فلحقه فأخذ الكتاب منه فا نصرف ابو بكر وهـو كثيـب فقال لرسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم انزل فى شى قال لا الا انى أمرت ان أبلغه أنا أو رجل من أهل بيتى .

﴿أخبـرنـا﴾ زكـريا بن يحيٰى قال حدثنا عبد اللّٰه بن عمر قال حـد ثـنا اسباط عن قطر عن عبد اللّٰه بن شر يک عن عبد اللّٰه بن رقيم عـن سعد قال بعث رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم أبا بكر ببرا ة حتـى اذا كـان ببـعـض الـطـر يق أرسل عليا رضى اللّٰه عنه فاخذ ها منه سـاربهـا فو جد أبو بكر فى نفسه فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم لا يؤ دى عنى الا أنا او رجل منى.

﴿أخبرنا﴾ اسحق بن ابراهيم بن را هو ية قال قرأت على ابى قـرأت عـلى مو سى بن طا رق عن ابى صا لح قال حد ثنى عبد اللّٰه بن خثيـم عـن ابـى الـز بيـر عـن جا بر ان النبى صلى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم حيـن رجع من عمر الجعرانة بعث ابا بكر على الحجّ فا قبلنا معه حتى اذا كـنا بالعرج ثوب با لصبح فلما استوى للتكبير سمع الرغوة خلف ظهـره فـو قف عـن التـكبيـر فقال هذه رغوة ناقة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عـلـيـه و آلـهٖ وسـلـم الـجـدعا لقد بد الر سول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلهٖ وسـلـم فى الحج فلعله ان يكون رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم فـصـلـى مـعـه فـا ذا عـلى رضى اللّٰه عنه عليها فقال له ابو بكر امير ام رسـول قال لا بل رسول ارسلنى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم

ببراء ة اقر ؤ ها على الناس فى مواقف الحج فقد مناسكة فلما كان قبل التر و ية بيوم قام ابو بكر فخطب الناس فحدثهم عن منا سكهم حتى اذا فر غ قام على فقرأ على الناس برائة حتى ختمها ثم خرجنا معه حتى اذا كان يوم عرفة قام ابو بكر فخطب الناس فحدثهم عن مناسكهم حتى اذا فر غ قام على رضى اللّٰه عنه فقرأ على الناس برا ء ة حتى ختمها فلما كان النفر الا ول قام ابو بكر فخطب الناس فحدثهم كيف ينفرون او كيف ير مون فعلهم منا سكهم فلما فر غ قام على رضى اللّٰه عنه فقرا على الناس برا ء ة حتى ختمها.

## ذكر قول النبى ﷺ من كنت وليه فهذا وليه

﴿أخبرنا﴾ احمد بن المثنى قال حد ثنا يحيٰى بن معاذ قال اخبر نا ابو عوا نة عن سليمان قال حد ثنا حبيب بن ابى ثا بت عن الطفيل عن زيد بن ارقم قال لما دفع النبى صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم من حجة الودا ع ونزل غد ير خم امر بد وحات فقممن ثم قال كانى دعيت فا جبت وا نى تا رك فيكم الثقلين احد هما اكبر من الآخر كتاب اللّٰه وعتر تى اهل بيتى فا نظر وا كيف تخلفونى فيهما فا نهما لن يفتر قا حتى يردا على الحوض ثم قال ان اللّٰه مو لا ى و انا وىيى كل مؤ من ثم ناه اخذ بيد على رضى اللّٰه عنه فقال من كنت وليه فهذا وليه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه ما فقلت لز يد سمعته من رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم وانه ما كان فى الد رجات احد الا رآه بعينه وسمعه با ذ نيه .

﴿أخبرنا﴾ ابو كريب محمد بن العلاء الكوفى قال حد ثنا ابومعاوية قال حدثنا الاعمش عن سعيد بن عمير عن ابن بريدة عن ابيه قال بعثنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم وا ستعمل علينا عليا فلما رجعنا سا لنا كيف رايتم صحبة صا حبكم فأما شكوته انا و أما شكاه غيرى فرفعت را سى و كنت رجلا من مكة و اذا وجه رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم قد احمر فقال من كنت وليه فعلى وليه.

﴿أخبرنا﴾ محمد ابن المثنى قال حد ثنا ابو احمد قال أخبرنا عبد الملك بن ابى عينية عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال حد ثنى بريدة قال بعثنى النبى صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم مع على رضى اللّٰه عنه الى اليمن فرايت منه جفوة فلما رجعت شكوت الى النبى صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم فرفع رأسة الى وقا ل يابريدة من كنت مو لاه فعلى مو لاه.

﴿أخبرنا﴾ ابوداود وقال حد ثنا ابو نعيم قال حد ثنا عبد الملك بن ابى عينية قال اخبرنا الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن بريدة قال خرجت مع على رضى اللّٰه عنه الى اليمن فرأيت منه جفوة فقدمت على النبى صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم فذكرت عليا فتنقصته فجعل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم يتغير وجهه فقال يا بريدة الست اولى با لمؤ منين من انفسهم قلت بلى يا رسول اللّٰه قال من كنت مو لاه فعلى مو لاه.

﴿أخبرنا﴾ زكريا بن يحيى قال حدثنا نصر بن على قال حدثنا عبد الله بن داود عن عبد الواحد بن ايمن عن ابيه ان سعدا قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من كنت مولاه فعلى مولاه .

﴿أخبرنا﴾ قتيبة بن سعيد قال حد ثنا ابن ابى عدى عن عوف عن ميمون ابى عبد الله قال زيد ابن ارقم قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فحمد الله واثنيى عليه ثم قال الستم تعدون الى اولى بكل مؤمن من نفسه قالوا بلى نشهد لا نت اولى بكل مؤمن من نفسه قال فانى من كنت مولاه فهذا مولاه وأخذ بيد على .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن يحيى بن عبد الله النيسابورى وأحمد بن عثمان بن حكيم قالا حد ثنا عبد الله بن موسى قال اخبرنا هانى بن ايوب عن طلحه قال حدثنا عمرو بن سعد انه سمع عليا رضى الله عنه وهو ينشد فى الرحبة من سمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول من كنت مولاه فعلى مولاه يقول من كنت مولاه فعلى مولاه فقام ستة نفر فشهدوا .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن المثنى قال حد ثنا محمد قال حد ثنا شعبة عن ابى اسحق قال حد ثنى سعيد بن وهب قال قام خمسه اوستة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فشهدوا ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من كنت مولاه فعلى مولاه.

﴿أخبرنا﴾ على بن محمد بن على قاضى المصيصة قال

حدثنا خلف قال حد ثنا شعبة عن ابی اسحق قال حد ثنی سعید بن وهب انه قام صحا بة سته وقال یز ید بن یثیغ وقام مما یلی المنبر ستة فشهد و انهم سمعوا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم یقول من کنت مو لاه فعلی مو لا ہ.

﴿أخبرنا﴾ ابو داو د قال حد ثنا عمران بن ابان قال حدثنا شریک قال حدثنا ابو اسحق عن زید بن یثیغ قال سمعت علی بن ابی طالب رضی اللّٰه عنه یقول علی منبر الکوفة انی انئد اللّٰه رجلا ولا یشهد الا أصحاب محمد سمع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم یوم غد یر خم یقول من کنت مو لاه فعلی مو لا ہ اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام ستة من جا نب المنبر الآخر فشهدو انهم سمعوا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم یقول ذلک قال شر یک فقلت لا بی اسحق هل سمعت البراء بن عاذب یحدث بهذا عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قال نعم قال ابو عبد الرحمن عمران بن ابان الوا سطی لیس بقوی فی الحدیث.

## ذکر قول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ولی کل مؤمن من بعدی

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال أخبرنا قتیبة بن سعید قال حدثنا جعفر یعنی ابن سلیمان عن یز ید عن مطرف بن عبد اللّٰه بن عمران بن حصین قال جهز رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم جیشا و استعمل علیهم علی بن ابی طالب فمضی فی السر یة فاصاب

جا ریة فا نکر و اعلیه و تعا قد اربعة من اصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم اذ ابعثنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم اخبر نا ما صنع و کان المسلمون اذارجعوا من سفر بد ؤا برسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم فسد واعلیه فا نصر فوا الی رحا لهم فلما قد مت السر یة فسلمو ا علی النبی صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم فقام احد الاربعة فقال یا رسول اللّٰه الم تران علی بن ابی طالب صنع کذا و کذا فا عرض عنه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم ثم قام الثا نی وقال مثل ذلک ثم الثا لث فقال مقا لته ثم قام الرا بع فقال مثل ما قا لوا فاقبل الیهم رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم والغضب یبصر فی وجهه فقال ما تر ید و ن من علی ان علیا منی و انا منه وهو ولی کل مؤمن من بعدی .

## ذکر قوله ﷺ علی ولیکم من بعدی

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال اخبر نا وا صل بن عبد الا علی الکو فی عن ابن فضیل عن الا جلح عن عبد اللّٰه بن بر یدة عن ابیه قال بعثنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم الی الیمن مع خالد بن الو لید وبعث علیا رضی اللّٰه عنه علی جیش آخر وقال ان التقیتما فعلی کرم اللّٰه وجهه علی الناس و ان تفرقتما فکل واحد منکا علی جنده فلقینا بنی زبید من اهل الیمن وظفر المسلمون علی المشر کین فقا تلنا المقا تلة وبینا الدر یه فا صطفی علی جاریة لنفسه من السبی

و کتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم امرنی ان انال منہ قال فدفعت الکتاب الیہ وقلت من علی رضی اللّٰہ عنہ فتغیر وجہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم وقال لا تبغض یا بریدۃ لی علیا فان علیا منی و انا منہ وھو ولیکم بعدی.

# ذکر قول النبی ﷺ من سب علیا فقد سبنی

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعیب قال اخبرنا العباس بن محمد الدوری قال حدثنا یحیی ابن زکریا قال اخبرنا اسرائیل عن ابی اسحق عن ابی عبد اللّٰہ الجدلی قال دخلت علی امسلمۃ فقالت لی ایسب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم فیکم قلت سبحان اللّٰہ او معاذ اللّٰہ قالت سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم یقول من سب علیا فقد سبنی.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال اخبرنا عبد الاعلی بن واصل بن عبد الاعلی الکوفی قال جعفر بن عون عن سعد بن ابی عبد اللّٰہ قال حدثنا ابو بکر بن خالد بن عرفطۃ قال رایت سعد بن مالک بالمدینۃ فقال ذکر لی انکم تسبون علیا قلت قد فعلنا قال لعلک ۲ بنبہ بعد ما سمعت من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم ما سمعت.

# الترغيب فى موالاته والترهيب عن معاداته

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال أخبرنى هرون بن عبد الله البغدادى الحبال قال حدثنا مصعب ابن المقدام قال حدثنا قطر بن خليفة عن ابى الطفيل.

﴿وأخبرنا﴾ ابو داؤد قال حدثنا محمد بن سليمان قال حدثنا قطر عن ابى الفطيل عن عامر بن وائلة قال جمع على الناس فى الرحبة فقال انشد بالله كل امرى سمع من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم. ۲ قوله بنبه كذا مرسوم بالاصل وبطرته لغله لم تنبه اهل قال يوم غدير خم الستم تعلمون انى اولى بالمؤمنين من انفسهم وهو قثم ثم اخذ بيد على فقال من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال ابو الطفيل فخرجت وفى نفسى منه شئ فلقيت زيد بن ارقم واخبرنا فقال تشك انا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واللفظ لابى داود.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب اخبرنى عبد الرحمن زكريا بن يحيى السجستانى قال حدثنى محمد ابن عبد الرحيم قال أخبرنا ابراهيم قال حدثنا معن قال حدثنى موسى بن يعقوب عن المهاجر بن مسمار عن عائشة بنت سعد وعامر بن سعد عن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خطب فقال اما بعد ايها الناس فانى وليكم قالوا صدقت ثم اخذ بيد على فرفعها ثم قال هذا وليى

222



والمؤدی عنی والی اللّٰہ من والا و عادی من عاداہ ۔

﴿أخبرنا﴾ احمد بن عمان البصری ابو الجوزاء قال ابن عیینہ ﴿بنت سعد لعلہ اخبرتنا بنت سعد اوعن بنت سعد اھل من ھامش الاصل ﴾بنت سعد عن سعد قال اخذ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم بید علی فخطب فحمد اللّٰہ واثنی علیہ ثم قال الم تعلموا انی اولی بکم من انفسکم قالوا نعم صدقت یا رسول اللّٰہ ثم اخذ بید علی فرفعھا فقال من کنت ولیہ فھذا ولیہ و ان اللّٰہ لیوالی من والاہ و یعادی من عاداہ.

﴿أخبرنا﴾احمد بن شعیب قال اخبرنا زکریا بن یحیی قال حدثنا یعقوب بن جعفر بن ابی کثیر عن مھاجر بن مسمار قال اخبرتنی عائشة بنت سعد عن سعد قال کنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم بطریق مکة وھو متوجہ الیھا فلما بلغ غدیر خم وقف للناس ثم ردمن تبعہ ولحقہ من تخلف فلما اجتمع الناس الیہ قال ایھا الناس من ولیکم قالو اللّٰہ ورسولہ ثلاثا ثم اخذ بید علی فاقامہ ثم قال من کان اللّٰہ ورسولہ ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ .

## ذکر دعاء النبی ﷺ لمن احبہ ودعائہ علی من ابغضہ

﴿أخبرنا﴾احمد بن شعیب قال حدثنا اسحق بن ابراھیم بن

راھو یہ قال اخبر نا النضر بن شمیل قال اخبر نا عبد الجلیل عن عطیة قال حد ثنا عبد اللّٰہ بن بر یدة قال حد ثنی ابی قالم لم اجد من الناس ابغض علی من علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہ حتی احببت رجلا من قر یش ولا احبہ الا علی بغض علی فبعث ذلک الرجل علی خیل فصحبتہ ما أصبحہ الا علی بغض علی قال فاصبنا سبیا قال فکتب الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم أن ابعث الینا من یخمسہ فبعث الینا علیا وفی السبی وصیفة بن افضل السبی فلما خمسہ صارت فی الخمس ثم خمس فصا رت فی اھل بیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم ثم خمس فصا رت فی آل علی فا تا نا و رأسہ یقطر فقلنا ما ھذا فقال الم تر وا الی الو صیفة فانھا صا رت فی الخمس ثم صا رت فی اھل البیت للنبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم ثم صارت فی آل علی فو قعت علیھا فکتب وبعث معنا مصد قا للکتابة الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم مصد قا لما قال علی فجعلا اقر اعلیہ ویقول صد قا واقول صدق فا مسک بیدی رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم فقال یا بر یدة اتبغض علیا قلت نعم فقال لا تبغضہ و ان کنت تحبہ فاز ددلہ جا فو الذ ی نفسی بیدہ لنصیب آل علی فی الخمس افضل من وصیفة فما کان احد من الناس بعد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم احب الی من علی رضی اللّٰہ عنہ قال عبد اللّٰہ بن بر یدة واللّٰہ ما فی الحد یث بینی وبین النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم غیر ابی

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا الحسين بن حريث المروزی قال اخبرنا الفضل بن موسی عن الا عمش عن ابی اسحق عن سعد بن وهب قال قال علی کرم اللّٰه وجهه فی الرحبة انشد با للّٰه من سمع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم یوم غد یر خم یقول ان اللّٰه ورسوله ولی المؤ منین ومن کنت ولیه فهذا ولیه اللهم وال من والاه وعاد من عا داه و انصر من نصره قال فقال سعید قام الی جنبی ستة قال زید بن منیع قام عندی ستة وقال عمر و ذو مراحب من احبه وابغض من ابغضه و سا ق الحد یث رواه اسرا ئیل عن اسحق عن عمر وذی مر .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال اخبرنا علی بن محمد بن علی قال حد ثنا خلف بن تمیم قال حد ثنا اسرا ئیل قال حد ثنا ابو اسحق عن عمرو ذی مر قال شهدت علیا با لر حبة ینشد اصحا ب محمد ایکم سمع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم یقول یوم غد یر خم ما قال فقام اناس فشهدوا انهم سمعو ارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم یقول من کنت مو لاه فعلی مولاه اللهم وال من وا لاه وعاد من عا داه واحب من احبه وا بغض من ابغضه وانصر من نصره

﴿قوله وتفرق بین المؤمن والکا فر لعل هنا سقطا و تحریفا فلیحرر﴾ وتفرق بین المؤمن والکا فر.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال اخبرنا ابو کر یب محمد بن العلا الکو فی قال حدثنا ابو معا ویة عن الا عمش عن عدی بن ثا بت

عـن زر بـن جيـش عن على كرم اللّٰه وجهه قال واللّٰه الذى خلق الجنة وبـرأ النسمه انه لعبد النبى صـلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم انه لا يحبنى الا مؤمن ولا يبغضنى الا منا فق.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا ابو كريب محمد بن العـلاء الـكـو فـى قـال حـد ثنا ابو معا وية عن الا عمش عن عدى بن ثابت . ﴿قـولـه واصـل بن عبد الا على لعله تحو يل السند لا ن واصل بـن عبـد الا على من مشا يخ النسا ئى كا يفهم من رمز التقر يب من ها مـش الاصـل﴾ واصـل بـن عبـد الا على بن واصل بن عبد الا على ابن واصـل الكو فى قال حدثنا وكيع عن الا عمش عن عدى بن ثا بت عن زر بـن جيـش عن على رضى اللّٰه عنه قال عهدلى النبى صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم انه لا يحبنى الا مؤمن ولايبغضى الا منافق.

﴿أخبـرنا﴾ احمد بن شعيب قال أخبرنا يوسف بن عيسى قال اخبـرنا الفضل بن مو سى عن الا عمش عن عدى عن زر قال قال على انه لعهدى النبى صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم انه لا يحبك الا مؤمن ولا يبغضك الا منافق.

## ذكر المثل الذى ضرب به رسول اللّٰه ﷺ لعلىؓ

﴿أخبـرنـا﴾ احمد بن شعيب قال اخبر نا ابو جعفر محمد بن عبـد الـلّٰـه بـن الـمبـارك الـمـخزومى قال حد ثنا يحيى بن معين قال اخبـرنـا ابـو حفص الا بار عن الحكم بن عبد الملك عن الحرث بن

الحصین عن ابی صادق عن ربیعة بن ناجذ عن علی رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم یا علی فیک مثل من مثل عیسی ابغضتہ الیھود حتی یھتوا امہ واحبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزل الذی لیس بہ.

## ذکر منزلة علیؓ وقربہ من النبی ﷺ

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال خبرنا اسمعیل بن مسعود البصری قال حد ثنا شعبہ عن ابی اسحق عن العلا سال رجل ابن عمر عن عثمان قال کان من الذین تولوا یوم التقی الجمعان فتاب اللّٰہ علیہ ثم اصاب ذنبا فقتلہ فسا ئہ عن علی رضی اللّٰہ عنہ فقال لا نسا ل عنہ الا تری منزلتہ من رسول اللّٰہ ﷺ

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال اخبر نا ھلال بن العلا ء عن عرارانہ قال سالت عبد اللّٰہ بن عمر قلت الا تحدثنی عن علی و عثمان قال اما علی فھذا بیتہ من بیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم ولا احد ثک عنہ بغیرہ واما عثمان فانہ اذنب ذنبا عظیما عفی اللّٰہ عنہ وأذنب فیکم ذنباصغیرا فقتلتموہ .

﴿أخبرنا﴾احمد بن شعیب قال اخبرنا احمد ابن سلیمان الرھاوی قال حدثنا عبد اللّٰہ قال اخبرنا اسرائیل عن ابی اسحق عن العلاء بن عرار قال سألت عن ذلک ابن عمر وھو فی مسجد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم قال ما فی المسجد بیت غیر بیتہ وأما عثمان فانہ أذنب ذنبا دون ذلک فقتلتموہ.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اسمعيل بن يعقوب بن اسمعيل قال حدثنی ابو مو سی و محمد بن مو سی بن اعين قال حدثنی ابی عن عطا ء عن سعيد بن عبيد قال جا ء رجل الی ان عمرو فسأ له عن علی رضی اللہ عنه قال لا احد ثک عنه ولكن انظرا لی بيته من بيوت رسول اللہ صلی اللہ عليه و آلہٖ وسلم قال فا نی بغضه قال به ابغضک اللہ .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبر نی هلال بن العلا ء بن هلال قال حدثنا حسين قال حد ثنا زهير قال حد ثنا ابو اسحق قال سأل ابو عبد الرحمن بن خا لد بن قثم بن العباس من اين ورث علی رسول اللہ صلی اللہ عليه و آلہٖ وسلم قال انه كان اوليا به لحو قا واشد نا به لزو قا خا لفه زيد بن جبلة فی اسناد فقال عن خا لد بن قثم.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبر نی هلال بن العلا قال حدثنی ابی قال حد ثنا عبيد اللہ عن زيد عن ابی اسحق عن خالد بن قثم انه قيل له ا علی ورث رسول اللہ صلی اللہ عليه و آلہٖ وسلم دو ن جدک وهو عمه قال ان عليا اولنا به لحوقا و اشد نا به لزوقا.

﴿أخبرنا﴾ احمد ابن شعيب قال اخبر نی عبدة بن عبد الرحيم المرو زی قال اخبرنا عمر بن محمد قال اخبر نا يو نس بن ابی اسحق عن العيزار بن حر يث عن النعمان بن بشير قال استأذن ابو بكر علی النبی صلی اللہ عليه و آلہٖ وسلم فسمع صوت عائشة عاليا وهی تقول لقد علمت ان عليا احبت اليک منی فا هوی لها ليلطمها

وقال لها يا بنت فلا نة اراک ترفعين صو تک على رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فأمسكه رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم و خر ج ابو بكر مغضبا فقال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يا عائشة كيف را يت اهد يک ٢ من الر جل ثم استا ذن بعد ذلک وقد اصطلح رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم وعائشة فقال ادخلا نی فی السلم كا اد خلتما نی فی الحرب فقال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم قد فعلتما .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبر نی محمد بن آدم بن سليمان المصيصی قال حد ثنا ابن عينيه عن ابيه عن جميع وهوا بن عمر قال دخلت مع امی على عا ئشة و انا غلام فذكرت لها عليا رضى الله عنه فقا لت مارايت رجلا احب الى رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم منه ولا امرأة احب الى رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم من امراته .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا عمرو بن على البصرى قال حد ثنى عبد العز يز بن الخطاب ووثقسه قال حدثنا محمد بن اسمعيل بن رجاء الز بيد ی عن ابی اسحق الشيبا نی عن جميع بن عمر قال دخلت مع ابی على عا ئشة يسأ لها من وراء الحجاب عن على رضى الله عنه فقا لت تسألنى عن رجل ما اعلم احد كان احب الى رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم منه ولا احب اليه من امراته .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبر نی زکر یا بن یحیی قال اخبر نا ابراهيم بن سعد قال حد ثنا شا ذان عن جعفر الاحمر عن عبد اللّٰه بن عطاء عن ابن بر يدة قال جا ء رجل الی ابی فسا له ای الناس كان احب الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قال من النساء فاطمة ومن الر جال علی رضی اللّٰه عنه.

﴿أخبرنا﴾ محمد بن مسلمة قال حد ثنی عبد الرحیم قال حد ثنی زید عن الحرث عن ابی زرعة بن عمرو بن جر یر عن عبد اللّٰه بن یحیی سمع علیا رضی اللّٰه عنه یقول کنت ادخل علی نبی صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم کل لیلة فان کان یصلی سبح فد خلت و ان لم یکن یصلی اذن لی فدخلت.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال اخبرنی زکر یا بن یحیی قال محمد بن عینیة و ابو کامل قال حد ثنا عبد الوا حد بن زیاد قال حدثنا عمار بن القعقا ع بن الحرث العکی عن ابی زر عة بن عمرو بن جر یر عن عبد اللّٰه بن یحیی قال قال علی کان لی سا عة من السحر ادخل فیها علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم فان کان فی سبح و ان لم یکن فی صلاته اذن لی .

## ذكر الا ختلاف على مغيرة فی هذا الحديث

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال اخبر نی محمد بن قد ا مة المصیصی قال اخبر نا جر یر عن المغیر ة عن الحرث عن ابی زرعة

بن عمرو بن جر یر قال حد ثنا عبد اللّٰہ بن یحیی عن علی رضی اللّٰہ عنہ قال کان لی من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم من السحر ساعۃ ﴿قولہ فیھا العل منا سقطا والا صل ادخل علیہ فیھا فلیحرر﴾ فیھا و اذا اتبتہ استأذنت فان جد تہ یصلی سبح وان وجد تہ فارغا اذن لی۔

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال اخبر نی محمد بن عبید بن محمد الکوفی قال حد ثنا ابن عباس عن المغیرۃ عن الحرث العکی عن ابی یحیی قال قال علی رضی اللّٰہ عنہ کان لی من النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم مد خلان مد خل با للیل و مد خل با لنھار اذا دخلت باللیل تنحنح لی خالفہ شرجیل یعنی ابن مدرک فی اسنادہ وواقفہ علی قولہ تنحنح۔

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال اخبر نا القا سم بن ز کریا بن دینار قال حد ثنا ابو اسا مۃ قال حد ثنی شرجیل یعنی ابن مدرک بالجغفری قال حد ثنی عبد اللّٰہ ابن بحر الحضر می عن ابیہ و کن صاحب مطھرۃ علی قال علی رضی اللّٰہ عنہ کا نت لی منزلۃ من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم لم تکن لا حد من الخلا ئق فکنت آتیہ کل سحر فأقول السلام علیک یا نبی اللّٰہ فان تنحنح انصرفت الی اھلی والا دخلت علیہ۔

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال اخبرنا محمد بن بشار قال حد ثنی ابو المسا ور قال حد ثنا عوف عن عبد اللّٰہ بن عمر و بن ھندا

الـجملی عن علی رضی اللہ عنہ قال کنت اذا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اعطیت و اذا سکت ابتدأنی.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال أخبرنا محمد بن المثنی قال حـدثـنـا أبـو مـعـاویة قـال حـد ثنا الا عمش عن عمرو بن مرة عن ابی البـحتـر ی عـن عـلی رضی اللہ عنہ قال کنت اذا سألت أعطیت و اذا سکت ابتد یت .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال قال اخبر نا یو سف بن سعید قـال اخبـر نـا حـجاج بن خد یج قال حد ثنا ابو حرب عن ابی الاسود ورجـل آخـر عـن زا ذان قـال قـال علی رضی اللہ عنہ کنت وا للہ اذا سألت أعطیت و اذا سکت ابتد یت.

## ذکر ما خص بہ امیر المؤمنین علیؓ من صعودہ علی منکبی النبی ﷺ

﴿أخبـرنـا﴾ احمد بن شعیب قال اخبر نا احمد بن حرب قال حـد ثـنا اسباط عن نعیم ابن حکیم المدا ئنی قال اخبر نا ابو مر یم قال قـال عـلـی رضی اللہ عنہ انطلقت مع رسول اللہ صـلی اللہ علیہ و آلہٖ وسـلـم حتی اتینا الکعبة فصعد رسول اللہ صـلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم عـلـی منکبی فنهض بہ علی فلما رأ ی رسول اللہ صـلی اللہ علیہ و آلہٖ وسـلـم ضعفی قال لی اجلس فجلست فنزل النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ

232



وسلم وجلس لی وقال لی اصعد علی منکبی وصعدت علی منکبیه فهض بی فقال علی رضی اللّٰه عنه انه یخیل الی انی لو شئت لنلت أفق السماء فصعدت علی الکعبة وعلیها ثمثال من صفرأ و نحاس فجعلت اعالجه لا زیله یمینا و شما لا وقد اما ومن بین ید یه ومن خلفه حتی اْستمکنت منه فقال نبی اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم اقذنه فقدقت به فکسر ته کا یکسر القوار یر ثم نزلت فا نطلق أنا ورسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم نستبق حتی توار ینا با لبیوت خشیة ان یلقا نا أحد.

## ذکر ما خص به علیؓ دون الا ولین والآخرین من فا طمة بنت رسول اللّٰہ ﷺ وبضعة منه وسیدة منه وسیدة نساء اهل الجنة الا مریم بنت عمران

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعیب قال اخبر نا جر یر بن حر یث قال اخبر نا الفضل بن مو سی عن الحسین بن واقد عن عبد اللّٰه بن یز ید عن ابیه قال خطب ابو بکر و عمر فاطمة فقال رسو ل اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم انها صغیرة فخطبها علی رضی اللّٰه عنه فزوجها منه.

﴿أخبرنا﴾ ابو سعید اسمعیل بن مسعود قال حد ثنا حا تم بن وردان قال حد ثنا ایوب السبحستانی عن ابی یز ید المد نی عن

اسـمـاء بنـت عـمـيس قالت كنت فى رفا ف فا طمة بنت رسول الله
صلى الله عليه و آله وسلم فلما اصبحنا جاء النبى صلى الله عليه و آله
وسـلـم فـضـرب الباب ففتحت له ام ايمن يقال كا ن فى نسائه ٣لتبعثه
وسـمـعـن النساء صوت النبى صلى الله عليه و آله وسلم فتحسحسن
قـال احسـنـت فجلسنا فى ناحية قالت و انا فى ناحية فجاء على رضى
الـلّـه عـنه فدعا له ثم نضح عليه من الما ء فخرج رسول الله صلى الله
عـليـه و آلـه وسـلـم فـرأى سـوا دا فـقـال من هذا قلت أسماء قال ابنة
عميس قلت نعم قال كنت فى زفاف فا طمة بنت رسول الله صلى الله
عـليـه و آلـه وسلم تكو مينها قلت نعم قا لت فد عا فى خا لفه سعيد بن
ابى عروبة فر واه عن ايوب عن عكر مة عن ابن عباس.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبر نى ز كريا بن يحيى قال
حـد ثـنـا مـحـمـد بـن سد ران قال حد ثنا سهيل بن جلاد العبدى قال
حـدثـنـا بـن سـواد عن سعيد بن ابى عروبة عن ايوب السجستانى عن
عـكـر مة عن ابن عباس قال لما زوج رسول الله صـلـى الله عليه و آله
وسـلـم فـا طمة رضى الله عنها من على رضى الله عنه كان فيها اهدى
معها سر ير مشروط ووسادة من اديم حشوها ليف و قر بة وقال وجاء
ببطحاء من الرمل فبسطو فى البيت وقال لعلى رضى الله عنه اذا اتيت
بهـا فـلا تـقـر بها حتى آتيـك فجا ء رسول الله صـلـى الله عليه و آله
وسلم فدقى الباب فخرجت اليه ام ايمن فقال علم اخى قالت و كيف
يـكـون اخـاك وقـد زو جتـه ابنتـك قال انه اخى ثم اقبل على الباب

2-384



ورأى سوادا فقال من هذا قالت اسماء بنت عميس فاقبل عليها فقال لها جئت تكرمين ابنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وكان اليهود يدوجدون من امراته اذا دخل بها قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيدو من ماء فتفل فيه وعوذ فيه ثم دعا عليا رضى الله عنه فرش من ذلك الماء على وجهه وصدر وزراعيه ثم دعا فاطمة ما قبلت تعثرفى ثوبها حياء من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ففعل بهامثل ذلك ثم قال لها مثل ذلك ثم قال ما يا ابنتى والله ما اردت ان ازوجك الا خير اهلى ثم قام وخرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبر نيئعمار بن بكار بن راشد قال حدثنا احمد بن خالد قال حدثنا محمدابن عبد الله بن ابى نجح عن ابيه عن معاوية ذكر على بن ابى طالب رضى الله عنه فقال سعد بن ابى وقاص والله لان يكون لى واحدة من خلال ثلاث احب الى من ان يكون لى ما طلعت عليه الشمس لان يكون قال لى ما قال له حسين رده من تبوك اما ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبى بعدى احب الى من ان يكون لى ما طلعت عليه الشمس ولان يكون قال لى ما قال له يوم خيبر لا عطين الراية رجلا يحب انة رسوله يفتح الله على يدر ليس بفرار احب الى من ان يكون لى ما طلعت عليه الشمس ولان يكون لى ابنة ولى منها من الولد ما له احب الى من ان يكون لى ماطلعت عليه الشمس.

# ذکر الا خبار انأ تورة بأن فاطمة بنت رسول اللّٰہ ﷺ سیدة نساء اهل الجنة الا مریم بنت عمران

﴿أخبرنا﴾ محمد بن بشار قال اخبرنا عبد الو هاب قال اخبرنا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن عا ئشة قالت مرض رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلهٖ وسلم فجاء ت فا طمة رضی اللّٰه عنها فکبت علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلهٖ وسلم یسار ها فبکت ثم اکبت فسار ها فضحکت فلما تو فی النبی صلی اللّٰه علیه و آلهٖ وسلم سا لتا فقالت لما کیت علیه اخبر نی انه میت من و جهه ذلک فبکیت ثم اکببت علیه و أخبر نی انی اسیر ع اهل بیته به لحو قا و ابی سیدة نساء اهل الجنة الا مریم بنت عمران فر فعت را سی فضحکت.

﴿أخبرنا﴾ علال بن بشیر قال حد ثنا محمد بن خلف قال لی مو سی بن یعقوب قال حد ثنی هاشم بن ها شم عن عبد اللّٰه بن وهب ان ام سلمة اخبر ته بان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلهٖ وسلم دعا فاطمة رضی اللّٰه عنها فا جا ها فبکت ثم حد ثها فضحکت قا لت ام سلمة فلما تر می رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلهٖ وسلم سا لتها عن بکا ها و ضحکم افقالت أخبرنی۳ انی سیدة نساء اهل الجنة بعد مریم ابنة عمران فضحکت.

﴿أخبرنا﴾ اسحٰق بن ابراهيم بن مخلد بن راهويه قال إخبر نا جرير عن يزيد بن زياد عن عبد الرحمن بن ابى نعيم عن ابى سيدقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم الحسن والحسين سيد اشباب أهل الجنة وفاطمة سيدة نساء أهل الجنة الا ما كان من مريم بنت عمران.

## ذكر الاخبارالما ثورة بان فاطمة بنت رسول ﷺ سيدة النساء من هذه الامة

﴿أخبر نا﴾ محمد بن منصور الطوسي قال حد ثنا الز هيرى محمد بن عبد اللّٰه قال أخبرنى أبو جعفر محمد بن مر و ان قال حدثنى أبو حا زم عن أبى هريرة قال أبطأ علينا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم يو ما صبور النهار فلما كان العشى قال له قائلنا يا رسول اللّٰه قد شق علينا لم نرك لايوم قال ان ملكا من المساء لم يكن فارنى فاستأزن اللّٰه فى زيارتى فأ خبر نى وبشر ن يان فا طمة بنتى سيدة نساء أمتى وان حسنا حسينا سيد اشباب أهل الجنة.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن سليمان قال أخبرنا الفضل بن زكريا قال أخبر نا زكريا عن فراس عن الشعبى عن مسروق عن عائشة رضى اللّٰه عنها قالت أقبلت فاطمة رضى اللّٰه عنها تمشى كأن مشيتها مشية رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم مرحبا با بنتى ثم اجلسها عن يمينه او عن شماله ثم تسر اليها حديثا فبكت ثم انه ثمر اليها

حـديثـا فـضـحـكـت فقلت لها مرأيت مثل اليوم فرحا أقر ب من حزن سألتها عمر قال فقا لت ما كنت لا فشي سر رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وآلـهٖ وسـلـم حتى اذا قبض سأ لتها فقا لت انه اسرا لی فقال ان جبر يل كـان يـعارضني بالقرآن فی کل سنة مر توا نه عا رضنی به انعام مر تين ومـا ئـر ا نـی الا قـد حـضـر أ جـلـی وانـک أول أهل بيتی لحوقا ونعم السـلـف أنـا نـک قـالـت فبكيت لذلک ثم قال أما ترضين ان تكو نی سيدة نساء هذه الا مة لو نساء المؤ منين قا لت فضحكت .

﴿أخبـرنـا﴾ مـحمد بن معمر البحرا نی قال حد ثنا أ بو دا ؤد حـد ثـنـا أبـو عـوا نة عن فراس عن الشعبی عن مسروق قال أخبر تنی عـائشة قـال كـنـا عـندرسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وآلهٖ وسلم جميعا ما يـغـادر مـنا واحدة فجا ء ت فا طمة رضی اللّٰه عنها ثمشی ولا وللّٰه ان تـحـطـی مشيتهـا من مشية رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وآلهٖ وسلم حتى انتهـت اليـه فقال مرحبا يا بنتی فأ قعد ها عن يمينه او يساره ثم سا رها بشـی ء فبـكـت بكا شديد ا ثم سا رها بشی فضحكت فلما قام رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وآلهٖ وسلم قلت لها اخصک رسول اللّٰه صلی اللّٰه عـلـيـه وآلهٖ وسلم من بيننا با لسراء و أنت تبكين أخبر نی ما قا ل لک قالت ما كنت لا فشی رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وآلهٖ وسلم سر ه فلما تـو فـی رسـول الـلّٰـه صـلـی الـلّٰـه عـليه وآلهٖ وسلم قلت لها أ سا لک عـلـيـک من الحق ما سا رک به رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وآلهٖ وسلم فـقـا لـت أمـا الآ ن فـنـعـم سار نی المرة الا ولی فقال ان جبر يل عليه

السـلام كـا ن يـعا رضنى بالقرآن فى كل سنة مرة و انه عارضنى العام مـر تين ولا أدرى الا جل الا قد اقترب فا تقى اللّٰه واصبرى ثم قال لى يا فـاطـمة أ مـا تـر ضيـن انـک تكونی سيدة نساء هذه الا مة و سيدة نساء العا لمين فضحكت.

## ذكر الخبار الما ثورة بأن فاطمةؓ بضعة من رسول اللّٰه ﷺ

﴿أخبـر نـا﴾ مـحـمـد بـن شعيب قال اخبر نا قتيبة قال حد ثنا الـليـث عـن ابن ابی مليكة عن المسور بن مخرمة قال سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم وهو على المنبر يقول ان بنی ها شم بن الـمغيرة استأ ذ نو نی ان ينكحوا ابنتهم على ابن ابی طا لب رضی اللّٰه عـنـه فـلاآذن ثم لا آذن الا ان ير يد بن طا لب ابن يطلق ابنتى و ينكح ابـنتهـم فا نما هی بضعة منی يرينی مارابها ويؤذ ينی ماآذها رسول اللّٰه فقد حبط عمله.

## ذكر اختلاف النا قلين



﴿أخبـر نـا﴾ احـمد بن سلمان قال حد ثـا يحيى بن آدم قال

حد ثنا بشر بن السرى قال حد ثنا ليث بن عيد قال سمعت ابن أ بى مليكة يقول سمعت المسورين مخر مة يقول سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم بمكة يقول وهو على المنبر انى بنى ها شم بن المغيرة استأ ذنو بى فى ان ينكحوا ابنتهم عليا و انى لا آذن الا ان ير يد ابن أ بى طا لب ان يفارق ابنتى و ان ينكح ابنتهم ثم قال ان فاطمة بضعة منى يؤ ذ ينى ما آذاها و ير ينى ما را بها وما كان لا بن أ بى طالب رضى اللّٰه عنه ان يجمع بين بنت عدو اللّٰه و بين بنت نبى اللّٰه.

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعيب قال حد ثنا الحرث بن مسكين قرأته عليه و أ نا أسمع عن سفيان عن عمرو عن ابن أبى مليكا عن المسور بن مخرمة ان النبى صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم قال ان فـ طمة بضعة منى أ غضبها أغضبنى .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن خا لد قال حد ثنا بشر بن شعيب عن أ ابيه عن الز هرى قال أخبرنى على بن الحسين خبر أن المسور بن مخر مه أخبره ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آل وسلم قال ان فاطمة لمضغة أ و بضعة منى.

﴿أخبرنا﴾ عبد اللّٰه بن سعد بن ابراهيم بن سعد قال أخبر نا ابى عن الو ليد بن كثير عن محمد بن عمرو بن طلحة ان ابن شهاب حد ثه ان على بن حسين حد ثه ان المسور بن مخر مة قال سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم يخطب على منبره هذا و انا يومئذ محتلم فقال ان فاطمة بضعة منى.

ھلد



# ذكر ما خص به علی بن أبی طالب كرم الله وجهه من الحسن والحسين ابنی رسول الله ﷺ وريحا نتيه من الد نيا و سيد ی شباب أهل الجنة الا عيسى بن مريم ويحيى بن ز كر ياً

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن بكار الحرا نی قال أخبر نا محمد بن سلمة عن ابن اسحق عن يز يد بن عبد الله بن قسيط عن محمد بن اسامة بن زيد عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم أما أنت يا علی فختنی و أ بو ولدی أ نت منی و أ نا منک.

## ذكر قول النبی ﷺ الحسن والحسين ابنای

﴿أخبرنا القا سم بن ز كر يا بن دينار قال حد ثنا خا لد بن مخلد قال حد ثنا مو سى وهو ابن يعقوب الز معی عن عبد الله بن ابی بكر بن زيد بن المهاجر قال أخبر نی مسلم بن أ بی سهل النبا ل قال أخبر نی الحسن بن اسا مة بن زيد بن حا رثة قال أخبر نی اسا مة بن زيد قال طر قت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم ليلة لبعض الحاجة فخرج وهو مشتمل على شی ء لا أد ری ما هو فلما فر غت من حا جتی قلت ما هذا الذی انت مشتمل عليه فكشفه فا ذا هو الحسن والحسين على ور كيه فقال هذا ن ابنا ی و نا بنتی اللهم انک تعلم انی أ حبهما فاحبهما.

241



# ذکر الاخبار المأثورة فی ان الحسن والحسین سید اشباب أهل الجنة

﴿أخبرنا﴾ عمرو بن منصور قال حد ثنا أبو نعیم قال حد ثنا یزید بن مردانیه عن عبد الرحمن بن أبی سعید الخد ری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآلہٖ وسلم الحسن والحسین سید اشباب أهل الجنة .

﴿أخبر نا﴾ احمد بن حرب قال ابن فضیل عن یزید عن عبد الرحمن بن أبی نعم عن أبی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیه وآلہٖ وسلم قال ان حسنا وحسینا سید اشباب أهل الجنة ما استثنی من ذلک.

﴿أخبر نا﴾ یعقوب ابن ابراهیم و محمد بن آدم عن مروان ان الحکم بن عبد الرحمن وهو ابن أبی نعم عن أبیه عن أبی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآلہٖ وسلم الحسن والحسین سید اشباب أهل الجنة الا النبی الخالة عیسیٰ بن مریم ویحیی بن زکریا.

# ذکر قول النبی ﷺ الحسن والحسین ریحانتی من هذه الامة

﴿أخبرنا﴾ محمد بن عبد الاعلی الصنعانی قال أخبرنا خالد قال لی اشعث عن الحسن عن بعض أصحاب النبی صلی اللہ

علیه و آلہٖ وسلم قال یعنی انس بن ما لک قال دخلت أور بماد خلت علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم والحسن والحسین ینقلبان علی بطنه و یقول ریحانتی من هذه الا مة.

﴿أخبرنا﴾ ابراهیم بن یعقوب الجرجا نی قال لی وهب بن جر یر ان ابا ہ حد ثه قال سمعت محمد بن عبد اللّٰہ أ بی یعقوب عن ابن أ بی نعم قلا کنت عند ا بن عمرو فأ تا مر جل فا له عن دم البعوض تکون فی ثو بة ٖ و یصلی فیه فقال ابن عمرو انظر و لهذا یأ لنی عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم وسمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم یقول فیه و فی أ خیه هما ریحانتی من الدنیا .

## ذکر قول النبی ﷺ لعلیؓ انت اعز من فاطمة و فاطمة احب الی منک

﴿أخبرنی﴾ ذکر یا بن یحیی بن أ بی عمر قال حد ثنا سفیان عن أ بی لجیح عن أ بیه عن رجل قال سمعت علیا رضی الل هعنه علی المنر با لکو فة یقول خطب الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم فاطمة علیها السلام فزوجنی فقلت یا رسول اللّٰہ أ نا أ حب الیلک أ م هی قال هی أ حب الی منک و أ نت أ عز علی منها.

## ذکر قول النبی ﷺ لعلیؓ ما سألت لنفسی شیأً الا وقد سألت لک

﴿حدثنا﴾ عبد الا علی بن وا صل بن عبد الا علی قال لی علی بن ثا بت قال أخبر نا منصور ابن الاود عن یز ید بن أ بی زیاد عن سلیمان بن عبد اللّٰہ بن فالحرث عن جدہ عن علی رضی اللّٰہ عنہ قال مر ضت فعاد نی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم مدخل علی و أنا مضطجع فا تکأ الی جنبی ثم سبحا نی بثوبہ فلما ر أ نی قد برأت قام الی المسجد یصلی فلما قض یصلا تہ جا ء فر فع الثوب و قال قم یا علی فقمت و قد بر ئت کأ فا لم أ شک شیأ الا سأ لت لک خا لفہ جعفر الا خمر فقال عن یز ید بن أ بی زیاد عن عبد اللّٰہ بن الحر ث عن علی رضی اللّٰہ عنہ.

﴿أخبرنا﴾ القا سم بن ز کر یا بن دینار و قال لی علی رضی اللّٰہ عنہ قال وجعت و جمعا فأ تیت فأ قا منی فی مکا نہ و قام یعصلی و ألقی علی طرف ثو بہ ثم دقال قم یا علی قد برئت لا بأ س علیک و ما دعوت لنفسی بشیء الا دعوت لک بمثلہ وما دعوت بشی ء الا استجیب لی أو قال قد أ عطیت الا انہ قیل لی لا نبی بعدی.

## ذکر ما خص بہ رسول اللّٰہ ﷺ علیاً

﴿أخبرنا﴾ احمد بن حرب عن قا سم وھو ابن یزید قال لی أبو سفیان عن اسحق عن نا صیة بن کعب الا سدی عن علی رضی اللّٰہ

۲۴۴



عنه أنی رسول الله صلی الله علیه وآلہٖ وسلم قال ان عمک الشیخ الضال قد مات فمن یواریه قال اذهب فوار اباک ولا تحدثن حدثا حتی تاتینی فواریته ثم أتیته فأمرنی أن اغتسل و دعا بدعوات ما یسرنی ما علی الارض بشی منهن.

﴿أخبرنا﴾ محمد بن المثنی عن أبی داود قال لی شعبة قال أخبرنی فضیل أبو معالی عن العثبی عن علی رضی الله عنه قال لی کلمة ما أحب ان لی بها الدنیا .

## ذکر ما خص به علیؓ من صرف اذی الحرو البردعنه

﴿أخبرنا﴾ محمد بن یحیی بن ایوب بن ابراهیم قال حدثنا محمد بن یحیی وهو حدثنی عن ابراهیم الصائغ عن ابی اسحق الهمدانی عن عبد الرحمن بن أبی لیلی ان علیا رضی الله عنه خرج علینا فی حر شدید و علیه ثیاب الشتاء خرج علینا فی الشتاء وعلیه ثیاب الصیف ثم دعا بماء فشرب ثم مسح العرق عن جبینه فلمارجع الی بیته قال یا أبتاه رأیت ما صنع أمیر المؤمنین رضی الله عنه خرج علینا فی الشتاء و علی ثیاب الصیف وخرج علینا فی الصیف و علیه ثیاب الشتاء فقال ابو لیلی ما فطنت و أخذ بید ابنه عبد الرحمن فاتی علیا رضی الله عنه فقال له الذی صنع فقال له علی رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وآلہٖ وسلم کان بعث الی و أنا أرمد شُدید الرمد فبزق فی عینی ثم قال افتح عینیک ففتحهما فما اشتکیتهما حتی الساعة و دعا لی فقال اللهم أذهب عنه الحرو البرد

فما وجدت حرا و بر دا حتی یو می هذا .

# ذکر النجوی و ما خفف علیؓ عن هذه الامة

﴿أخبرنی﴾ محمد بن عبد اللّٰہ بن عمرار قال حدثنا قا سم الحر می عن سفیان عن عثمان وهو ابن المغیرة عن سا لم عن علی بن علقعة عن علی رضی اللّٰہ عنه قال لما نزلت یا أیها الذ ین أ منوا اذا ناجیتم الر سول فقد موا بین یدی نجوا کم صد قة قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم لعلی رضی اللّٰہ عنه مرهم أ ن یتصد قوا قال بکم یا رسول اللّٰہ قال بدینار قال لا یطیقول قال فبنصف دینار قال لا یطقون قال بکم قال بشعیر ة فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم انک لز هید فا نزل اللّٰہ أ أ شفقتم أن تقد موا بین یدی نجوا کم صد قات الأ یة و کان علی رضی اللّٰہ عنه یقول خفف بی عن هذه الامة.

# ذکر أشقی الناس

﴿أخبرنا﴾ محمد بن وهب بن عبد اللّٰہ بن سماک قال حدثنا محمد بن سلمة قال حد ثنا ابن اسحق عن یز ید بن محمد بن خثیم عن محمد بن کعب القر ظی عن محمد بن خیثم عن عمار بن یاسر قال کنت أ نا وعلی بن أ بی طا لب رفیقین فی غزو ة العشیرة من بطن ینبع فلما نز لها رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم أ قام بها شهرا فصا لح فیها نبی مد لج و حلفاء هم من ضمرة فو اد عهم فقال

لی علی رضی اللہ عنہ ھل لک یا أ با الیقظا ن أ ن نأ تی ھؤ لا ء نفسر
من نبی مد لج یعملون فی عین لھم فننظر کیف یعملون قال قلت ان
شئت فجسنا ھم فنظر نا الی أ عما لھم سا عة ثم غشینا النوم فا نطلقت
أنا و علی حتی اضطجعنا فی ظل صور من النخل و فی دقعا ء من
التراب فمنا فو اللہ ما أ ھبنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم
یحر کنا برجلہ و قد تر بنا من تلک الد قعا ء التی نمنا فیھا فیو مئذ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم لعلی رضی اللہ عنہ ما لک
یا أ با ترا ب لما یری علیہ من التر اب ثم قال أ لا أ حد ث کا با شقی
الناس رجلین قلنا بلی یا رسول اللہ قال أ حیمر ثمود الذ ی عقر النا قة
و الذی یضر بک علی ھذہ ووضع یدہ علی قر نہ حتی یبل منھا ھذہ
و أ خذ بلحیتہ.

## ذ کر آخر النسا عھدا بر سول اللہ ﷺ

﴿قال أخبر نا﴾ أ بو الحسن علی بن حجر المر و زی لا
حدثنا جر یر عن المغیرة عن أم المؤ منین أم سلمة ان أ قرب الناس
عھدابرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم علی رضی اللہ عنہ.

﴿أخبرنی﴾محمد بن قد ا مة قال حدثنا حر یر عن مغیر ة
عن أ م مو سی قا لت قالت أم سلمة والذی تحلف بہ أم سلمة ان
أقرب الناس عھدا بر سول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم علی رضی
اللہ عنہ قا لت لما کا ن غدوة قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ
وسلم فا رسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم قا لت و أ ظنہ

كـان بـعثـه فـى حـا جة فـجـعـل يقول جاء على ثلاث مرات فجاء قبل طـلـو ع الشـمـس فـلـمـا أن جا ء عز فنا ان له اليه حا جة فخر جنا من البيت و كنا عند رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم يو مئذ فى بيت عـا ئشة و كنت فى آخر من خرج من البيت ثم جلست من وراء الباب فـكـنـت اد نا هم الى الباب فأ كب عليه على رضى اللّٰه عنه فكان أ خر الناس به عهدا فجعل يساره و ينا جيه .

## ذكر قول النبى ﷺ لعلى رضی اللہ عنہ تقاتل على تأويل القرآن كا قا تلت على تنزيله

﴿حـدثـنـا﴾ أحمد بن شعيب قال أخبرنا السحق بن ابراهيم و مـحمد بن قدا مة واللفظ له و عن حرب عن الا عمش عن اسمعيل بن رجـا ء عـن أ بيـه عـن أ بى سعيد الخدرى قال كنا جلو سا ننظر رسول اللّٰه صـلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم فخرج الينا قد انقطع شسع نعله فر مى به الى على رضى اللّٰه عنه فقال ان منكم رجلا يقا تل الناس على تأويل الـقـر آن كـمـا قا تلت على تنز يله قال أ بو بكر أ نا قال لا قال عمر أ نا قال لا ولكن خا صف النعل .

## التر غيب فى نصرة على رضی اللہ عنہ

﴿أخبـر نـا﴾ يوسف بن عيسى قال أخبر نا الفضيل بن مو سى قـال حد ثنا الا عمش عن أ بى اسحق عن سعيد بن وهب قال قال على رضـى الـلّٰه عنه فى الر حبة أ نشد با للّٰه من سمع رسول اللّٰه صلى اللّٰه

عليه وآلہٖ وسلم يوم غدير خم يقول الله ولى و انا ولى المؤ منين و من كنت وليه فهذا وليه اللهم وال من والاه وعاد من عا دا ه وانصر من نصره فقال سعيد الى جنبى ستة وقال حا رثة بن نصر قام ستة وقال زيد ابن يثيغ قام عندى ستة وقال عمرو ذو مر أحب من أحبه و أ بغض من أبغضه.

## ذكر قول النبى ﷺ عمار تقتله الفئة السا غية

﴿قال أخبرنا﴾ عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن والز هرى قال به حد ثنا غندر عن شعبة قال سمعت خا لدا يحد ث الحد يث عن سعيد بن ابى الحسن عن أمه عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وآلہٖ وسلم قال لعمار تقتلك الفئة الباغية خا لفه أ بو دا ؤد وقال حدثنا شعبة قال أخبر نا أ يوب وخا لد عن الحسن عن ابيه عن أم سلمة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وآلہٖ وسلم قال لعمار تقتلك الفئة البا غية ﴿وقد﴾ رواه ابن عون عن الحسن قال أخبر نا حميد بن مسعدة وعن يزيد وهو ابن زر يع قال أخبرنا ابن عون عن الحسن عن ابيه عن أم سلمة قالت لما كان يوم الخندق وهو يعاطيهم اللبن وقد اغبر شعر صدره قالت فو الله مانسيت وهو يقول اللهم ان الخير خير الآخرةفاغفر للانصار والمهاجرة قالت وجاء عمار فقال ابن سمية تقتله الفئة الباغيه .

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعيب قال أخبرنا محمد بن عبد الاعلى قال حدثنا خالد بن عنزعن الحسن قال قالت أم المومنين أم

سلمة بمكة تأليف يوم الخندق وهو يعاطيهم اللبن وقد اغبرشعره وهو يقول اللهم ان الخير خير الآخرةفاغفر للانصار والمهاجرة وجاء عمار ابن سمية قال تقتلک الفئة الباغيه﴿قال أخبرنا﴾أحمد بن شعيب قال أخبرنا النضرابن شميل عن شعبة عن أبى سلمة عن ابى نضرة عب أبى سعيد الخدری قال حدثنا من هو خير منى أبو قتادة ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم قال لعمار يوشک يا ابن سمية ومسح الغبار عن رأسه وقال تقتلک الفئة الباغية.

﴿قال حدثنا﴾أحمد بن سليمان قال حد ثنا يز يد قال أ خبرنا العوام عن الا سود بن مسعود عن حنظلة بن خو يلد قال كنت عند معاوية فأ تا مر جلان يختصمان فى رأس عمار يقول كل واحد منهما أنا قتلته فقال عبد اللّٰه بن عمرو يظيب أ حد كانفسا لصا حبه فا نى سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم يقول تقتلک الفئة الباغية ﴿خالفه﴾ شعبة فقال عن العوام عن رجل عن حنظلة بن سويد.

﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن المثنى قال اخبرنا شعبة عن العوام بن حو شب عن رجل من بنى شيبان عن حنظلة ابن سو يد قال جى ء برأ س عمار رضى اللہ عنه فقال عبد اللّٰه بن عمرو سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم يقول تقتلک الفئة البا غية .

﴿قال﴾ احمد بن شعيب قال أخبر نى محمد بن قدا مة قال حد ثنا جر ير عن الا عمش عن عبد الرحمن عن عبد اللّٰه بن عمرو قال سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم يقول تقتلک الفئة

الباغية خالفه أ بو معا وية فر واه عن الا عمش .

﴿قال أخبر نا﴾ عبد اللّٰہ بن محمد قال أ بو معا ويةقال حد ثنا الا عـمـش عن عبد الرحمن بن أ بى زياد أ خبر نا أحمد بن شعيب قال أكبـر نـا عـمـرو بـن منصور الشيبا نى أخبرنا سفيان عن الا عمش عن عبد الرحمن بن أ بى زياد عن عبد اللّٰہ بن الحرث قال انى لا ساير عبد اللّٰہ بن عمرو ابن العاس و معاوية فقال عبد اللّٰہ بن عمرو يا معا وية ألا تسمع ما يقولون تقتله الفئة البا غية فقال لا تزال واحضا فى قو لك أ نحن قتلنا و انما قتله من جاء به الينا.

## ذكر قول النبى ﷺ تمرق مار قة من الناس يلى قتلهم أولى الطا ئفتين بالحق

﴿أخبـرنـا﴾ مـحـمـد بـن المثنى قا ل حدثنا عبد الا على قال حـدثـنـا دا ود بن ابى نضرة عن أ بى سعيد الخد رى رضى اللّٰہ عنه ان رسول اللّٰہ صـلى اللّٰہ عليه و آلہٖ وسلم قال تمرق ما رقة من الناس بلى قتلهم أ ولى الطا ئفتين با لحق .

﴿أخبـرنـا﴾أحـمـد بـن شعيب قال أخبرنا قتيبة بن سعيد قال حـدثـنـا أ بـو عـوا نة عن قتا دة عن أ بى سعيد الخد رى ان رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه و آلہٖ وسلم قال تمرق مار قة من الناس تلى قتلهم أ ولى الطا ئفتين.

﴿أخبـرنـا﴾ أحمد ابن شعيب قال أخبر نا قتيبه بن سعيد قال

حد ثنا أبو عوا نة عن قتا دة عن أبی نضرة عن أبی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم یکونامتی فر قتین فیخرج من بینها ما رقة یلی قتلهماأو لا هما با لحق .

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعیب قال أخبرنا عمرو بن علی قال حد ثنا یحیی قال حد ثنا أبو نضرة عن أبی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم تفرق امتی فر قتین تمرق مار قة تقتلهم أولی الطا ئفتین با لحق.

﴿أخبرنا﴾أحمد بن شعیب قال أ خبرنا سلیمان ابن عبد اللّٰه بن عمرو قال حدثنا بهز عن القا سم وهو ابن الفضل قال حد ثنا أبو نضرة عن أبی سعید ان رسول اللّٰه صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم قال تمرق مارقة عند فرقة الناس تقتلهم اولی الطا ئفتین بالحق.

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعیب قال أخبر نا محمد بن عبد اللّٰه الا علی قال حد ثنا المعتمر قال سمعت أبی قال حد ثنا أبو نضرة عن أبی سعید علی النبی صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم انه ذکر أ نا سا فی انه یخر جون فی فر قة من الناس سیما هم التحلیق یمر قون من الدین کا یمرق الحکم من الر میة همشر الخلق أو هم أ شر الخلق یقتلهم أ ولی الطا ئفتین الی الحق قال قال کلیة أخبر نی قلت دیتی دینه ما فی ۳فقال وأنتم قتلتمو هم یا أهل العراق .

﴿أخبرنا﴾ عبد الا علی بن واصل ابن عبد ا لا علی قال أخبرنا محا ضر بن سلو ر ع قال حد ثنا الا جلح عن حبیب انه سمع

الـضـحـا ک الـمشـر قـی حد یثهم و معه سعید بن جبیر و یحبون بن شعـیـب و أ بـو البحتری والو ضا ک المشر قی حد یثهم و معه سعید بـن جبیـر میـمـون بـن شـعـیـب و أ بو البحتری والوضاح والهمدا نی والـحسـن الـعـر بی أنه سمع أبا سعید الخدری مر وی عن رسول اللّٰہ صـلـی اللّٰـه علیه وآلہٖ وسلم وفی قوم یخر جون من هذه الا مة قد کر من صاتهم وز کا تهم وصو مهم یمر قون من الا سلام کا یمرق السهم من الر میة لا یجا وز القرآن من ترا قیهم یخر جون فی فر قة من الناس لقا تلهم أ قرب الناس الی الحق.

## ذکر ما خص به أمیر المؤمنین علی بن أ بی طا لبؓ من قتال المارقین

﴿أخبـرنـا﴾ یو نـس بن عبد الا علی عن الحرث بن مسکین قـرامة عـلیـه و أ نـا أسمع واللفظ له عن ابن وهب قال أخبر نی یو نس عـن ابـن شهـاب قـال أ خبـر نـی أ بـو سـلـمة عن له عن ابن وهب قال أخبرنـی یـو نـس عـن ابـن شهـاب قـال أخبـر نـی أ بو سلمة عن عبد الـرحـمـن عـن ابی سعید الخد ری قال قال بینما نحن عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم ومـن یـعـدل اذا لـم أ عـدل لقد خبت و خسرت ان لم أعدل قال عمر ائـذن لی فیه اضرب عنقه قال دعه فان له أحابا یحتقر أحد کم صلا ته مـع صـلا ته وصیا مه مع ۲ یقر ؤن القرآن لا یجلو ز ترا قیهم یمر قون

من الا سلام مرو ق السهم من الر مية فينظر فی قذ ذه فلا يو جد فيه شی ثم ينظر فی نضبه فلا يو جد فيه شی ءٍ ثم ينظر فی رصا فه فلا يو جد فيه شی ءٍ ثم ينظر فی نصله فلا يو جد فيه شیءٍ قد سبق الفرث والدم آيتهم رجل أ سو د احد ی عضد به مثل ثدی المرأة أو مثل البضعة دتد ر در يخر جون علی خير فر قة من الناس قال أ بو سعيد فا شهد انی سمعت هذا من رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم وأشهد أن علی بن أ بی طا لب كرم اللّٰه وجهه قا تلهم و أنا معه فا مر بذ لک الر جل فا لتمس فو جد فأ نی به حتی نظر ت اليه علی النعت الذ ی نعت به رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم .

﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن المصطفی بن البهلول قال حد ثنا الو ليد بن مسلم وحد ثنا قتيبة بن الو ليد و ذكر آخر قلوا أخبر نا الا وزا عيی عن الز هری عن أ بی سلمة والضحا ک عن أ بی سعيد الخدری قال بينما رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم يقسم ذات يوم قسما فقال ذوا لخو يصرة التميمی اعدل يا رسول اللّٰه قال ويلک و من يعدل اذا لم أ عدل فقال عمر بن الخطاب يارسول اللّٰه ائذ ن لی حتی أ ضرب عنقه فقال له رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم الا أ ن له أصحا با يحقر أحد كم صلا ته مع صلاته و صيا مه مع صيا مه ٢ يمر قون من الد ين مر وق ا لسهم من الر مية حتی ان احد هم لينظر الی قذ ذه فلا يجد شيا سبق الفرث والدم يخر جون علی خير فر قة من الناس آيتهم رجل ادعج أحد يديه مثل ثدی المر أ ة أ و

كـا لبـضـعة تد ر در قال أ بو سعيد أ شهد لسمعت هذا من رسول اللّٰه
صـلـى الـلّٰه عليه و آلهٖ وسلم أ شهدا نى كنت مع رسول اللّٰه صلى اللّٰه
عـليـه و آلـهٖ وسـلـم وعلى بن أ بى طا لب رضى اللّٰه عنه حين قا تلهم فا
رسـل الـى القتلى فأ تى به على النعت الذى نعت به رسول اللّٰه صلى
الـلّٰـه عـليـه و آلـهٖ وسـلـم ﴿قال﴾ الحرث بن مسكين قراء ة عليه وأنا
أسـمـع عـن ابـن وهـب قـال أ خبـر نـى عمرو بن الحرث عن بكر بن
الاشـج عـن بكر بن سعيد عن عبد اللّٰه بن ابى را فع ان الجر و رية لما
خـرجت وهم مع على بن أ بى طا لب رضى اللّٰه عنه فقا لوا لا حكم الا
لـلّٰـه قـال عـلى رضى اللّٰه عنه كلمة حق أ ريد بها با طل ان رسول اللّٰه
صلى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم وصف نا سا ا نى لا عرف صفتهم فى هؤلاء
يـقـو لـو ن الـحـق بـأ لستهم لا يجا وز هذا منهم و أ شا ر الى حلقه من
أبغض خلق اللّٰه اليهم منهم أ سود كان احدى يد يه طبى شاة أ و حلمة
ثـدى فـلما قا تلهم على رضى اللّٰه عنه قال انظر وا فنظر و افلم يجد و
اشيـأ قـال ار جـعـو ا فـوا اللّٰه ما كذ بت ولا كذ بت مر تين أ و ثلا ثا ثم
وجـد وه فـى خـر بة فـا تـوا به حتى و ضعوه بين يد يه قال عبد اللّٰه أ نا
حاضر ذلك من امر هم و قول على رضى اللّٰه عنه.

﴿أخبـر نـا﴾ أحـمـد بن شعيب قال اخبر نا محمد بن معا وية
ابـن يـز يـد قـال أ خبـر نـا عـلى بن هشام عن الا عمش عن خشيمة عن
سويد بن غفلة قال سمعت عليا رضى اللّٰه عنه يقو ل اذا احد ثنكم عن
نـفسـى فـان الحرب خذ عة و اذا حد ثنكم عن رسول اللّٰه صـلى اللّٰه

علیہ وآلہٖ وسلم ملان أ خر من السماء احب الی من ان أ کذب علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول یخرج قوم فی آخر الزمان احد ا ث الا سنان سفھا ء الا حلام یقولون من خیر قول البر یۃ یقر ؤن القرآن لا یجا وز ایما نھم حنا جرھم یمرقون من الد ین کا یمرق السھم من الر میۃ فاینما ادر کتمو ھم فا قتلوھم فان فی قتلھم أ جر المن قتلھم عند اللّٰہ یوم القیا مۃ.

## ذکر الا ختلاف علی ابی اسحق فی ھذا الحدیث

﴿قال أخبرنا﴾ احمد بن سلیمان والقا سم بن زکر یا قا ل حد ثنا عبد اللّٰہ عن اسرا ئیل عن ابی اسحق عن سو ید بن غفلۃ عن علی رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم یخرج قوم فی آخر الز مان یقرون القرآن لا یجا وز ترا قیھم یمر قون من الا سلام کا یمرق السھم من الر میۃ قتا لھم حق علی کل مسلم خالفہ یو سف بن أ بی اسحق فأ دخل بین أ بی اسحق و بین سو ید بن غفلۃ عبد الرحمن للّٰہ مر وان .

﴿قال أخبرنی﴾ زکر یا بن یحیی قال حد ثنا محمد بن العلا ء قال حد ثنی ابرا ھیم بن یو سف عن ابیہ عن اسحق عن ابی قیس الا ز دی عن سو ید بن غفلۃ عن علی رضی اللّٰہ عنہ قال فی آخر الز مان قوم یقر ؤن القر آن لا یجا وز ترا قیھم یمر قون من الد ین مروق السھم من الر میۃ قتا لھم حق علی کل مسلم سیما ھم التحلیق.

256



﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال أخبر نی محمد بن بكار الحرا نی حد ثنا مخلد قال حد ثنا اسرائيل عن ابرا هيم بن عبد الا على عن طارق بن زياد قال خرجنا مع على رضى اللّٰه عنه الى الخوارج فقتلهم ثم قال انظر وافان نبى اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم قال ان سيخرج قوم يكلمون كلمة الحق لا يحا وز حلو قهم يخرجون من السهم من الرمية سيما هم ان فيهم رجلا اسود مخدج اليد فى يده شعرات سود فانظر و ا ان كان وهو فقد قتلتم شر الناس وان لم يكن هو فقاد قتلتم خير الناس فبكينا ثم قال اطلبوا فطلبنا فوجد نا المخد ج فخرر نا سجودا و خر على رضى اللّٰه عنه معنا ساجدا غيرا نه قال يتكلمون كلمة .

﴿قال أخبرنا﴾ الحسن بن مدرک قال حد ثنا يحيى بن حماد قال أخبر نا أبو عوانة.قال اخبر نی ابو سليمان الجهنى انه كان مع على رضى اللّٰه عنه يوم النهر وان قال و كنت ذلک تصبارع رجلا على فقلت ما شأ ن بذ لک قال أكلها فلما كان يوم النهروان وقتل على الحر و رية فخرج على قتلهم حين لم يجد ذا لثدى فطا ف حتى وجده فى سا قيه فقال صدق اللّٰه وبلغ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم وقال لى مسكينه ثلاث شعرات فى قبل حلمة الثدى.

﴿قال أخبرنا﴾ على بن المنذرور قال حد ثنى أ بى قال اخبرنا عا صم ابن كليب الحر مى عن ابيه قال كنت عند على رضى اللّٰه عنه جا لسا اذ دخل رجل عليه مشياب السفر و على رضى اللّٰه

عـنـه يـكلم الناس ويكلمو نه فقال يا أمير المؤ منين أ ذن لى ان أ تكلم فـلـم يا تفت اليه و شغله ما فيه فجلس الى رجل قال له ما عند ک قال كـنـت مـعـمـر فا قيت عا ئشة فقا لت هؤ لا ء القوم الذ ين خرجوا فى أرضـكـم يسمعون حرور يه قلت خر جو ا فى مو ضع يسمى حزور اء تسمى بذ لک فقا لت طو لى لمن شهد منكم لو شا ء ابن أ بى طا لب رضـى الـلّٰه عنه لأ خبر كم خبر هم فجئت اسأله عن خبر هم فلما فرغ عـلى رضى اللّٰه عنه قال اين المستأ ذن فقص عليه كما قص عليها قال انـى دخـلـت على رسول اللّٰه صـلـى الـلّٰه عليه و آلہ وسلم وليس عنده احـد غيـر عائشة رضى اللّٰه عنها فقال لى كيف انت يا على و قوم كذا وكذا قلت اللّٰه ورسوله اعلم قال ثم شار بيده فقال قوم يخر جون من الـمشـرق يـقـرؤن الـقـر آن لا يجا وز ترا قيهم يمر قون من الد ين كا يـمـرق الـمسهـم من الر مية فيهم رجل مخد ج كا ن يده ثدى حبشية اشـد كـم بـا للّٰه اخير تـسكم به قا لوا نعم قال اشد كم با للّٰه اخبر تكم انـه فيهـم قـا لوا نعم فجئتمو نى و أ خبر تمو نى انه ليس فيهم فخلفت لكم با للّٰه انه فيهم ثم اتيتمو نى به تحبو نه كا نت لكم قا لوانعم صدق اللّٰه ورسوله.

﴿قـال أخبـرنا﴾ محمد بن العلاء قال حد ثنا أبو معا وية عن الا عـمـش عـن زيـد وهو ابن وهب عن على بن ابى طا لب رضى اللّٰه عـنه قال لما كان يوم النهر وان لقى الخوارج فلم يرحوا حتى سجر وا بـا لـرماح قتلوا جميه قال على رضى اللّٰه عنه اطلبوا اذا الثد ية فطلبوه

258



فلم يجدوه فقال على رضى اللّٰه عنه ما كذبت ولا كذبت طلبو فظلبو فوجدوه فی وخدة من الارض عليه ناف من القتلى فا ذارجل على يده مثل سبلات السنور فكبر على رضى اللّٰه عنه والناس واعجبهم ذلک .

﴿قال أخبرنا﴾ عبد الاعلى بن واصل بن عبد الاعلى قال حدثنا الفضل بن دكين عن موسى بن قيس الحضرمی عن سلمة بن كهيل عن زيد بن وهب قال خطبنا على بقنطرة الدبرخان فقال ان قد ذكر لی بخارجه تخرج من قبل المشرق و فيهم ذوالثدية فقاتلهم فقالت الحرورية بعضهم لبعض فردكم كاير دكم يوم حروراء فشجربعضهم بعضا بالرماح فقال رجل من اصحاب على رضى اللّٰه عنه قطعو العوالی والعوالی الرماح فداروا و استدارروا وقتل من اصحاب على رضى اللّٰه عنه اثنا عشررجلا او ثلاثة عشررجلا قال التمسوا المخدج و ذلک فی يوم شات فقالو اما نقدرعليه فركب على رضى اللّٰه عنه بغلة النبی صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم الشهباء قال هذه من الارض قالوا التمسوا فی هؤلاء فاخرج فقال ما كذبت ولا كذبت اعملوا ولا تكلوا لولا انی اخاف ان تتكلوا الأخبرتكم بما قضى اللّٰه لكم على لسانه يعنی النبی صلى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم ولقد شهدت اناسا باليمن قالوا كيف يا امير المؤمنين قال هو لهم.

﴿قال أخبرنا﴾ العباس بن عبد العظيم قال حدثنا عبد

الرزاق قال أخبر نا عبد الملک بن أ بی سلیمان عن سلمة ابن کهیل
قال حد ثنا ابن وهب انه کان فی الجیش الذ ی کا نو ا مع علی رضی
اللّٰه عنه الذ ین سا رو الی الخوارج فقال علی رضی اللّٰه عنه ایها الناس
انی سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم یقول سیخرج قوم
من امتی یقر ؤن القرآن لیس قراء تکم الی قرا متهم بشئ ولا صلاتکم
الی صلا تهم بشئ ولا صیا مکم الی صیا مهم بشئ یقرؤن القرآن
یحسبون انه لهم وهو علیهم لا یجاوز ترا قیهم یمر قون من الا سلام
کما یمرق السهم من الر میة لو یعلم الجیش الذ ین یصیبو نهم ما قضی
لهم علی لسان نبیهم لا تکلوا علی العمل وآیة ذلک ان فیهم رجلا له
عضد ولیست له ذرا ع علی اس عضده مثل حلمة ثدی المرأ ة علیه
مشعواب بیض قال سلمة فنزل لنی زید منز لا حتی مرر نا علی قنطر ة
قال فلما التقینا و علی الخوا رج عبد اللّٰه بن وهب الر سی فقال لهم
القوار ما حکم وسلبوا سیو فکم من جفو نها فشجر هم الناس بر
ماحهم فقتل بعضهم علی بعض وما اصیب من الناس یومئذ الا رجلا ن
قال علی کرم اللّٰه وجهه التمسو ا فیهم المخد ج قام یجدو ه فقام علی
رضی اللّٰه عنه بنفسه حتی اتی نا سا قتلی بعضهم علی بعض قال
جروهم فو جد وه مما یلی الا رض فکبر علی رضی اللّٰه عنه وقال
صدق اللّٰه وبلغ رسو له فقام الیه عبیدة الما نی فقال یا أمیر المؤ منین
واللّٰه الذ ی لا اله الا هو لسمعت هذا الهد یث من رسول اللّٰه صلی
اللّٰه علیه وآلہٖ وسلم قال علی رضی اللّٰه عنه انی واللّٰه الذ ی لا اله الا

هـو لسمعته من رسول اللّٰه صـلـى اللّٰه عليه وآلہٖ وسلم حتى استحلفه ثلا ثا وهو يحلف فيه .

﴿قـال اخبـر نا﴾ قتيبة بن سعيد قال حد ثنا ابن أ بى عدى عن ابـن عـون عـن مـحـمـد بن عبيدة قال قال على رضى اللّٰه عنه لو لا ان تبـطـر وا لـحـد ثـنكم بما وعد اللّٰه الذ ين يقتلو نهم على لسانِ محمد صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم قلت انت سمعت من رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم قال أى ورب الكعبة.

﴿قـال أخبـرنـا﴾ أحـمـد بـن شـعيب قال أخبرنا اسمعيل بن مسعو د قال حد ثنا المعتمر ين سليمان بن عوف قال حد ثنا محمد بن سيـر يـن قـال قـال عبيدة السلما نى لما جئت أ صيب أصحاب النهر وان قـال عـلـى رضـى الـلّٰـه عـنه اتبعوا فيهم فا نهم ان كا نوا من القوم الـذين ذكر هم رسول اللّٰه صـلـى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم فان فيهم رجلا مـخـد ج اليـد او مـئـدون اليـد أو مو دون اليد و أ تينا فو جد نا فد للنا عليه فلما ر آه قال اللّٰه اكبر اللّٰه اكبر اللّٰه اكبر واللّٰه لو لا ان يبطرواثم ذكـر كـلـمة معـنـا ها لحد ثتكم بما قضى اللّٰه على لسان رسول اللّٰه صـلـى الـلّٰـه عليه وآلہٖ وسلم قتل هؤ لا ء قلت أ نت سمعتها من رسول اللّٰهصلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم قال اى ورب الكعبة ثلا ثا .

﴿أخبـرنـا﴾ مـحـمـد بـن عبيـد قال حد ثنا أ بو ما لك وهو عـمـرو بـن قيس عن المنهال بن عمرو عن زر بن جيش له سمع عليا رضـى الـلّٰـه عنه يقول انا فقا ت عين الفتنة لو لا انا ما قو تل أ هل النهر

وان و أهل الجمل ولو لا اخشى أن تنر كوا العمل لا خبر تكم با لذى قضى اللّٰه على لسان نبيكم لمن قا تلهم مبصر اضلا لتهم عار فا بالهدى الذ ى نحن عليه .

## ذكر منا ظرة عبد اللّٰه بن عباس رضی الحرور ية و احتحا جه عليهم فما أنكروه على أ مير المؤمنين رضی

﴿قال اخبرنا﴾ عمر بن على قال حد ثنا عبد الرحمن بن مهدى قال حد ثنا عكر مة بن عمار قال حد ثنا ابو زميل قال حد ثنى عبد اللّٰه بن عباس قال لماه خرجت الحن ور يةاعتزالوا فى دواهم وكا نوا ستة آلا ف فقلت لعلى رضى اللّٰه عنه يا امير المؤمنين ابر د بالظهر لعلى آنى هؤ لا القوم فأ كلهم قال انى أ خاف عليک قلت كلا قال فقلت و خر جت و دخلت عليهم فى نصف النهار وهم قائلون فسلمت عليهم فقا لو ا مرحبا بک يا ابن عباس فما جا ء بک قلت لهم أ تيتكم من عند أصحاب النبى صلى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم وصهره و عليهم نزل القرآن وهم أ عم بتا ويله منكم وليس فيكم منهم احد لا بلغكم ما يقو لون و تخبرون بما تقو لون قلت اخبر و نى ما ذا انقمتم على أصحاب رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم و ابن عمه قا لوا ثلاث قلت ما هن قا لو ا أ ما احد ا من فا نه حكم الر جال فى امر اللّٰه وقال اللّٰه تعالىٰ ان الحكم الا للّٰه ما شأ ن الر جال والحكم فقلت هذه واهدة قا لوا و أ ما الثا نية فا نه قا تل ولم يسب ولم يغنم فان كا نوا كفارا سليهم وان كا نوا مؤ منين ما أ حل قتا لهم قلت هذه

اثنــان ثــمــا الثــا لثة قا لوا ا نه محى نفسه عن أ مير المؤ منين فهو أ مير الـكا فر ين قلت هل عند كم شى ء غير هذا قا لوا حسبنا هذا قلت أ ر أ يتم ان قر أ ت عليكم من كتاب اللّٰه ومن سنة نبيه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسـلـم مـا يـر د قو لكم اتر ضون قا لو ا نعم قلت أ ما قو لكم حكم الر جـال فـى مـمن ربع در هم فأ مر اللّٰه الر جال ان يحكسو ا فيه قال اللّٰه تـعـالـىٰ يـا ايها الذ ين آمنو لا تقتلوا الصيد و أنتم حرم ومن قتله منكم متـعـمـد افـجـزاء مثـل ما قتل من النعم يحكم به ذوا عدل منكم الآ ية فـنشـد تكم با للّٰه تعالىٰ احكم الر جال فى أ ر نب و نجو ها من الصيد افـضـل ام حكمهم فى دما ئهم وصلا ح ذات بينهم و أ نتم تعلمون ان الـلّٰـه تـعـالىٰ لو شاء لحكم ولم بصير ذلک الى الرجال قا لوا بل هذا أفـضـل و فـى الـمـر أ ـة وزو جهـا قال اللّٰه عز وجل وان خفتم شقاق بيـنهـمـا فـا بـعثـوا حكما من أ هله و حكما من أ هها ان ير يدا اصلاحا يـوفق اللّٰه بينهما الآ ية فنشد تكم با للّٰه حكم الر جال فى صلاح ذات بينهم و حقن دما ئهم أفضل من حكمنهم فى بضع امرأ ة اخر جت من هـذه قـا لـوا نـعـم قلت و أ ما قو لكم قا تل ولم يسبو لم بعتم أ فتسبون أمـكم عائشة و تـستحلون منهاما تستملون من غير ها و هى أ مكم فان قـلتـم انـا نستـحـل منها ما نستحل من غير حا فقد كفر هم ولان قلتم ليسـت بـأ مـنا فقد كفر هم لا ن اللّٰه تعالىٰ يقول النبى اولى با لمومنين مـن انـفسهـم و ازوا جـه امها تهم فا نتم تد ورون بين ضلا لئين فا تو ا مـنهـا بـمـخـر ج قلت فخر جت من هذه قا لوا نعم و اما قو لكم محى

اسـمه من أ مير المؤ منين فانا أ تيكم بمن تر ضون و أرا كم قد سمعتم أن النبی صـلـی الـلّٰه علیه و آلہٖ وسلم یوم الحد یبیة صالح المشر کین فـقـال لـعلی رضی اللّٰه عنه اکتب هذا باصا لح علیه محمد رسول اللّٰه صـلـی الـلّٰـه عـلیه و آلہٖ وسلم فقال المشر کون لا و اللّٰه ما نعلم انک رسـول الـلّٰـه لـو نـعلم انک رسول اللّٰه لا طعنا ک فا کتب محمد بن عبد اللّٰه فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم امح یا علی رسول اللّٰه اللهم انک تعلم انی رسو لک امح یا علی وا کتب هذا ما صالح عـلیه محمد بن عبد اللّٰه فو اللّٰه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم خیـر مـن عـلـی وقـدمحا نفسہٖ ولم یکن محو ذلک یمحاه من النبو ة أخـرجـت من هذه قا لوا نعم فر جع منهم الفا ن و خرج سائر هم فقتوا علی ضالتهم فقتلهم المها جرون وا لا نصار.

## ذکر الاخبار المؤبدة لما تقدم وصفه

﴿قـال أخبـر نـی﴾ معاویة بن صالح قال حد ثنا عبد الرحمن بـن صـالـح قـال حدثنا عمرو بن ها شم الحسنی عن محمدبن اسحق عن محمد بن کعب القر ظی عن علقمة بن قیس قال قلت لعلی رضی الـلّٰـه عـنه تجعل بینک و بین ابن آ کلة الا کباد قال انی کنت کا تب رسـول اللّٰه صـلـی الـلّٰـه عـلیـه و آلہٖ وسلم یوم الحد یبة فکتب هذا ما صـالـح عـلیـه مـحمد رسول اللّٰه قا لوا لو نعلم انه رسول اللّٰه ما قا تلنا امـحا قلت هو وا للّٰه رسول اللّٰه صـلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم وان رغم أ نـفـک ولا والـلّٰه لا أ محو ها فقال لی رسول اللّٰه صـلی اللّٰه علیه و آلہٖ

وسلم ارنيه فاريته فمحا ها وقال أما ان لك مثلها وستأ تيها و أ نت مضطر .

﴿أخبرنا﴾محمد بن شعيب قال أخبرنا شعبة عن أ بى اسحق قال سمعت البراء قال لما صالح رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم أ هل مدينة مكة و قال ابن بشار أ هل مكة كتب على كتا با لهم قال فكتب محمد رسول اللّٰه فقال المشر كون لا تكتب محمد رسول اللّٰه لو كنت رسو لا لم نقا تلك فقال لعلى رضى اللّٰه عنه امحه فقال على ما أ نا با لذى امحاه فمحاه رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم بيده وصالحهم على أن يد خل هو و اصحا به ثلا ثة أ يام و لا يدخلوها الا حلبان السلاح قال ابن بشار فأ لو ما جلبان السلاح قال القراب بما فيه .

﴿أخبرنا﴾أحمد بن سليمان الر ها وى قال عبد اللّٰه بن موسى قال حد ثنا اسرا ئيل عن أ بى سحق عن أ بى البزار قال لما اعتمر رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم فى ذى القعدة و أ بى أهل مكة أ ن يد عوه يد خل مكة حتى فا ضا هم على أن يقيم بها ثلا ثه أ يام فلما كتب الكتاب كتبوا هذا ما قض يعليه محمد رسول اللّٰه قا لو ا لا نقر لك بهذا لو نعلم انك رسول اللّٰه ما منعنا ك شيأ ولكن انت محمد بن عبد اللّٰه قال أ نا رسول اللّٰه و أ نا محمد بن عبد اللّٰه ثم قال لعلى رضى اللّٰه عنه امح رسول اللّٰه قال على لا و اللّٰه لا أ محو ك ابدا فا خذ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آلہٖ وسلم الكتاب فمحا وليس

يحسن يكتب مكتب مسكا ن رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم محمد بن عبد الله و كتب هذا ما قضى عليه محمد بن عبد الله أ ن لا يد خل مكة با لسلاه الا با لسيف فى القراب و أن لا يخرج من اهلها بأ حد ان أ راد أن يتبعه ولا يمنع احد ا من أ صحا به ان أ راد أن يقيم بها فلما دخلها ومضى الا جل أ تو ا عليا رضى الله عنه فقا لو ا قل لصاحبک اخرج عنا فقد مضى الا جل فخر ج رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فتبعته ابنة حمزة فنا دى يا عم يا عم فتنا ولها على رضى الله عنه فا خذ يدها فقال لفا طمة رضى الله عنها دو نک الله عمک فحملتها فا ختصم فيا على و زيد و جعفر فقال على رضى الله عنه انا اخذ تها وحى ابنة عمى و قال جعفر هى ابنة عمى و خا لتها تحتى وقال زيد ابنة أ خى فقضى بها رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم لخا لتها وقالک الخا لة بمنز لة الا م ثم قال لعلى رضى الله عنه أ نت منى و أ نا منک و قال لجعفر أ شبهت خلقى و خلقى وقال لز يد انت أ خو نا و مو لا نا فقال على رضى الله عنه أ لا نتزوج ابنة حمزة فقال انها ابنة أ خى من الر ضا عة ﴿خالفه﴾ يحيى بن آدم فر وى آخر هذا عن اسرا ئيل عن ابى اسحق عن ها نى بن ها نى انهم اختصوا فى بنت حمزة فقضى بها رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم لخا لتها وقال الخا لة ام قلت يا رسول الله أ لا تزو جها قال انها لا تحل لى انها ابنة أ خى من الر ضا عة قال وقال لى انت منى و انا مسک وقال لز يد انت اخو نا و مو لا نا وقال لجعفر شبهت خلقى و خلقى .

# هذا آخر الكتاب وصلى الله على سيدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلم

## يقول مصححه راجي غفور به العلى محمد كامل بن محمد الاسيوطى الازهرى

الحمدلله الذى هدانا للايمان و شرفنا بوجود سيد ولد عدنان صلى الله عليه وآلہٖ الطيبين الطاهرين و أصحابه نجوم الهدى الذين أظهروا من بعد شعائر الدين ﴿أما بعد﴾ فقد تم طبع هذا الكتاب جليل المقدار المشتمل على جملة من الاحاديث و الآثار ناطقة بفضل و علو قدر مولانا امير المؤمنين سيدنا الامام على بن أبى طالب أحد الخلفاء الاربع الراشدين للمهمام المجمع على جلالته الحافظ البرهان صاهب الصحيح الامام احمد بن شعيب النسائى ابى عبد الرحمن وضعه لما دخل دمشق وو جد كثيرا ممن بها منحر فين عنه كرم الله وجهه رجاء ان بهتدى به من يطالعه او يلقى اليه سمعه أثابه الله على ذلک جزيل الثواب و جعل مثواء اعلى الفرادبس يوم المآب و ذلک بمطبعة التقدم العلميه بمصر المعزية لاصحابها ورثة المرحوم السيد محمد عبد الواحد بک الطوبى وفاح مسک الختتام فى شهر ربيع الاول سنة ۱۳۴۸ من هجرته صلى الله عليه وسلم وآلہٖ واصحابه وكل منتسب اليه .

آلِ محمد کی ابدی عظمت پر ایمان افروز کتاب

# شرفِ سادات

از

حضرت **امام نبہانی** رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت علامہ **صائم چشتی** رحمۃ اللہ علیہ

**چشتی کتب خانہ**

سیرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا پر منفرد تحقیقی کتاب

# البتول

از

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

سیرتِ سیدنا حیدر کرار پر عظیم الشان تحقیقی تصنیف

# مشکل کشاء

اول۔ دوم

از

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کُتب خانہ

270

حضرت ابو طالبؓ کے ایمان پر مدلّل کتاب

# ایمانِ ابی طالب

اول ۔ دوم

از

حضرت علامہ **صائم چشتی** رحمۃ اللہ علیہ

واقعاتِ کربلا پر خون کے آنسو رُلا دینے والی کتاب

# شہید ابن شہید

اول ۔ دوم

از

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

276

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت مبارکہ پر ایک جامع کتاب

# سیرتِ نبویہ

از

اُستاذِ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ احمد بن زین قاضی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت علامہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ



چشتی کتب خانہ